

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین



اہلحدیث نام کے بدعت ہونے پر پہلی تحقیقی کتاب مع اضافات

"مسمی بہ"

تحقیق اہلحدیث

وہابیوں کے اعتراضات کے مسکت جوابات

اور

خانہ تلاشی

ازافادات:

پاسبان مسلک رضا [illegible] الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان

مرتبہ: محمد حفیظ نیازی صاحب



ناشر مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ



نام کتاب	:	پاسبان مسلک رضا مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب
مرتبہ	:	محمد حفیظ نیازی
بار	:	چہارم ۱۴۱۵ھ
ناشر	:	مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
قیمت	:	[redacted]
واحد تقسیم کار	:	سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ۱۵۰-A قائداعظم مارکیٹ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

اولین پیشوائے اہلحدیث: محمد بن عبدالوہاب نجدی

جائے پیدائش : نجد

حروف نجد

نجد کا '' نون '' ہے جو نار کی علامت ہے
نجد کی '' جیم '' جہنم سے ہی عبارت ہے
نجد کی '' دال '' بھی دوزخ پہ ہی دلالت ہے
نجد سراپائے خباثت و خجالت ہے
حروف نجدیہ کہتے ہیں نجدی طبقہ میں
ناریوں کی شقاوت ہے یا ضلالت ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلٰی الہ واصحبہ اجمعین ط

حرفِ اوّل۔ غیر مقلدین وہابیہ جو اہل سنت وجماعت کے خلاف مخواہ شور وشر کرتے اور اہل سنت کے معمولات خیر ومباحات کو شرک وبدعت کا نشانہ بناتے رہتے تھے اہل سنت کے ایک ہی سوال میں ایسے الجھے ہیں کہ بیچاروں کو کوئی راستہ نظر نہیں آرہا۔ اور آئے بھی کیسے جبکہ اس سوال نے ان کے گروہی نام وخود ساختہ ''اہلحدیث'' (وہابی) مذہب کا وجود تک خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

سوال صرف اتنا تھا کہ ''اہلحدیث وہابی اپنے ہی اصول کے مطابق صحیح حدیث سے اپنے فرقہ کا اہلحدیث کہلانا ثابت کریں ورنہ اس بے ثبوت وبدعتی نام اور خود ساختہ مذہب سے تائب ہو جائیں''۔ بات سیدھی سی تھی کہ وہ اپنے ہی مقررہ اصول کے مطابق اپنا اہلحدیث کہلانا ثابت کر دیتے یا اہلِ سنت پر نشانہ بازی سے باز آجاتے۔ مگر بمصداق ''وہابی آں باشد کہ چُپ نشود''۔ وہابی اصل موضوع پر تو گفتگو نہ کر سکے اور سراسر خلط مبحث غیر متعلق وعامیانہ گفتگو اور خلافِ موضوع امور میں الجھ کر رہ گئے۔

یہ معاملہ حکیم محمود ابن اسماعیل گوجرانوالہ سے شروع ہوا۔ مگر وہ پہلے تو منظر عام پر نہ آئے اور ان کی بجائے قاری سیف اللہ نے اشتہار شائع کر دیا جس سے وہ مزید الجھ گئے۔ چنانچہ اہل سنت کے جواب میں ان کی بے بسی ان کے پمفلٹ نام نہاد ''چیلنج'' سے ظاہر ہے۔ دریں اثنا حکیم محمود بھی ایک دو ۲ ورقی پمفلٹ کے ذریعے نمودار ہوگئے۔ لیکن اصل سوال اور موضوع کے مطابق انہوں نے صرف ایک روایت پیش کی جس کا جواب اہلسنت اپنے پہلے اشتہار ہی میں دے چکے ہیں کہ اس کا تعلق علماء وطلبائے حدیث سے ہے نہ کہ موجودہ غیر مقلدین اہلحدیث سے۔

لفظ اہلحدیث۔ وہابی، متقدمین کی کتب میں بعض مقامات پر لفظ اہلحدیث سے سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اہلحدیث وہابیوں سے پہلے جہاں بھی اہلحدیث کا لفظ آیا ہے وہاں علم حدیث کے ماہرین، محدثین اور علماء طلبائے حدیث مراد ہیں نہ کہ موجودہ ہرا یرا غیرا نتھو خیرا۔ نام نہاد اہلحدیث وہابی۔

لطیفہ۔ موجودہ نام نہاد اہلحدیث خصوصاً ان پڑھ جاہل وہابیوں کا اہلحدیث کہلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے ''پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل''۔ اور پڑھی نہ پا بن بیٹھی اولیا''۔ چنانچہ قاری سیف اللہ نے تو بیچ مچ ''اہلحدیث'' کہلاتے کہلاتے وہابیوں کو ولایت کے درجہ پر پہنچا دیا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ لکھتے ہیں: ''اگر اہلحدیث ولی نہیں تو پھر اس زمین میں کوئی ولی نہیں۔ (چیلنج صہ ۷)

چلو چھٹی ہوئی۔ پہلے تو ہرا یرا غیرا نتھو خیرا، شیخ، بزاز، قلفی، حلوائی، کوچوان اور گنڈیری فروش خود ساختہ اہلحدیث بنا تھا، اب قاری سیف اللہ نے انہیں ولایت کا سٹرفکیٹ بھی جاری کر دیا ہے۔ اور ولایت بھی ایسی کہ اگر یہ نام نہاد اہلحدیث وہابی ولی نہیں تو دنیا میں کوئی بھی ولی نہیں۔ ع

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است!

غیر مقلدین۔ کی دنیا بھی عجیب ہے کہ اگر انکار کریں تو بڑے سے بڑے اولیائے کرام علیہم الرضوان کی مسلمہ شان ولایت کا بھی انکار کر دیں۔ اور اگر ماننے پر آئیں تو ہر فاسق، فاجر، بے نماز تارک الجماعت، داڑھی منڈانے، کترانے والے، اور ٹیلیویژن سے دل بہلانے والے وہابی کو بھی درجہ ولایت پر پہنچا دیں۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

صیّاد اپنے جال میں۔ قاری سیف اللہ نے ''اہلحدیث کی ولایت'' کا حوالہ امام

خلیل بن احمد سے نقل کیا، اور یہ حوالہ دراصل ہماری تائید میں ہے جسے قاری صاحب نادانی سے اپنے حق میں سمجھ رہے ہیں۔ اس لئے کہ موجودہ ہر نام نہاد اہلحدیث وہابی کی ولایت کا کوئی بھی قائل نہیں ہوسکتا۔ خود قاری صاحب ہماری مذکورہ تفصیل کے بعد پچھتائیں گے کہ میں نے بلا سوچے سمجھے جلد بازی میں ایسا کیوں لکھ دیا ہے۔ لہٰذا امام خلیل بن احمد کے قول کا مصداق لامحالہ علمائے اہل سُنّت ومحدّثین اُمّت ہی ہوں گے (نہ کہ موجودہ اہلحدیث وہابی)۔ جیسا کہ مُلا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے بھی نقل فرمایا ہے کہ ان کان العلماء لیسوا اباولیاء فلیس للہ ولی۔ یعنی اگر علماء اولیاء نہیں، تو پھر کوئی اللہ کا ولی نہیں''۔
نیز فرماتے ہیں: الاولیاء هم العلماء العاملون" باعمل علمائے کرام ہی اولیاء اللہ ہیں''۔ (مرقات ج ۵ ص ۱۰۴) معلوم ہوا کہ امام خلیل بن احمد اور مُلا علی قاری کے قول کی حقیقت ایک ہی ہے کہ علمائے عاملین ومحدثین کرام، اولیاء عظام ہیں۔ اور متقدمین کے ہاں اہل حدیث سے یہی حضرات مراد ہیں، نہ کہ موجودہ نام نہاد اہلحدیث وہابی۔ وہابیوں کا اہلحدیث کہلانا اور ہر ان پڑھ جاہل وہابی کو ولی قرار دینا سراسر چوری وسینہ زوری اور عقل و خرد سے محروم غیر مقلدین کی نادانی ہے۔

پاپوش سے لگائی کرن آفتاب کی
نجدی نے جو بھی بات کی بس واہیات کی

المنبر کی شہادت۔ وہابی مکتب فکر کا ترجمان ہفت روزہ ''المنبر'' رقمطراز ہے کہ ''اہلحدیث (مراد محدثین ہیں جو اس لفظ کا صحیح منطوق ہیں۔ بلفظہ) وہ ہوتا تھا جو کتاب و حدیث وتاریخ تینوں میں مہارت۔ تقویٰ میں امتیاز کے ساتھ ساتھ دوسروں سے زیادہ جری صاحب الرائے اور مخلص ہو''۔ (ہفت روزہ المنبر لائلپور ۱۶/۲/۶۲)
خالد گرجاکھی کی شہادت۔ گوجرانولہ کے مشہور وہابی مولوی خالد گرجاکھی نے جو

کتاب ''فضائل اہلحدیث'' شائع کی ہے یہ کتاب بھی ہمارے اس دعوے کی دلیل ہے کہ ''اہلحدیث'' سے مراد محدثین وعلمائے حدیث ہیں نہ کہ موجودہ نام نہاد اہلحدیث وہابی۔ اس کتاب ولفظِ اہلحدیث کو اہلحدیث وہابیوں پر چسپاں کرنا سراسر ظلم، جھوٹ اور چوری سینہ زوری ہے۔ چنانچہ اسی کتاب میں مذکور ہے کہ:۔
''مجتہد دو قسم کے ہیں تیسری کوئی قسم نہیں۔ اہلحدیث اور اہل رائے''۔ صفحہ ۳
''اہلحدیث اور علم حدیث کے جاننے والے اللہ تعالیٰ کے امانتدار اور اس کے نبی کی سُنّتوں کے محافظ ہیں''۔ صفحہ ۴۴۔
''اہلحدیث ہی نجات پانے والے ہیں۔ اگر وہ (علمِ حدیث کے بعد) حدیث پر عامل بھی ہو جائیں اور اس امانت کی پوری ادائیگی (تبلیغ) کریں''۔ فضائلِ اہلحدیث صفحہ ۵۲)
کیا اب بھی کسی کو شک ہے کہ اصلی اہلحدیث حضرات علماء کرام مجتہدین ومحدثین عظام ہیں۔ اور وہابیہ کا اہلحدیث کہلانا سراسر نقلی، جعلی اور مصنوعی ہے۔
ضروری وضاحت۔ حضرات فقہا ومفسرین وصوفیاء کی طرح علمائے حدیث و محدثین بھی اہل سنت وجماعت ہی کا ایک حصہ وطبقہ ہیں۔ متقدمین کے ہاں بعض مقامات پر ''مذہب اہلحدیث'' کا لفظ اسی علمی وتحقیقی لحاظ سے ہے لہٰذا یہ لفظ اہل سنت کا مخالف نہیں ہے۔ اس لئے کے تمام حضرات، اصول وعقائد کے لحاظ سے اہل سنّت وجماعت ہیں۔ اس کے برعکس وہابیوں کا اہلحدیث کہلانا اہل سنت کا مقابل ومخالف ہے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے مذہب حق سے بغاوت کر کے اہل سنّت سے خارج ہوکر ان کے مقابلہ میں'' اہلحدیث'' کہلانا شروع کردیا ہے۔
اہلحدیث وہابیہ کی تاریخ۔ اب رہا یہ امر کہ وہابی اہلحدیث کیوں بنے ہیں اور

انہوں نے کب سے اہلحدیث کہلانا شروع کیا ہے؟ تو اس کے متعلق مندرجہ ذیل تصریحات ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ہفت روزہ ''اہلحدیث'' سوہدرہ کے ایڈیٹر مولوی عبدالمجید سوہدروی لکھتے ہیں ''کس قدر شرم کا مقام ہے کہ بعض اہلحدیث علماء نے بھی (انگریز کے ساتھ) جہاد کے خلاف فتوی دے دیا۔ خطاب بھی پایا اور انعام بھی پایا''۔ مذہب وہابیت کی روح کو کچل کر رکھ دیا۔ یہاں تک کہ وہابی کہلانا جرم سمجھا گیا۔ اور سرکاری کاغذات میں بڑی جدوجہد کے بعد اپنا نام بدلوایا گیا اور (وہابی کے بجائے ''اہلحدیث'' لکھوایا گیا''۔ انگریز اور وہابی صہ۴۴)

۲۔ یہی سوہدروی صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی وہابی کے حالات میں رقمطراز ہیں کہ ''لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔ (سیرتِ ثنائی صہ۳۷۲)

۳۔(ترجمہ) چٹھی نمبر ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء..... گورنر جنرل بہادر، جناب سی آئی ایچ سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط وکتابت میں ''وہابی'' کا لفظ استعمال نہ کیا جائے''۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۶/۶/۱۹۰۸)

نکات۔ان تصریحات سے معلوم ہوا ٥ کہ وہابی مولویوں نے انگریز کے ساتھ جہاد کے خلاف فتویٰ دیا۔ خطاب بھی پایا، انعام بھی پایا ٥ پہلے یہ لوگ وہابی کہلاتے تھے مگر جب ان کی کرتوتوں سے یہ لفظ بدنام ہو گیا اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی کی کوشش اور سرکاری اثر ورسوخ سے مغالطہ دہی کے لئے یہ نام بدلوا کر اہلحدیث کا بہروپ اختیار کیا گیا۔ حوالہ ۱،۲ میں ''نام بدلوایا گیا اور ''اہلحدیث'' کے نام سے موسوم کیا گیا''۔ کے الفاظ نہایت قابل غور ہیں۔ ٥ موجودہ اہلحدیث وہابیوں کا نہ حدیث رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

تعلق ہے اور نہ ہی متقدین علمائے حدیث ومحدثین سے۔ان اہلحدیثوں کا آغاز ۱۸۸۶ء میں ان کی مہربان ''سرکار برطانیہ'' کے کاغذات سے ہوا ہے۔یعنی ان کا اہلحدیث'' ہونا گورنمنٹ برطانیہ کا مرہون منت ہے ورنہ یہ لوگ اول آخر، ظاہر، باطن غیر مقلد وہابی ہیں۔

اہل سنّت کی اوّلیّت واکثریّت۔ مذکورہ تصریحات کے مطابق گورنمنٹ برطانیہ کے ہاں درخواست گزارنے اور منظوری حاصل کرنے کے لحاظ سے ''موجودہ اہلحدیث وہابی مذہب ایک جدید سرکاری مذہب ہے۔جب کہ بحمدہٖ تعالیٰ اہل سنت والجماعت قدیم مذہب ہے''۔ چنانچہ خود امام الوہابیہ، ابن تیمیہ منہاج السنۃ میں رقمطراز ہے کہ ''اہل سنت وجماعت قدیم ومعروف مذہب ہے۔یہی صحابہ کا مذہب تھا جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھا تھا۔ جو اس کی مخالفت کرے وہ اہلِ سنّت کے نزدیک مبتدع (بدمذہب) ہے''۔ (ملخصاً!۔فضائلِ اہلحدیث صہ۲)

نواب وہابیہ مولوی صدیق حسن ''ترجمان وہابیہ'' صہ۲۹ پر لکھتے ہیں:۔ ''حنفیہ سے یہ ملک بھرا ہوا ہے''۔

سردار وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ ''امرتسر میں اسّی ۸۰ سال پہلے قریبا سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے''۔ (شمع توحید صفحہ۵۲)

''ہندوستان میں سُنّی مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے''۔ (انگریز اور وہابی صہ۴۳)

اکابر وہابیہ کی مذکورہ تصریحات سے ثابت ہوا کہ:۔ حق، قدیم، اول اور اکثریت کا مذہب اہل سنت وجماعت ہے۔اور ''اہلحدیث وہابی'' مذہب جدید ومختصر ہے۔ان لوگوں نے اہلسنّت وجماعت کے مقابلہ میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد کھڑی کر دی ہے۔

خبردار۔مخبر صادق ونبی غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی نئے نئے اور

چھوٹے چھوٹے فرقوں کے متعلق امت کو خبردار کیا ہے کہ ○ ''آخر زمانہ میں دجّال کذّاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے کہ نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادا نے۔ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔ پس تم ان سے بچو اور ان کو اپنے سے الگ رکھو تا کہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں''۔ (مشکوٰۃ صہ ۲۸) میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بکثرت اختلاف دیکھے گا۔ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ پس ایسے وقت تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنّت لازم پکڑو''۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰) عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔ بڑی جماعت اور عام مسلمانوں کا طریقہ لازم پکڑو''۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)

○ ''بے شک اللہ میری امّت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔ اور اللہ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے۔ اور جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں ڈالا گیا''۔ ○ سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ پس تحقیق جو الگ ہوا وہ جہنم میں ڈالا گیا''۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۰) ○ آخر زمانہ میں جب خواہشات کا اختلاف ہو تو اہل دیہات و (گھروں میں) عورتوں کا (پرانا) دین لازم پکڑو''۔ (جامع صغیر سیوطی صہ ۳۲)

الحمد للہ۔ انہی ارشادات مبارکہ کے مطابق اہل سنّت و جماعت اپنے حق، قدیم، اول مذہب اور بڑی جماعت و سوادِ اعظم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بخلاف فرقِ باطلہ کے جو مذکورہ احادیث و ارشادات کے برعکس سوادِ اعظم کے بالمقابل الگ الگ ٹکڑوں میں بٹ چکے ہیں۔

ایک اور مغالطہ۔ مولوی خالد گرجاکھی نے لکھا ہے۔ کہ ''صحابہ اپنے کو اہلحدیث کہلاتے تھے''۔ (اتباع رسول صہ ۴۹) حکیم محمود نے اپنی دوورقی میں لکھا ہے کہ اہلحدیث نیا نام نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے چلا آرہا ہے'' (۳) قاری سیف اللہ نے لکھا ہے کہ ''تمام صحابہ کرام بھی اہلحدیث تھے''۔ (نام نہاد چیلنج صفحہ ۳) حالانکہ یہ محض دھوکہ و مغالطہ ہے۔ اگر بات یوں ہی ہوتی تو پھر غیر مقلدین کو اتنے ہاتھ پاؤں مارنے اور

ٹپٹانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ چھوٹے وہابیوں کے بعد اب بڑے وہابیوں سے ان کی تردید سنیئے:۔

مولوی محمد حسین بٹالوی۔ نے لکھا ہے کہ ''یہ بات کسی اہل علم سے مخفی نہیں کہ ''اہلحدیث'' وغیرہ صحابہ و تابعین کے مابعد زمانہ متاخر کی اصطلاحات ہیں اور متاخرین پر ان کا اطلاق پایا جاتا ہے۔ صحابہ و تابعین کو اہلحدیث نہیں کہا جاتا ہے''۔ (نصیحت نامہ اشاعۃ السنۃ ج ۲۱، صہ ۳) ○ ''مذہب الحدیث مذاہب اربعہ کی طرح مدون نہیں۔ حدیث اور علوم متعلقہ حدیث اور شے ہے، اور مذہب اہلحدیث چیزے دگر''۔ (حوالہ مذکورہ)

مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ ''کوئی نام کا اہلحدیث اس وقت (زمانہ رسالت میں) نہ تھا کیونکہ اہلحدیث نام تفرقہ مذاہب کے وقت تمیز کے لئے رکھا گیا''۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر۔ ۳ جنوری ۱۹۰۸ء) معلوم ہوا کہ اکابر وہابیہ کے بقول نہ صحابہ و تابعین اہلحدیث کہلاتے تھے، نہ اہلحدیث کوئی مذہب مدوّن ہے۔ جس غیر مقلد نے جدھر چاہا منہ اٹھا کر چل دیا۔ حدیث اور علوم متعلقہ حدیث اور علماء طلبائے حدیث ہونا اور چیز ہے۔ اور ''اہل حدیث'' کہلانا اور چیز۔ اور مولوی خالد، حکیم محمود اور قاری سیف اللہ کا یہ کہنا کہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بھی اہلحدیث تھے اور اہلحدیث کہلاتے تھے۔ سراسر جھوٹ اور دھوکہ و مغالطہ ہے۔

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

اہلحدیث پر طعن؟ حکیم محمود وغیرہ وہابی موقع بموقع عوام کو غلط تاثر دینے کے لئے بعض اس قسم کے ارشادات سے بھی دھوکہ دیتے ہیں کہ ''پیر سید عبدالقادر جیلانی نے فرمایا ہے ''بدعتی وہ ہیں جو اہلحدیث کو برا کہتے ہیں''۔ (دوورقی صفحہ ۴)

حالانکہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان پاک وگیارھویں شریف کے دشمنوں کو غوث اعظم کے ہاں کوئی پناہ نہیں مل سکتی۔اس لئے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مطلب بالکل واضح ہے کہ علم حدیث جاننے والے علماؤ محدثین کی تحقیر وبدگوئی کرنے والے بدعتی ہیں جیسا کہ علمائے حدیث پر اہلحدیث کے اطلاق کی پوری وضاحت ہو چکی ہے۔اس فرمان سے موجودہ نام نہاد اہلحدیث وہابیوں کو کوئی تحفظ نہیں مل سکتا جن کا کام خود شان رسالت وبزرگان دین کے خلاف بدگوئی ودریدہ دہنی ہے۔والعیاذ باللہ تعالےٰ۔

ہاتھی کے دانت۔عام غیر مقلد وہابی یہ تاثر بھی دیتے ہیں کہ تقلید آئمہ سے چونکہ امت میں فرقہ بندی وگروہی انتشار پھیلتا ہے اس لئے ہم غیر مقلد صرف حدیث کی پیروی کرتے ہیں جیسا کہ قاری سیف اللہ نے بھی ایک جگہ لکھا ہے کہ۔

''ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار   مت دیکھ کسی کا قول وکردار

حالانکہ یہ بھی محض ہاتھی کے دانت ہیں۔کھانے کے اور،دکھانے کے اور۔اس لئے کہ آئمہ کرام کے مقلدین میں کوئی انتشار وتفرقہ نہیں۔وہ سب اصولی واعتقادی طور پر متحد ومتفق اہل سنت وجماعت ہیں۔اوران کی بجائے غیر مقلدین خود بہت بڑھ چڑھ کر فرقہ بندی و انتشار پسندی میں مبتلا ہیں اور حضرات آئمہ دین علیہم الرضوان کے دامن سے کنارہ کشی کا ان پر یہ وبال ہے کہ نہایت اقلیت میں ہوتے ہوئے بھی ان میں کئی فرقے اور گروہ ہیں۔اوران کا ہر مولوی ''باون'' گز کا ہے۔یعنی ان کے نزدیک آئمہ کرام کی تقلید منع ہے لیکن اپنے اپنے گروہ کے مولوی کی تقلید لازم ہے۔اگر ایسا نہ ہوتا۔یعنی اہلحدیث وہابی واقعی حدیث پاک سے مخلص ہوتے اور وحدت امت ان کا مقصد ہوتا،تو پھر ان تھوڑے سے غیر مقلد وہابیوں میں اتنے فرقے اور گروہ کیوں ہوتے؟جس سے صاف ظاہر ہے کہ تقلید ائمہ سے انکار کے بعد ہر وہابی مولوی اور وہابی گروہ اپنی اپنی خواہشات میں گرفتار ہے۔سچ ہے۔

گر خدا خواہد پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں زند!

باہمی دھینگا مشتی۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ غیر مقلدین وہابی ایک حقیر سی اقلیت میں ہونے کے باوجود غزنوی پارٹی۔روپڑی پارٹی۔امرتسری پارٹی۔غربا اہلحدیث اور امامیہ پارٹی جیسی کتنی پارٹیوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ان کی آپس میں زبردست فتویٰ بازی ہے۔اور مولوی ثناء اللہ امرتسری پر فتووں کی بارش اور ''بمبارمنٹ'' ہو چکی ہے اور خود مولوی ثناء اللہ کے بقول مولوی عبد الجبار وہابی کے مقلدین اس قدر غالی ہیں کہ وہابی کلمہ ''جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الٰہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ۔اس سے ملنا جائز نہیں''۔

(اہلحدیث امرتسر ۱۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

غیر مقلدین کی باہم فتویٰ بازی اور دھینگا مشتی کی تفصیل دیکھنا ہو تو مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ سے اشتہار ''سردار اہلحدیث کے خلاف فیصلہ مکہ کا بیان''۔طلب کریں۔اور انکی باہمی فتویٰ بازی ملاحظہ کریں

وحید الزمان کی شہادت۔مولوی وحید الزمان وہابی بھی غیر مقلدین کی اس ذہنیت کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ہمارے اہلحدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ۔ابن قیم۔شوکانی۔شاہ ولی اللہ اور مولوی اسماعیل دہلوی کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔بھائیو! ذرا غور کرو اور انصاف کرو۔جب تم نے ابوحنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑ دی تو ابن تیمیہ،ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے''۔

(حیات وحید الزمان ۱۰۲)۔اسے کہتے ہیں

''جادو وہ جو سر چڑھ بولے''

حدیث وسنت کا فرق ۔ یہاں پر حدیث وسنت کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ اسلئے کہ اسی چیز کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غیر مقلدین وہابیہ اپنے کو اہلحدیث اور عامل بالحدیث قرار دیتے ہیں حالانکہ اگر وہ حدیث وسنت کا فرق سمجھتے تو اہل سنت سے خارج ہوکر اس کے مقابلہ میں ہرگز اہلحدیث نہ کہلاتے۔ کیونکہ ہر حدیث لائق عمل نہیں، ہر سنت لائق عمل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اعمال طیبہ جو منسوخ بھی نہ ہوئے ہوں۔ آپ سے خاص بھی نہ ہوں۔ نسیاناً بھی سرزد نہ ہوں انہیں سُنت کہا جاتا ہے۔ لہذا اہل سنت کہلانا ناحق و درست ہے۔ اور سنت قابل عمل ہے مگر وہابیوں کا نام اہلحدیث بالکل غلط اور ہر حدیث پر عمل ناممکن۔ جو اس معنٰی سے اپنے کو اہلحدیث یا عاملِ حدیث کہے تو وہ نادان ہے۔ اور جن کا نام ہی کھوٹا ہے ان کے اعمال کیسے کھرے ہوسکتے ہیں۔

چیلنج ۔ ہمارا تمام اہلحدیث وہابی مدعیِ عمل بالحدیث سے سوال ہے کہ تم کونسی حدیث پر عامل ہو؟ لغوی پر یا اصطلاحی پر؟ اگر لغوی حدیث پر عامل ہو تو چاہئے کہ ہر ناول گو قصہ گو اہلحدیث ہو کہ وہ حدیث یعنی باتیں کرتا ہے، ہر سچی جھوٹی بات پر عمل کرتا ہے۔

○ اگر اصطلاحی حدیث پر عامل ہو تو پھر سوال ہوگا کہ ہر حدیث پر عامل ہو یا بعض پر؟

○ اگر بعض پر عامل ہو تو تمہارے اہلحدیث کہلانے کی کیا خصوصیت ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض احادیث پر ہر شخص عامل ہے۔ اس لحاظ سے تمہیں اہل حدیث ہونے کی اجارہ اداری کیوں حاصل ہے، دوسروں کو اہلحدیث کیوں نہیں مانتے۔

○ اگر تمام احادیث پر عمل کے دعویدار ہو تو یہ ناممکن ہے۔ اس لئے کہ بعض احادیث منسوخ ہیں۔ بعض میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ خصوصی اعمال شریفہ بیان ہوئے ہیں جن پر نہ تمہارا عمل ہے نہ ہوسکتا ہے جیسے منبر پر نماز پڑھنا اونٹ پر طواف کرنا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لئے سجدہ دراز فرمانا، حضرت امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر لے کر نماز پڑھنا:

نو بیویاں نکاح میں لانا: بغیر مہر نکاح ہونا۔ ازواج میں عدل ومہر واجب نہ ہونا۔ اقامت نماز کے بعد آکر امام بننا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا امام ہوکر مقتدی بن جانا۔ وراثت کا جاری نہ ہونا۔ آپ کے جنازہ مبارکہ میں کسی کا امام نہ ہونا۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه کے الفاظ سے کلمہ پڑھنا وغیرہا کتنے ہی اعمال شریفہ کا احادیث میں ذکر ہے جن پر نام نہاد اہلحدیث کا عمل نہیں ہے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کا اہلحدیث کہلانا محض تحکم اور فراڈ ہے۔ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

جواب الجواب ۔ غیر مقلدین جب حدیث صحیح سے اپنا اہلحدیث ہونا ثابت نہ کر سکے (اور کرتے بھی کیسے جبکہ اکابر وہابیہ تسلیم کرچکے ہیں کہ حضرات صحابہ تابعین رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی ایسا نہیں ہوا)، تو انہوں نے عوام کو غلط تاثر دیتے اور اصل موضوع سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے سراسر غلط مبحث اور غیر متعلق امور پر مشتمل ایک اشتہار شائع کیا جس کا "جماعت رضائے مصطفٰے" کی طرف سے جواب شائع ہوا۔ اور اس میں غیر مقلدین سے دس سوال کئے گئے جن کا بزعمِ خویش "چیلنج" کے نام سے قاری سیف اللہ وہابی نے جواب شائع کیا۔ اور اپنے اس پمفلٹ میں لفظ "چیلنج" کے نیچے تحریر کیا "بریلویوں کے مخفی رستم ہار گئے"۔ اگر ○ جواب الجواب اور چیلنج اور صہ ۸ کے تمام مسائل کا ثبوت ہماری طرح مدلل اور باحوالہ نہ ہوا تو آپ جھوٹے سمجھے جائیں گے

ان الفاظ میں وہابیہ کے غرور کے ساتھ ذرا ان کی حماقت بھی ملاحظہ ہو کہ:۔

○ ادھر چیلنج کیا جارہا ہے اور ادھر اس کے ہی گھر بیٹھے "بریلویوں کے ہارنے کا" اعلان بھی کیا جارہا ہے۔ کم از کم چیلنج کے جواب اور ردعمل کا تو انتظار کیا ہوتا۔ پھر وہابیوں کو اس اعلان کا حق کیا ہے؟ نہ وہ منصف نہ ثالث۔۔۔ ہارنے جیتنے کا فیصلہ تو وہ لوگ کریں گے جو طرفین کی تحریریں پڑھ رہے ہیں۔ اور جہاں تک اصل حقیقت کا تعلق ہے بفضلہٖ تعالےٰ و بنگاہِ

مصطفےٰ علیہ التحیہ والثناء اہلِ حق سنیوں بریلویوں کے ہارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ:۔

وہ رضاؔ کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

جب تم خود بریلویوں کو رستم تسلیم کر چکے ہو تو پھر ہارنے کا کیا مطلب؟ اس لئے کہ جو رستم ہے وہ ہارتا نہیں، اور جو ہار جائے وہ رستم نہیں۔ لیکن عقل وخرد سے کورے غیر مقلدین اسے کیا سمجھیں۔

جھوٹا کون ہے؟۔ باقی رہا وہابیوں کا یہ کہنا کہ ''آپ جھوٹے سمجھے جائیں گے''۔ تو قبل از وقت ایسے اعلان، اور خود اصل سوال وموضوع بحث سے فرار خود وہابیوں کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے۔ پھر مزید جھوٹ اور حماقت ملاحظہ ہو کہ لکھتے ہیں۔ ''میں آپ سے پوچھتا ہوں قرآن وحدیث کو چھوڑ کر کونسی ان (نسبت وامتیاز) میں برکت ہے۔ اور شخصیت پرستی وتفرقہ بندی تو قرآن میں منع ہے''۔ بتایئے یہاں ''قرآن وحدیث کو چھوڑ کر'' کے الفاظ کا کیا تک ہے؟ جن بزرگانِ دین کو خود قرآن وحدیث اور علم دین سے برکات ودرجات حاصل ہیں ان سے نسبت کا قرآن وحدیث چھوڑنے سے کیا تعلق ہے؟ ۔۔۔۔ باقی رہی شخصیت پرستی اور تفرقہ بندی .... تو ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ غیر مقلدین خود بہت بڑی شخصیت پرستی وتفرقہ بندی میں مبتلا ہیں جن کا ہر مولوی ''باون'' گز کا ہے۔ اگر مزید تسلی کی ضرورت ہو تو کتاب ''وہابی مذہب کی حقیقت'' کا مطالعہ کرو انشاءاللہ آنکھیں کھل جائیں گی اور دن میں تارے نظر آنے لگیں گے۔

اہلِ انصاف۔ غور فرمائیں کہ وہابیہ کی اس قسم کی عامیانہ، بچگانہ اور غیر متعلق وخلافِ موضوع باتیں اس سوال کا جواب ہیں کہ ''صحیح حدیث سے اپنے 'اہلحدیث' کہلانے کا

ثبوت دو''.....!

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

آمدم برسرِ مطلب۔ اب اہل سنت کے سوالات، قاری سیف اللہ کے جوابات اور اس پر مختصر تبصرہ ملاحظہ فرما کر انصاف فرمائیں کہ قاری صاحب سوالات کے جوابات میں کہاں تک کامیاب اور سچے ہیں؟

سوال:۔ ''صحیح حدیث سے اپنا اہلحدیث کہلانا ثابت کریں''؟

جواب:۔ کسی چیز کا اہل وہ ہوتا ہے جس پر وہ عمل کرتا ہے۔ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں اس لئے اہلحدیث، ہیں۔ الخ

تبصرہ۔ بتایئے اس تقریر کا سوال کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ باقی رہی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت تو اس میں مروجہ اہلحدیث کہلانے کا ذکر نہیں، بلکہ علم حدیث پڑھنے پڑھانے کا بیان ہے۔ اور ہم پہلے اکابر وہابیہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ حضرات صحابہ وتابعین اہلحدیث نہیں کہلاتے تھے

○ اصل نام ''مسلمان'' کا تو قرآن پاک میں ذکر آ گیا کہ ''سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ''۔ لیکن ''وصفی نام اہلحدیث'' کا ذکر قرآن وحدیث میں کہاں ہے ....؟ اور اگر قرآن وحدیث میں عدم ذکر کے باوجود وصفی لحاظ سے اہلحدیث کہلانا جائز ہے تو اسی اصول پر وصفی لحاظ سے میلاد پاک، عرس مبارک، گیارہویں شریف، تقبیل ابہامین، صلوٰۃ عندالاذان وغیرہا امورِ خیر کیوں بدعت وناجائز ہیں۔ ....؟ خدا کا خوف کرو۔ گو کم از کم اپنے اسی اصول پر انصاف ودیانت سے غور اور عمل کرو تو مختلف مسائل میں نزاع کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود اگر تمہیں اصرار ہے کہ مذکورہ امور خیر محدثات الامور (بدعات) ہیں جن کو آپ نے منع فرمایا ہے''۔ تو احادیثِ نبوی سے نمبروار ان کی ممانعت ثابت کریں یا پھر خود اپنے ''اہلحدیث'' بدعتی نام اور خود ساختہ مذہب سے تائب ہو جائیں۔

لطیفہ۔ قاری صاحب فرماتے ہیں ''ہم حدیث پرعمل کرتے ہیں اس لئے اہلحدیث ہیں''۔ تو کیا غیر مقلدین قرآن پرعمل نہیں کرتے........؟ اگر نہیں

تو بس ہوچکی نماز مصلّٰی اٹھائیے''

اور اگر قرآن پر بھی عمل کا دعوٰی ہے تو پھر اسی اصول پر ''اہلِ قرآن'' کیوں نہیں کہلاتے؟ حالانکہ حدیث پاک میں ''یَا اَھْلَ الْقُرْاٰن '' کا لفظ صاف موجود ہے (مشکوٰۃ صہ۱۱۲) مگر وہابیوں کے ہاں اصول پسندی کہاں وہاں تو نری غیر مقلدیت ونفسانیت پرستی ہے وَلَنِعْمَ مَا قِیْلَ ۔

سنّی آں باشد کہ ماند برقرار نجدی آن باشد کہ گردد بار بار

سوال ۲۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرکے لکھا ہے کہ'' لوگو میرے بعد حدیث پرعمل کرنا''۔ ''لوگو حدیث اور سنت پرعمل کرو''۔ ان دونوں جملوں کو حدیث سے ثابت کریں ورنہ بارگاہ رسالت کے متعلق کذب بیانی سے توبہ کریں

جواب۔ فرار۔فرار۔فرار۔ (قاری صاحب نے اس سوال کو چھوا تک نہیں)

سوال ۳۔ کیا حدیث وسنت ایک چیز ہے یا اس میں کچھ فرق ہے۔؟ اگر فرق ہے تو کیا؟

جواب۔ سنت اور حدیث کا باعتبار اصطلاحِ محدثین ایک ہی معنٰی ہے۔ اور بلحاظِ لغت ان میں فرق اور بتاین کی نسبت ہے۔ (ملخصاً)

تبصرہ۔ قاری صاحب نے جو لغوی واصطلاحی تعریف لکھی اس کی تفصیل سے قطع نظر، سیاق کلام کے لحاظ سے حدیث وسنت کا فرق اس کے عملی مفہوم وگروہی نسبت کے لحاظ سے بیان کرنا چاہئے تھا۔ جیسا کہ ہم نے حدیث وسنت کا فرق ذہن نشین کرایا ہے۔ مگر قاری صاحب نے سیاق کلام وزیر بحث صورتِ حال کے اس پہلو پر غور نہیں کیا اور جواب تشنہ رہنے دیا ہے۔

سوال ۴۔ جس طرح ہر سنت قابلِ عمل ہے کیا اسی طرح اہلحدیث پر اپنا عمل دکھا سکتے ہیں۔؟

جواب۔ ''آپ نے فرمایا کہ ہر سنت قابل عمل ہے۔ صوم وصال، ۹ بیویاں کرنے کا استثناء ذکر نہیں کیا۔ اہلحدیث استحقاقاً کسی حدیث کو ترک نہیں کرتے سب پر عمل کرتے ہیں''۔

تبصرہ۔ یہ ہے غیر مقلدین کی الٹی مت، کہ خود بلا استثناء سب حدیث پرعمل کرنے کے دعویدار ہیں۔ اور سنت پرعمل کے سلسلہ میں استثناء نہ کرنے کی شکایت کررہے ہیں حالانکہ ہر سنت بلا استثناء قابلِ عمل ہے۔ سنت ہوتی ہی عمل کے لئے ہے۔ فرمانِ رسالت بھی عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ ہے، عَلَیْکُمْ بِحَدِیْثِیْ نہیں ہے۔ لہٰذا دعوئے عمل بالحدیث میں استثناء کی ضرورت ہے کیوں کہ ہر حدیث پر عمل ممکن نہیں جیسا کہ پہلے تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔ بہر حال استثناء کی ضرورت تو اہلحدیث و مدعیِ عمل بالحدیث کو ہے مگر وہ الٹا ہم پر اعتراض کررہے ہیں۔ ''صوم وصال اور ۹ نو بیویوں'' کا بیان بھی ہماری دلیل ہے کہ یہ حدیث ہے۔ مگر قابل عمل نہیں۔ اس لئے غیر مقلدین کا سب حدیث پرعمل کا دعوٰی صحیح نہیں۔ اور اہل سنت پر کوئی الزام نہیں اس لئے یہ سنت نہیں، بلکہ خصوصیت ہے کما مرّ سابقاً۔

لطیفہ۔ بخاری کتاب المغازی صہ۶۰۲ پر حدیث مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ عکل وعرینہ کے لوگوں کو اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا''۔ کیا مدعیِ عمل بالحدیث اہلحدیثوں نے کبھی اس حدیث پرعمل کرتے ہوئے دودھ کے ساتھ پیشاب بھی نوش فرمایا ہے۔ یا وہابیوں کو پیشاب پی کر حدیث پرعمل کرنے کا مسئلہ سنایا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا اعلان فرمائیں۔......... اگر نہیں، تو اہلحدیث کہلانے اور سب حدیث پرعمل کرنے کے دعوٰی سے باز آئیں۔

سوال ۵۔ اہل سنت اور اہل حدیث ہونا ایک ہی بات ہے یا اس میں اختلاف ہے

○ اگر ایک ہی بات تو پھر آپ نے اہل سنت کہلانے پر اکتفا کیوں نہیں کیا۔ اہل سنت سے

خارج ہو کر اہلسنت کے مقابلہ میں اہلحدیث کہلانا کیوں شروع رکھا ہے ○ اہل سنت کہلانا قدیمی ہے یا اہلحدیث کہلانا؟ مدلل بیان کریں۔

جواب۔ اہل حدیث اور اہل سنت ہونا ایک ہی بات ہے دونوں کے کہلانے کا زمانہ ایک ہے ناجیہ کا نام اہل حیدث اور اہل سنت ہے جولوگ حدیث سے مسائل استنباط کرتے رہے۔ ان پر اہلسنت کے علاوہ اہلحدیث کا غلبہ ہو گیا۔

تبصرہ۔ دیکھ لیجئے۔ جواب سوال کے مطابق ہے یا جواب سے فرار ہے۔ خط کشیدہ عبارت جو سوال کی اصل روح ہے اسکے متعلق ایک لفظ نہیں کہہ سکے۔ اور جو کچھ کہا ہے وہ بھی سوال کی تائید ہے اور جواب تشنہ ہے۔ کہ جب ایک ہی بات ہے تو پھر تم سواد اعظم اور جمہور امت کی طرح اہلسنت کیوں نہیں کہلاتے۔ اور اگر حدیث سے مسائل استنباط کرنے والوں پر اہلحدیث کا غلبہ ہو گیا تو وہ تو محدثین و مجتہدین تھے۔ تم پر "اہلحدیث" کا غلبہ کیوں ہو گیا۔ تم نہ محدثین نہ مستنبطین نہ ائمہ مجتہدین۔ تم اہلحدیث کیسے بن گئے؟ ○ باقی رہا فرقہ ناجیہ کا نام اہلحدیث و اہل سنت ہونا تو اس کا سوال سے کیا تعلق ہے اور کیا فائدہ؟ تم نہ اہل سنت نہ صحیح اہلحدیث ..... بے شک صحیح العقیدہ علمائے حدیث بھی اہلسنت کا ایک حصہ ہیں اور فرقہ ناجیہ میں شامل ہیں جن کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ ○ اہلحدیث و اہل سنت کہلانے کا ایک زمانہ قرار دینا بھی سراسر غلط اور لغو ہے۔ ہم پیشوائے وہابیہ ابن تیمیہ کی تصریح پیش کر چکے ہیں کہ مذہب قدیم اہل سنت و جماعت ہے۔ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بھی یہی ارشاد ہے عَلَى الْمُؤْمِن اتباع السُّنَّة والْجَمَاعَة۔ "مومن پر اہل سنت کی اتباع لازم ہے"۔ (غنیۃ الطالبین صہ ۲۹۱) علاوہ ازیں محدثین (اہلحدیث) کا طبقہ اہل سنت و جماعت کی ایک شاخ ہے اور شاخ کا زمانہ جڑ اور اصل کے بعد ہوتا ہے نہ کہ ایک زمانہ۔ بہر حال یہ قاری صاحب کا جواب نہیں بلکہ جواب سے فرار ہے۔

سوال ٦۔ غوثِ اعظم پیران پیر رضی اللہ عنہ سے آپ کا کیا تعلق ہے جبکہ وہ اہل سنت تم

اہلحدیث، وہ مقلد حنبلی، تم غیر مقلد۔ وہ بیس سنت تراویح کے قائل۔ اور تم آٹھ نوافل کے۔ (جیسا کہ قاری سیف اللہ نے اپنے سابقہ اشتہار میں شائع کیا ہے)

جواب۔ پیر عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) سے صرف بریلویوں کو گیارھویں کھانے کا ہی تعلق ہے ○ وہ غیر مقلد موافقت کی بنا پر حنبلی آپ حنفی مقلد ○ آپ نے نفل کی بات کی، پہلے فرض نماز کو تو درست کرو"۔

تبصرہ۔ کوئی اہلحدیث وہابی ہی ازروئے انصاف بتائے کہ یہ سوال کا جواب ہے یا میراثیانہ تمسخر اور جاہلانہ استہزاء خالص علمی مسائل میں سنجیدگی کی بجائے اس قسم کا غیر متعلق اور گھٹیا اندازِ گفتگو بد مذاقی و فرار نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا اسی تہذیب و اخلاق اور علمیت و صلاحیت کے بل بوتے پر قاری صاحب غیر مقلدین کی ترجمانی کے لئے جواب لکھنے بیٹھ گئے تھے۔

بہر حال سنیئے۔ اولاً:۔ اہل سنت کو غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے جو دلی محبت و تعلق ہے بیشک اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور ظاہراً ان کی مجالس و محافل اور تحریر و تقریر سے ظاہر ہے۔ تمہاری مسخری سے اس تعلق میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ باقی رہا گیارھویں شریف کے تبرک پر طعن۔ تو یہ تمہارا پرانا روگ ہے۔ اور تم شانِ غوثیت و گیارھویں شریف کی جتنی مخالفت کرتے ہو اتنا ہی چرچا زیادہ اور تمہارے روگ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ کیوں نہ ہو فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا تمہارے دل کا چور تمہارے الفاظ ہی سے ظاہر ہے کہ اپنے معمولی معمولی مولویوں کو اپنے جلسوں وغیرہ میں کتنا بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہو اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی شخصیت کو صرف "پیر عبدالقادر جیلانی" (رضی اللہ عنہ) کہہ کر اپنی خشک مزاجی و بد مذاقی کا اظہار کرتے ہو۔ بہر حال جو محبوبانِ خدا سے عقیدت رکھتے اور ان کے گیت گاتے ہیں مولیٰ تعالےٰ اپنے محبوبوں کے صدقے انہیں بہت کچھ عطا فرماتا ہے۔ جلنے والے خواہ مخواہ جلتے ہیں۔ تعجب ہے تم کوے کھاؤ، بجو کا

شکار کرو منی کو پاک بتاؤ تو جائز۔ اور ہم گیارہویں شریف کا حلال وطیب تبرک کھائیں تو ناجائز؟ چہ خوب

؎ پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا

ثانیاً:۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر مقلد کہنا شرمناک، افتراء و دریدہ دہنی ہے۔ متعدد سوانح حیات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ خود "غنیۃ الطالبین" میں آپ کا متعدد مرتبہ ھُوَ مَذْھَبُ اِمَامِنَا اَحْمَدُ کہنا اس چیز کی قوی دلیل ہے کہ آپ محض موافقت کی بنا پر حنبلی نہیں تھے بلکہ تقلید کی بناء پر حنبلی تھے۔ اگر موافقت کی بناء پر بھی ائمہ مجتہدین کی طرف نسبت ہوسکتی ہے تو پھر تم بھی کسی امام سے موافقت کی بناء پر ان کے نام کی نسبت اختیار کرو۔ تم نرے غیر مقلد کیوں پھر رہے ہو۔ اگر قاری سیف اللہ میں ذرہ برابر صداقت و دیانت ہے تو وہ کسی معتبر کتاب سے آپ کا غیر مقلد ہونا ثابت کرے۔

؎ نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے   یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں!

ثالثاً:۔ قاری سیف اللہ کی کس قدر ڈھٹائی و ہٹ دھرمی ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بیس رکعت سنت تراویح کے حوالہ پر یہ کہہ کر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ "آپ نے نفل کی بات کی پہلے فرض نماز تو درست کرلو"۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ ہم نے کون سے نفل کی بات کی ہے۔ ہم نے تو آپ کا قول نقل کیا کہ "آپ آٹھ نوافل کے قائل ہیں"۔ حالانکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بیس رکعت سنت تراویح بیان فرماتے ہیں۔

پھر یہ کتنی بے تکی بات ہے کہ پہلے فرض نماز کو درست کرو۔ حالانکہ اس بات کا نہ کوئی ذکر نہ ضرورت۔ معلوم نہیں نام نہاد جواب لکھتے وقت قاری صاحب اتنے بے حواس کیوں ہوگئے تھے؟ غیر مقلدین کو قاری صاحب کی ترجمانی مبارک ہو۔

؎ گر ہمیں مکتب است وہمیں ملاں   کار طفلاں تمام خواہد شد

قاری صاحب کے نام نہاد جواب سے واضح ہوگیا کہ واقعی وہابیوں کا بزرگان دین و حضور

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ آپ کا نام نامی محض فریب کاری و دھوکہ دہی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور الحمد للہ ہمارا ہر طرح آپ سے تعلق ہے۔ آپ پیر، ہم مرید۔ آپ اہلسنت، ہم بھی اہل سنت۔ آپ بیس تراویح کے قائل، ہم بھی بیس تراویح کے عامل۔ آپ بھی مقلد ہم بھی مقلد۔ لفظ تقلید و مقلد کی موجودگی میں وہابیہ کا حنفی مذہب کے مقابلہ میں حنبلی مذہب کے فقہی مسائل کا ذکر کرنا محض شرارت و جہالت ہے۔ جب سنت و تقلید مسلم و مشترک ہے تو پھر الگ الگ فقہی مسائل کے ذکر کا کیا مطلب؟

غیر مقلدین کی تاریخی بد دیانتی و علمی ڈاکہ

قاری سیف اللہ نے اپنی روایتی گستاخانہ ذہنیت کے تحت جس طرح غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کا تمسخر اُڑایا، آپ پر افتراء باندھا اور آپ کی بیان فرمودہ بیس رکعت سنت تراویح کے ساتھ "سنگدلانہ" مذاق کیا ہے وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے اور اس ظلم و بدتمیزی میں صرف قاری صاحب ہی مبتلا نہیں بلکہ یہ غیر مقلدین کا پرانا ورثہ ہے۔ اور گستاخی و بدتمیزی ان کے خمیر میں داخل ہے۔ یہاں تو قاری سیف اللہ نے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ۲۰ رکعت تراویح کے بیان ہی کو مذاق اور نظر انداز کیا ہے نا۔ لیکن ان وہابیوں کے مکتبہ سعودیہ کراچی نے آپ کی شہرہ آفاق کتاب "غنیۃ الطالبین" میں ڈاکہ ڈالا ہے۔ اور تاریخی بد دیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۲۰ رکعات تراویح کا مسئلہ ہی مسخ کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھا:۔ وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ۔ "اور تراویح وتر سمیت گیارہ رکعتیں ہیں"۔ (غنیۃ الطالبین۔ مکتبہ سعودیہ کراچی، صفحہ ۲۳۹)

حالانکہ۔ "غنیۃ الطالبین" دنیا کی کثیر الاشاعت مشہور کتاب ہے۔ اور اس میں صاف لکھ ہے کہ صَلٰوةُ التَّرَاوِيحِ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً۔

نماز تراویح سنت ہے اور اس کی بیس رکعات ہیں''۔ (غنیۃ کے عربی متن اور اس کے فارسی یا اردو ترجمہ کے ہر نسخہ میں یہ عبارت انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہے) لیکن سنگدل اور بد دیانت وہابیوں نے عشرون (بیس) کا اصل لفظ اُڑا دیا اور عبارت میں اپنی طرف سے اِحْدٰی عَشرۃ (گیارہ) کا لفظ شامل کر کے ''مع الوتر'' کا بھی ازخود اضافہ کر دیا۔ حالانکہ غنیۃ کی زیر بحث عبارت میں مع الوتر کا نام ونشان نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

وہابیو۔ کیا اسی اخلاق ودیانت پر اچھلتے کودتے ہو۔ بزرگان دین، ائمہ کرام پر طعن کرتے اور اہل سنت پر کیچڑ اچھالتے ہو۔ یہ تمہاری علمیت وشرافت ہے۔ اسی توحید پر نام ہے۔ یہی عمل بالحدیث کا نمونہ ہے۔ ذرا آئینہ اُٹھا کر دیکھو تمہاری تحریف و بد دیانتی اور خیانت تو یہودیوں کی ہم شکل ہو گئی ہے اور تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ کا پورا نقشہ سامنے آ گیا ہے وَالْعَیَاذُ بِاللّٰہ۔

مسلمانو۔ پہچان لو! یہ ہے نام نہاد اہلحدیث وہابیوں کا کردار جس کے بل بوتے پر وہ تمہیں مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں۔ ذرا سوچو جنہیں بزرگانِ دین وغوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہم کی شرم وادب نہیں انہیں کسی اور کا کیا لحاظ ہو گا جو دن دہاڑے 'غنیۃ الطالبین'' جیسی شہرہ آفاق کتاب پر ڈاکہ ڈالتے ہیں وہ تمہاری دولت ایمان کے محافظ وخیر خواہ کیسے ہوں گے۔

دین کے رہزن۔ شاید غیر مقلدین وہابیوں کے اسی کردار کے باعث ان کے دیوبندی بھائیوں کے مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نے فرمایا ہے کہ ''غیر مقلد لوگ کہ فی زمانا دعوائے حدیث دانی وعمل بالحدیث کرتے ہیں، حاشا وکلا کہ حقانیت سے بہرہ نہیں رکھتے تو اہل حدیث کے زمرے میں کب شامل ہو سکتے ہیں بلکہ ایسے لوگ دین کے رہزن ہیں۔ ان کے اختلاط سے احتیاط چاہئے۔ (شمائم امدادیہ صفحہ ۵۰)

سوال ۷۔ آپ کے اصل امتیازی مسائل رفعیدین، فاتحہ خلف الامام وغیرہ ہیں یا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر سمجھنا، بڑے بھائی کی سی تعظیم قرار دینا۔ مر کر مٹی میں ملنے والا لکھنا۔ اور نماز میں آپ کے خیال کو گدھے اور بیل کے استغراقِ صورت سے بدتر کہنا وغیرہ ذالک من الخرافات۔ جیسا کہ تقویۃ الایمان وصراط مستقیم۔ میں لکھا ہے۔

جواب:۔ ○ اہلحدیثوں کے امتیازی مسائل رفعیدین۔ فاتحہ خلف الامام وغیرہ آج کے نہیں بہت پہلے کے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کا دیگر مسائل ذکر کرنا تعصب اور جہالت ہے کیونکہ کسی آدمی کا ذاتی قول وفعل ہمارے نزدیک حجت نہیں۔

تبصرہ۔ دیکھئے یہاں بھی وہی ڈھاک کے تین پات۔ سوال گندم اور جواب چنا۔ سوال یہ ہے کہ آپ کے امتیازی مسائل کیا ہیں۔ چند فروعی مسائل یا عظمت وشانِ رسالت کے خلاف گستاخانہ عقائد؟ مگر وہ کہہ رہے ہیں کہ اہلحدیثوں کے امتیازی مسائل آج کے نہیں بہت پہلے کے ہیں۔ حالانکہ سوال یہ نہیں کہ مسائل کب سے ہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ مسائل کیا ہیں۔؟ مگر جو سوال نہیں تھا اس کا جواب دیا جا رہا ہے اور جو سوال ہے اس سے یہ کہہ کر راہ فرار اختیار کر رہے ہیں کہ کسی کا ذاتی قول وفعل ہمارے نزدیک حجت نہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ۔

قطع نظر اس سے کہ جس کو تم ''شاہ اسماعیل شہید'' کہتے ہو۔ شانِ رسالت کے خلاف یہ اسی کی تنقیص آمیز مذکورہ عبارات ہیں۔ اور ایسے شخص کی عقیدت واقتداء کے باعث اس کا قول وفعل تم پر حجت ہے اور تم اس سے بریٔ الذمہ نہیں ہو سکتے۔ تمہارے اس قول سے ظاہر ہو گیا کہ چونکہ مذکوہ عبارت گستاخانہ ہیں اور تمہارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں اس لئے تم اس کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں۔ ورنہ تم اپنے پیارے ''شاہ اسماعیل شہید'' کو کیسے چھوڑ سکتے ہو اور اس کے قول وفعل کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہو

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش   من اندازِ قدت را مے شناسم

سوال ۸۔ آپ نے لکھا ہے ''جس طرح قرآن پڑھنے والے اہل اللہ ہیں اس طرح حدیث اہل رسول اللہ ہیں۔ اس اہل قرآن واہل اللہ کہلانے پر اہلحدیث اہل نبی کہلانے کو ترجیح دینا کس دلیل پر مبنی ہے۔ جبکہ صحیح حدیث میں بھی اہلحدیث کی بجائے ''یا اہل القرآن'' فرمایا گیا ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۲)

جواب۔ ''اہل حدیث اہل اللہ ہیں۔۔۔ عموم کی بناء پر اس کو ترجیح دی گئی ہے۔ امام خلیل ابن احمد فرماتے ہیں اگر اہلحدیث ولی نہیں تو پھر اس زمین میں کوئی بھی اللہ کا ولی نہیں''۔

تبصرہ۔ ہے کوئی جو اس ''جواب'' کو سوال کے مطابق کر سکے؟ سوال میں اہلحدیث کہلانے کی دلیل پوچھی گئی ہے اور اہل قرآن کا خطاب حدیث سے ثابت کیا گیا ہے ...... مگر نام نہاد اہلحدیث و مدعیانِ عمل بالحدیث نے نہ خود کوئی باحوالہ دلیل پیش کی ہے، نہ ہمارے حوالہ کی تغلیط کی ہے، اور نہ ہی حدیث سے ثابت شدہ ''اہل قرآن'' کا خطاب اپنایا ہے۔ یہ ہے وہابیوں کا جھوٹا دعویٰ وخلاف حدیث عمل۔ کہ جو خطاب (اہل قرآن) حدیث سے ثابت ہے اس کا نام نہیں لیتے، اور جس کا حدیث میں کوئی اتہ پتہ نہیں وہ خودساختہ بدعتی نام ومذہب (اہلحدیث) اٹھائے پھرتے ہیں۔ بتایئے یہ اہلحدیث ہیں یا مخالف حدیث اور ....

ستم بالائے ستم۔ یہ ہے کہ صرف خودساختہ اہلحدیث نام ومذہب پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ہر نام نہاد اہلحدیث وہابی کو بیک جنبشِ قلم ولی اللہ بھی بنادیا ہے، کہ اگر اہلحدیث ولی نہیں تو پھر کوئی بھی ولی نہیں۔ حالانکہ اسی دلیل کی بنا پر جب وہابی اہلحدیث ہی نہیں، تو پھر ولایت سے ان کا کیا تعلق۔؟ پہلے اپنے اصول کے مطابق قرآن وحدیث سے اپنا اہلحدیث کہلانا ثابت کرو پھر ولایت کا خواب دیکھنا۔ دشمنانِ، شانِ ولایت، اور ولایت کا

دعویٰ؟

''ایں خیال است ومحال است وجنوں''

اس چیز کا کچھ بیان پہلے گزر چکا ہے دوبارہ نظر فرمائیں۔

سوال ۹۔ متقدمین کی کتب میں اصحاب حدیث واہلحدیث کے لفظ سے حضرات محدثین وطلباء وعلمائے حدیث مراد ہیں یا موجودہ ہر قسم کا دکاندار، کریانہ فروش، بزاز، شیخ اور حلوائی وغیرہ عامی اہلحدیث وہابی مراد ہیں۔؟

جواب۔ اہلحدیث جماعت ناجیہ ہے........ تجارت بزازی وغیرہ کچھ اس کے منافی نہیں۔

تبصرہ۔ ہم بدلائل وشواہد ثابت کر چکے ہیں کہ اہلحدیث مستقل فرقہ نہیں بلکہ صحیح العقیدہ سنی اہل علم کا ایک طبقہ ہے۔ لہٰذا موجودہ نام نہاد اہلحدیث جہلا اور بزاز وغیرہ ''بزنس مین'' عامی وہابی ہرگز اہلحدیث نہیں۔ قاری سیف اللہ کا ان کو زبردستی اہلحدیث میں شامل کرنا ''بے دلیلی ومفروری'' کی نشانی ہے۔ بہر حال اصلی اہلحدیث چونکہ اہل سنت وجماعت ہیں اس لئے وہی ناجی گروہ میں شامل ہیں۔ حضور غوث اعظم پیران پیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ اَمَّا الْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ فَھِیَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ۔ غنیۃ الطالبین ص ۳۰۹

سوال ۱۰۔ آپ کے الفاظ میں کیا آپ کو اپنی تخم ریزی کا کچھ علم ہے کہ جب وہابی کہلانا جرم سمجھا گیا تو (انگریز کے) سرکاری کاغذات میں بڑی جدوجہد کے بعد اپنا نام بدلوا کر اہلحدیث لکھوایا گیا۔

جواب۔ آپ کو کچھ علم ہے کہ جب آپ کے جد امجد نے انگریز کی حمایت میں ہندوستان کو دارالاسلام کا فتویٰ دیا اور پھر تجانب اہل السنۃ میں قائداعظم اور علامہ اقبال پر فتوے لگائے اور اہلحدیث پر الزام تراشی کی جس کی پاداش میں پچاس روپیہ جرمانہ ادا کر کے اہلحدیث تسلیم کرلیا۔

تبصرہ۔ یہ جواب ہے یا راہِ فرار...... وہی میراثیانہ تمسخر ونقالی........؟ سوال کے ایک لفظ

تک کا جواب نہیں آیا۔ اور علم وعقل سے محروم ہو کر اور لباسِ اخلاق وشرافت تار تار کر کے ایک خود ساختہ جھوٹی کہانی نقل کر دی ہے جس کی نہ کوئی اصل نہ بنیاد، نہ حوالہ کتاب۔ اگر قاری سیف اللہ میں ذرہ برابر ہمت وصداقت ہے تو وہ انگریزی ''اہلحدیثوں'' کے متعلق سوال کو جھٹلائے اور اعلٰحضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ (بزعمِ قاری جدامجد) کے متعلق اپنے نام نہاد جواب میں جھوٹے الزامات وسراسر بکواسات کا کوئی ثبوت پیش کرے ورنہ تین مرتبہ لاحول شریف اور تین مرتبہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْن

کا وظیفہ پڑھ کر اپنے وجود نا مسعود پر پھونک مارے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے — خصوصاً نجدیت کی اس وبا سے

چیلنج۔ کوئی بریلوی رضوی۔ گیارھویں، ساتواں، دسواں۔ چالیسواں اور اذان کے وقت درود عرس، میلاد اور ختم مروجہ وغیرہ، اپنے آپ کو اہل سنت وجماعت ثابت کردے''۔ (ملخصاً سیف اللہ)

جواب۔ خود تو نہ اپنا اہلحدیث ہونا ثابت کر سکے اور نہ کسی بات کا معقول جواب دے سکے اور الٹا اہل سنت سے ثبوت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا — لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

حالانکہ ان کے نقلی چیلنج میں ہی ہمارا اصلی اور اول چیلنج کارفرما ہے۔ جو پہلے شائع ہو چکا ہے کہ فرقہ وہابیہ تو یہ کہہ کر اہل سنت کے معمولات وامورِ خیر کو بدعت وناجائز کہنے سے باز آجائے کہ ''ان کا قرآن وحدیث میں کوئی نشان نہیں''۔ اور یا پھر اپنے اسی اصول کے مطابق، قرآن پاک وحدیثِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں اپنے اہلحدیث کہلانے کا نشان دکھائیں''۔

کیوں جی۔ یہ چیلنج اہل سنت کی طرف سے شائع ہو چکا ہے یا نہیں۔ اور اس نے نام نہاد اہلحدیث وہابیوں کو چکر میں ڈال رکھا ہے یا نہیں.....؟ خود تو چیلنج سے بھاگنا خلط اور مبحث وغیرہ متعلق عامیانہ وسوقیانہ گفتگو اور خلافِ موضوع باتوں کا سہارا لینا اور نہایت غیر معقول اور بے اصول طریقہ سے اپنے عوام کو چیلنج کے لفظ سے مغالطہ ؤ دھوکہ دینا سراسر بے انصافی وغیرہ دانشمندی ہے

علاوہ ازیں۔ ''انوار ساطعہ۔ جاء الحق۔ مقیاس حنفیت الحجۃ الفائحہ۔ فیصلہ ہفت مسئلہ'' وغیرہ کتنی ہی تصانیف اس موضوع پر شائع ہو چکی ہیں۔ اور خود اسی کتاب میں اجمالی طور پر مذکورہ امور پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ مگر عقل وخرد سے کورے غیر مقلد ''لانسلم'' ہی پڑھتے رہیں تو اس ضد وعناد کا کیا علاج؟

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمہ آفتاب راچہ گناہ

ہمارا چیلنج۔ نام نہاد اہلحدیث کے نام نہاد چیلنج کا جواب آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب ان نجدیوں وہابیوں کے نام ہمارا چیلنج بھی سنیئے:۔

''خود ساختہ اہلحدیثو......! چونکہ تم اہلحدیث کہلاتے ہو اس لئے احادیث مبارکہ سے ایسی جامع مانع صریح تعریف پیش کرو جس سے تمہارے بقول گیارھویں۔ عرس۔ میلاد۔ ختم اور صلوٰۃ عندالاذان کا بدعت اور ناجائز ہونا ثابت ہو۔ اور تمہاری مروجہ مساجد کے اندر لاؤڈ اسپیکر میں اذان ونماز ودرس۔ پنجگانہ نماز باجماعت کا گھڑی کے مقررہ اوقات پر قیام۔ نمازیوں کے اوپر پنکھوں کی جھنکار۔ دریوں، ٹونٹیوں روشنیوں کی بھرمار۔ عورتوں کے لئے گیلریوں میں نماز کا اہتمام اور مسجد کے لئے وقف زمین میں مارکیٹ ودکانوں وغیرہ کے تکلفات۔ تمہارے مروجہ مدارس کا نصاب ونظام اور افتتاح واختتام بخاری کی تقاریب کا اہتمام سالانہ امتحان واجلاس اور اسناد ودستار۔ تمہاری مروّجہ شادی بیاہ کے انداز واطوار۔ قرآن وحدیث کی شروح وحواشی۔ مروجہ طباعت۔ ہفت روزہ وماہنامہ رسالوں کی

اشاعت۔ تمہارے مروجہ تبلیغی جلسوں اور سالانہ کانفرنسوں کا انعقاد اور اشتہارات و تکلفات۔ تمہارے مروجہ پرتکلف وپراسراف مکانات۔ اور مروجہ معمولات بودو باش کا عمل حدیث کے مطابق اور جائز عدم بدعت ہونا ثابت ہو۔ دیکھئے کہیں میدان نہ چھوڑ جانا۔ یہ چیلنج بڑا اہم اور معرکۃ الآراء ہے۔ ہاں، آخر میں ایک شعر اور ایک رباعی بھی محفوظ کرلیں۔ شاید بمصداق داشتہ آید بکار۔ کسی وقت تمہارا ضمیر جھنجوڑنے کے کام آسکیں۔ اشعار حاضر ہیں۔

۱۔ تم جو بھی کرو بدعت وایجاد روا ہے — اور ہم جو کریں محفل میلاد، بُرا ہے؟

۲۔ جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں — مٹھائی بٹے اور لڈو بھی آئیں

مبارک کی ہر سو سے آئیں صدائیں

مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب یوم میلاد آئے — تو بدعت کے فتوے انہیں یاد آئے

(وائے گر پس امروز بود فردائے)

مسائلِ فقہیہ میں غیر مقلدین کی جہالت وخیانت

گزشتہ اوراق میں غیر مقلدین وہابیہ کی کذب بیانی دھوکہ دہی، بددیانتی وعلمی ڈاکہ زنی کا اگرچہ بکثرت انکشاف ہو چکا ہے اور یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ گستاخی وبدتمیزی وہابیوں کے خمیر میں گندھی جاچکی ہے۔ لیکن غیر مقلدین وہابیہ کے ترجمان قاری سیف اللہ نے موضوع بحث سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے خلط مبحث اور غیر متعلق گفتگو کے ضمن میں مسائل فقہیہ کے متعلق جو غلط تاثر دیا ہے، اس سے وہابیوں کی کذب بیانی وبددیانتی کی رہی سہی کسر بھی پوری ہو چکی ہے۔ اب ہم بالاختصار صورتِ حال کی وضاحت کرتے ہوئے انصاف کے طالب ہیں۔ اور اس گفتگو سے پہلے چند ضروری باتیں ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں:۔

۱۔ فقہ حنفی حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ومتعلق ہے جن کے وجود مسعود نے خیر القرون میں نشو ونما پائی۔ اور تابعیت کا شرف حاصل کیا۔ جنہیں اہل علم واسلام نے ''سراج الامت'' کہا اور روضہ نبوی سے ''امام المسلمین'' کا خطاب ملا۔ جن کے دامن اقدس سے لاکھوں طلباء علمائے مجتہدین، مفسرین، محدثین اور اولیائے امت وابستہ ہیں جن کا علم وفضل، تقویٰ وطہارت، بصیرت وفراست اور اجتہاد وتفقہ مسلمہ طور پر نہایت بلندی پر ہے۔ لہٰذا اگر کسی کو ان کی تحقیق وفقہ حنفی کے کسی مسئلہ کا ماخذ نہ ملے یا اجتہادی پہلو سمجھ میں نہ آئے تو یہ خود اس کے علم وفہم کی کمزوری ہوگی نہ کہ فقہ حنفی کا قصور۔

۲۔ بعض مسائل میں مختلف اقوال اور مختلف حیثیات سے مختلف شرائط وقیود کا ذکر ہوتا ہے جن میں قیل وقال کے بعد کسی پہلو کی ترجیح کا مرحلہ آتا ہے۔ ایسے مواقع پر خاص احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، غیر مقلدین کی طرح قطع وبرید نہیں کی جاتی۔

۳۔ بعض جرائم پر شرعی حد لگتی ہے۔ بعض پر گناہ لازم آتا اور تعزیر کا مستحق ہوتا ہے۔ تعزیر میں جرم کی نوعیت وقباحت کے لحاظ سے سزا ملتی ہے اور یہ مسئلہ حاکم وقاضی سے متعلق ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی مسئلہ میں حد کی نفی ہو تو اس سے اس فعل کے قبیح وگناہ اور قابل تعزیر ہونے کی نفی نہیں ہوگی۔ کتب فقہ میں متعدد مقامات پر آتا ہے: یعزر اشد التعزیر ولا حد علیہ۔ اس پر حد نہیں ہے اور سزا سخت دی جائے گی۔ (قاضی خان ج ۴ صہ ۸۲۱) اسی طرح بعض جزئیات میں کسی فرضی صورت کا بیان ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہو تو یہ حکم ہوگا۔ جس سے اس فعل کا جواز وترغیب لازم نہیں آتی۔ جیسا کہ غیر مقلدین بددیانتی سے غلط تاثر دیتے ہیں۔

۴۔ فقہ یعنی دین کی صحیح سمجھ قرآن وحدیث اور اجتہاد کا ثمرہ ہے۔ اور غیر مقلدین اپنی بد عقیدگی وگستاخی کے علاوہ چونکہ فقہ واجتہاد سے محروم ہوتے ہیں اس لئے انہیں نہ خود قرآن وحدیث کی صحیح سمجھ ہوتی ہے اور نہ کسی ''سمجھ والے'' امام سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس لئے خود عقل وخرد سے کورے ہونے کے باوجود ائمہ کرام وفقہ شریف پر احمقانہ ومعاندانہ اعتراض

کرتے اور غلط تاثر پھیلاتے ہیں۔ اس لئے نہ ان کی باتیں قابلِ اعتبار ہیں نہ ان کا تاثر صحیح ہے اور نہ ہی کسی وہابی مولوی کی تحقیق فقہ کے ہم پایہ ہو سکتی ہے۔ اب نمبر وار ان کے اعتراضات مع جوابات ملاحظہ فرما کر حقیقت حال پر غور کریں۔

اعتراض ا۔ فاتحہ شریف ام القرآن کو خون اور پیشاب سے لکھنا بخیال شفا جائز ہے"۔ (شرح درمختار)

جواب۔ یہ سراسر کذب بیانی و بددیانتی ہے۔ نہ شرح درمختار میں محض خیالی طور پر قول جواز ہے نہ یہ صاحب مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مطابق ہے (اس لئے آپ کے نزدیک استعمال حرام اصلاً روا نہیں۔ (لا للتداوی ولا بغیرہ) بلکہ کتب معتبرہ میں صاف تصریح ہے کہ لم ینقل ولم یفعل۔ نہ یہ جزیہ معتبر ذریعہ سے منقول ہے اور نہ ایسا کیا گیا ہے"۔ (ردالمحتار ج ا۔ صہ۱۵۳۔ طحطاوی ج ا صہ۱۱۵۔ فتاوی سراجیہ صہ۷۵)

○ اگر بالفرض ایسا ہو تو کوئی اور دوا میسر نہ آنے کی صورت میں یہ حالت اضطرار پر موقوف ہوگا۔ اور بعض کے نزدیک اس حالت میں جس طرح مردار اور خنزیر کی حرمت ساقط ہو جاتی ہے اسی طرح پیشاب اور خون کی حرمت بھی ساقط ہوگی ،۔ اور آداب قرآن کی خلاف ورزی لازم نہیں آئے گی۔ لان الحرمة ساقطة عند الا ستشفاء کحل الخمرو المیتة للعطشان و الجائع۔ (ردالمختار۔ طحطاوی حوالہ مذکورہ ملخصاً)

کیوں جی۔ قاری سیف اللہ بہادر کچھ تسلی ہوئی یا نہیں؟ دیکھا کس طرح تمہاری چوری پکڑی گئی اور تمہارا بھانڈا بیچ چوراہے میں پھوٹ گیا۔ بتاؤ بعد تفصیل مذکورہ کے کیا اشکال باقی ہے۔ اگر تم سچے تھے تو اس تفصیل اور اضطرار وغیرہ کی قیود کو کیوں چھپا دیا، اور اضطرار کو" خیال" لکھ کر دھوکہ کیوں دیا۔ جو شخص اپنی جہالت وحماقت کی بناء پر "اضطرار و خیال" میں فرق نہیں کر سکتا وہ (مخفی رستم ہار گئے) کی ڈینگیں مارتا ہے اور نام نہاد اہلحدیثوں کا ترجمان

بن کر فقہ شریف پر اعتراض کرتا ہے۔ سچ ہے۔

الٹی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے — دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

وہابیہ کی خانہ تلاشی۔ قاری سیف اللہ نے شرح درمختار میں تحریف و خیانت کرکے محض لفظ "خون اور پیشاب" پر شور مچا دیا۔ لیکن اتنا معلوم نہیں کیا کہ ان کے ہاں بغیر "شرط و قید" نسوانی شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔ انسان اور جانوروں کی منی بھی پاک ہے۔ تفصیل انشاء اللہ آگے آرہی ہے۔ قاری جی ایسی رطوبت ومنی کو پاک قرار دے کر کس منہ سے فقہ پر اعتراض کر رہے ہو۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

ذرا سوچئے : جو لوگ ایسی رطوبت اور انسانی وحیوانی منی کی طہارت کے قائل ہیں ان کے اجسام وملبوسات اور نمازوں کا کیا حال ہوگا؟ خبردار۔ کسی وہابی کو ہرگز امام نہ بنانا۔ دیوبندی وہابی مودودی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔

اعتراض ۲۔ "نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جماع کے وقت حاضر و ظاہر ہوتے ہیں"۔ (مقیاسِ حنفیت)

جواب۔ یہ بھی سراسر کذب بیانی وبددیانتی ہے۔ یہ صاحب مقیاس کے الفاظ نہیں بلکہ "وہابی کا اعتراض" ہے۔ جس کا مفصل جواب آگے مذکور ہے۔ دیکھو مقیاس حنفیت صہ ۲۷۹۔ مگر وہابی قاری نے اعتراض تو نقل کر دیا، مگر جواب ہضم کر گیا۔ جس میں یہ الزامی جواب بھی تھا کہ "کیا اللہ تعالی کو ان مقامات پر موجود اور سمیع و بصیر سمجھتے ہو یا نہیں؟ لہذا (فماھو جوابکم فھو جوابنا) مگر وہابیوں کے ترجمان نے نہ پورا جواب نقل کیا ہے اور نہ اپنے پر اس الزامی اعتراض کا جواب دیا ہے۔

اعتراض ۳۔ ''نماز میں ننگی عورت کو دیکھنا فاسد نہیں کرتا''۔ (قاضی خاں)

جواب۔ یہ بھی سراسر کذب بیانی و بد دیانتی ہے کہ ادھوری عبارت نقل کر کے غلط تاثر دیا گیا ہے۔ اس لئے نہ نمازی کے سامنے عورت ننگی ہو سکتی ہے۔ نہ کوئی نماز میں قصداً دیکھ سکتا ہے۔ صرف ایک فرضی صورت میں اس مسئلہ کا بیان ہے کہ اگر ایسی اتفاق ہو تو ایک روایت کی بناء پر نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور حرمت مصاہرت لازم آنے کے باعث ایسی عورت کی ماں اور بیٹی اس شخص پر حرام ہوگی اور اگر کسی مطلقہ رجعیہ کے ساتھ ایسا ہوا تو رجعت ثابت ہوگی''۔ بس ع

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

بتایئے اس میں مسائل کی تحقیق و تبلیغ کے علاوہ اور کیا ہے؟ اگر یہ مسائل یا تحقیقات نہ ہوں اور کبھی کہیں ایسی صورت پیش آ ہی جائے تو پھر کوئی عالم و مفتی اس کو جواب کہاں سے لائے۔؟

پھر اگر وہابیوں کے نزدیک حضرات فقہائے کرام علیہم الرضوان کی یہ تحقیق صحیح نہیں تو نام نہاد اہلحدیث زیر بحث جزئیات کا احادیث سے ثبوت پیش کریں۔ ہے کوئی غیر مقلد مولوی جو اس معمہ کو حل کرے۔ یہ یاد رہے کہ جواب مسئلہ احادیث سے ہو اس لئے کہ تم اہلحدیث جو ہوئے؟۔

اعتراض ۴۔ ''خرچی زانیہ کی مقرر کر کے زنا کے لئے لے حلال ہے''۔ (چلپی)

جواب۔ یہ بھی سراسر کذب بیانی و بد دیانتی ہے جس میں کسی پابندی کا ذکر نہ کر کے کاروبار زنا کے حلال ہونے کا غلط تاثر دیا گیا ہے۔ حالانکہ چلپی میں صاف تصریح ہے کہ ''امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ سب زنا حرام''۔ اور امام ابو یوسف و امام محمد (رضی اللہ عنہم) کے نزدیک بھی یہ تمام صورت حرام ہے۔ اور اسی باب میں یہ مذکورہ ہے کہ

والاصل عندنا انہ لا یجوز الاجارۃ ...علی المعاصی

یعنی ہمارے نزدیک اصل یہ ہے کہ گناہوں پر اجارہ ناجائز ہے اس لئے کہ معصیت کا استحقاق متصور نہیں''۔ (چلپی صہ۲۹۹) علامہ طحطاوی فرماتے ہیں ''اصح یہ ہے کہ یہ حلال نہیں ہے'' (حاشیہ در مختار ج۴ صہ۲۴)

کیوں قاری جی

کچھ سمجھ آئی یا گئی؟ مگر عقل و خرد سے کورے غیر مقلدین کو سمجھ آئے کیسے قاری جی ادھورا مسئلہ نقل کر کے دھوکہ کیوں دیا......؟

اعتراض ۵۔ ''رنڈی کو خرچی دے کر زنا کرے تو اس پر حد نہیں''۔ (قاضی خاں)

جواب۔ یہ بھی سراسر کذب بیانی و بد دیانتی اور یہاں بھی کاروبار زنا کے آزاد ہونے کا غلط تاثر دیا گیا ہے۔ حالانکہ حد نہ ہونے سے نہ زنا حلال ہو سکتا ہے، نہ ایسا مجرم تعزیری سزا سے بچ سکتا ہے۔ باوجود اس کے علامہ شامی نے پوری تحقیق و تفصیل کے بعد فرمایا ہے۔ والحق فی ہذا کلہ وجوب الحد (منحتہ الخالق) حد کا معاملہ بہت اہم و نازک ہے اس لئے شبہات سے قیام حد میں فرق آ جاتا ہے۔ چنانچہ مولوی وحید الزمان غیر مقلد نے بھی صاف لکھا ہے کہ یسقط الحد باشبہات المحتملہ یعنی شبہات محتملہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے مگر فقہ اجتہاد سے محروم غیر مقلدین ان تحقیقی نزاکتوں کو کیا جانیں۔ بہر حال قاری صاحب کا زنا کو ہلکا ظاہر کرنے کا تاثر بالکل غلط ہے۔ کیا ہے کوئی غیر مقلد جو مسئلہ زیر بحث میں حدیث صحیح و صریح سے حد کا ثبوت دے یا حد نہ ہونے سے زانی کا غیر مجرم ہونا ثابت کرے؟ ہرگز نہیں

انہیں بس احمقانہ و معاندانہ اعتراضات سے کام ہے نہ کہ مجتہدانہ و محققانہ تحقیقات اور دلائل سے۔

وہابیہ کی خانہ تلاشی۔ غیر مقلدین کے امام مولوی وحید الزمان لکھتے ہیں ''ہمارے بعض اصحاب نے نکاحِ متعہ کو جائز لکھا ہے''۔ (نزل الابرار صہ۳۳)

کیا فرماتے ہیں قاری سیف اللہ صاحب بابت ان غیر مقلدین اصحاب کے جنہوں نے متعہ کو جائز قرار دیا ہے، اور زنانِ بازاری کے لئے باقاعدہ دستاویز مہیا کر دی ہے۔ آپ نے فقہ کی زیر بحث عبارت کو خواہ مخواہ نشانہ بنایا اور غلط تاثر دیا۔ **حالانکہ** آپ کے ہاں اس سے بڑھ چڑھ کر متعہ کی 'بہاریں' ہیں۔

غیر کی آنکھ کا تنکا تجھے نظر آیا
اپنی آنکھ کا نہ دیکھا مگر شہتیر بھی

اعتراض ۶۔ اگر جامہ درشت لپیٹ کر دخول کرے تو نہ روزے کی قضا نہ غسل کچھ بھی واجب نہیں''۔ (فتاویٰ برہنہ)

جواب۔ یہاں بھی سراسر حماقت و بددیانتی سے غلط تاثر دیا گیا ہے ورنہ صورت مسئلہ واضح ہے کہ جب سخت کپڑا لپیٹنے کے باعث نہ جسم، جسم سے مس ہوگا، نہ حرارت محسوس کرے گا تو محض صورۃً دخول سے کوئی حکم لازم نہ آئے گا اس لئے کہ فی الواقع یہ جماع کی صورت ہی نہیں۔ اس کے باوجود منقول ہے کہ والاحوط وجوب الغسل۔ احتیاط غسل ہی میں ہے۔ (بحر الرائق ج ا صہ ۶۰)

وَھَابیہ کِی خَانہ تَلاشِی ۔ اگر اب بھی قاری صاحب کی تسلی نہیں ہوئی تو غیر مقلدین کے امام مولوی وحید الزمان سے پوچھ لیں۔ لکھتے ہیں ''جب کپڑا لپیٹ کر دخول کرے، اگر لذت پائے تو غسل کرے ورنہ نہیں''۔ اور سنیئے۔ لکھا ہے کہ:۔

○ اگر لوہا یا لکڑی اپنے پیچھے کے مقام میں یا پیشاب کی نالی میں داخل کرے مکروہ ہو

گا، مگر روزہ فاسد نہ ہوگا'' (نزل الابرار ج صہ۲۴، صہ۲۲۸)

قاری جی بتایئے کچھ ہوش آیا یا نہیں۔ آپ خواہ مخواہ فقہ شریف کے متعلق غلط تاثر دے رہے تھے۔ دیکھئے مولوی وحید الزمان نے غیر مقلد ہونے کے باوجود فقہ سے بڑھ کر فقہ کی تائید کر دی اور کپڑے کے ساتھ درشت وسخت کی قید بھی نہیں لگائی۔ اب تو ۔۔۔۔ آپ بھی اعتراف کریں کہ وہابی ایسی لَا یَعْقِل قوم ہے جسے اپنے گھر کی تو خبر نہیں اور دوسروں پر خواہ مخواہ دیوانہ وار پتھراؤ کر رہے ہیں۔

اے چشمِ اشکبار ذرا دیکھ تو سہی   یہ جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا ہی گھر نہ ہو

اگر اب بھی کوئی اشکال ہے تو کوئی غیر مقلد مسئلہ زیر بحث میں اسی صورت کا حکم حدیث سے بیان کرے۔ مگر دیکھنا حدیث سے باہر نہ جانا، تم '' اھلحدیث'' ہو۔

اعتراض ۷۔ ماں، بہن، بیٹی سے حرام جان کر بھی نکاح کرے اور صحبت کرے تب بھی حد نہیں۔

جواب۔ یہ بھی وہی کذب بیانی و بددیانتی ہے جس کے تحت شروع سے غلط تاثر دیا جا رہا ہے کہ گویا اس جرم کی کھلی چھٹی ہے، اور اس پر کوئی گرفت اور سزا نہیں۔ **حالانکہ** منقولہ عبارت کے بالکل متصل مذکور ہے:۔ لٰکِنَّہٗ یُوْجِعُ عُقُوْبَۃً یعنی اس فعل کے مرتکب کو سخت سزا دی جائے گی''۔ پھر اس سے کچھ آگے مزید فرمایا کہ اِنہ ارتکب جریمۃ ولیس فیھا حد مقدر فیعزر۔ اس شخص نے بلاشبہ جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ لہٰذا اگرچہ اس میں حد مقدر نہیں لیکن اسے سزا ضرور دی جائے گی''۔ (ہدایہ صہ۴۹۰)

کیا وہابی قاری بتائے گا کہ اس نے مذکورہ عبارت جھٹکا کر کے اس میں ڈاکہ زنی کیوں کی ہے۔ اور ہمارے نقل کردہ جملوں کو شیرِ مادر کی طرح کیوں ہضم کر لیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ نجدی قاری کا مطلب صرف کذب بیانی، دھوکہ بازی، بددیانتی اور ڈاکہ زنی ہے اور ان

جملوں کے نقل کرنے سے چونکہ اس کے شیطانی پروگرام پر پانی پھر جاتا تھا اس لئے اس نے قطع وبرید اور تحریف وخیانت سے اپنا منہ اور نامہ اعمال سیاہ کیا ہے ۔ ع

شرم بادت از خدا و رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

نجدی قاری ۔ اگر ہدایہ شریف کی پوری عبارت نقل کر کے اس پر کوئی علمی وتحقیقی تبصرہ کرتا، اور زیر بحث مسئلہ میں ہدایہ کے متبادل کوئی حدیث پیش کرتا، تو پھر بھی ایک علمی بات تھی ۔ مگر جو قاری جہالت وحماقت کی بیماری کا مارا ہوا، یتیم فی العلم ہو، ابلیسی ذہنیت وشیطانی مقصد رکھتا ہوا سے علم وتحقیق سے کیا غرض ۔ بہر حال واضح ہو گیا کہ اگر قاری سچا ہوتا یا ہدایہ کی عبارت میں واقعی کوئی سقم ہوتا تو قاری اس ظالمانہ طریقہ سے یوں عبارت کا جھٹکا نہ کرتا ۔ مگر چونکہ اس نے ایسا ہی کیا ہے اس لئے صاف ظاہر ہے کہ دال میں کالا اور نیت میں فساد ہے ورنہ وہ ہدایہ کی پوری عبارت مع "عقوبت وتعزیر" کے الفاظ کے نقل کر کے بدلیل اس کی تغلیط کرتا اور بحوالہ حدیث اس کا متبادل حوالہ پیش کرتا ۔ مگر اتنی صداقت واہلیت کہاں؟

اعتراض ۸ ۔ کسی شخص کی عورت کو جھوٹی گواہی دے کر مقدمہ جیت لے تو جماع درست ہے" ۔ (ہدایہ)

جواب ۔ یہ بھی محض کذب بیانی وبددیانتی ہے اور ان الفاظ کے ساتھ ہدایہ میں کوئی جزیہ نہیں ۔ اور جو ہدایہ میں ہے وہ قاری نے نقل نہیں کیا اور جو نقل کیا ہے وہ ہدایہ میں پایا نہیں گیا ۔ لہذا ظاہر ہے کہ اگر قاری نے صورت مسئلہ کو سمجھا ہی نہیں اور آگے چلا دیا ہے تو یہ اس کی ڈبل جہالت وحماقت ہے ۔ اور اگر اس نے مسئلہ کو سمجھ کر اس کے خلاف لکھا ہے تو یہ بہتان وافترا ہے، اور وہابی قاری بہر صورت مجرم وجوابدہ ہے ۔ اگر قاری (جنھوں پے گئی جھوٹ دی بیماری) اپنے نقل کردہ الفاظ کے مطابق ہدایہ میں عبارت دکھائے تو ہم اسے گیارھویں شریف کا حلوہ کھلائیں کیوں قاری جی یہ بات منظور ہے؟ مگر ایسے جھوٹوں ،

خائنوں، جاہلوں، کو ایسا تبرک ونعمت کیسے نصیب ہو اور بدمزاجی ودماغی خشکی سے کیسے چھٹکارا ہو

۔۔۔۔۔۔ سچ فرمایا ہے مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ نے کہ ۔

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کا کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

الحمد للہ ، والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

کہ ہم نجدی قاری سیف اللہ کی "چاروقی رسلیا" کے جواب سے بتمام وکمال فارغ ہو گئے ۔ یہ تھا ہمارا دفاع اور انشاء اللہ العزیز اب ہوگی ہماری پیش قدمی ۔

کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

حکیم محمود ۔ قاری سیف اللہ کے نام نہاد پمفلٹ "چیلنج" کی اشاعت سے متصل ہی ایک پمفلٹ حکیم محمود بن محمد اسماعیل سلفی کا اور دو پمفلٹ محمود چاہ شاہانوالہ کے نام سے منظر عام پر آئے ۔ جہاں تک اصل موضوع بحث اہلحدیث، کہلانے کا تعلق ہے اس کے متعلق تو کافی ووافی بحث اس کتاب میں آچکی ہے باقی رہا مسئلہ نداؤ تھویب وغیرہ کا، تو اس موضوع پر علمائے اہلسنت کی مستقل تصانیف بھی موجود ہیں اور ویسے بھی وقتاً فوقتاً جواب شائع ہوتا رہا ہے ۔ لہذا ان پر تبصرہ کی ضرورت نہیں ۔ ہر شخص علمائے اہل سنت کی کتب ورسائل پڑھ سکتا ہے ۔ جس چیز کی اصل ضرورت تھی وہ بفضلہ تعالٰی بصورت کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ البتہ دو لطائف خالی از دلچسپی نہ ہوں گے ۔ پڑھئے اور سر دھنیئے،

لطیفہ ۔ حکیم محمود نے لکھا ہے کہ "صرف رسول کی پیروی سے اختلاف ختم ہو سکتا ہے" ۔ گویا بزعم ایشاں سب کو اہلحدیث وہابی بن جانا چاہئے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر تقلید باعث اختلاف ہے اور صرف پیروی حدیث سے اختلاف ختم ہو سکتا ہے تو پھر خود غیر مقلدین

اہلحدیث میں متعدد پارٹیاں اور ان کے شدید اختلافات کیوں ہیں۔ اور خود محمود پارٹی کی دیگر وہابیان گوجرانوالہ سے شدید کشمکش کیوں ہوئی ہے؟

معلوم ہوا کہ تقلید باعثِ اختلاف نہیں بلکہ وہابیت ونفسانیت موجب اختلاف ہے۔ اور ''اختلاف ختم'' کا ذکر صرف ان کی زبانوں پر ہے دل میں نہیں۔ اسی لئے یہ خود پیروی رسول علیہ السلام سے محروم ہیں۔

لطیفہ۔ محمود چاہ شاہانوالہ نے اپنے پمفلٹ کا عنوان:۔ ''چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است'' رکھا ہے۔ حالانکہ یہ مصرع اور اس سے متعلق اشعار ڈاکٹر اقبال نے وہابیوں کے متعلق لکھ کر انہیں مقام محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بے خبر قرار دیا ہے۔ مگر غیر مقلد وہابیوں نے اپنے دیوبندی وہابی بھائیوں کی رعایت سے نہ تمام اشعار لکھے ہیں نہ مولوی حسین احمد دیوبندی کا نام آنے دیا ہے کہ ع

ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

جس سے ان کی ہیرا پھیری ظاہر ہے کہ وہابیوں پر وارد ہونے والا کلام الٹا ''یارسول اللہ'' کہنے والوں پر چسپاں کر دیا ہے۔ اور پورا متعلقہ کلام بھی سامنے نہیں آنے دیا۔ حالانکہ کلام اقبال صرف اور صرف وہابیوں پر چسپاں ہے جن کا مقام محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے خبر ہونا واضح وظاہر ہے اور ''یارسول اللہ'' کہنے والوں پر یہ اس لئے چسپاں نہیں ہوتا کہ صاحب کلام اقبال خود ندا، رسالت اور وظیفہ ''یارسول اللہ کا عامل وقائل ہے۔ مثلاً

دلم نالد چرا نالد نہ دانم — نگاہے یارسول اللہ نگاہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بہر حال وہابی یہاں بھی کذب بیانی و بددیانتی سے باز نہیں آئے۔ وہابیو! یا کلام اقبال سے لوگوں کو دھوکہ نہ دو، یا اقبال کی طرح تم بھی نعرہ رسالت **یا رسول اللہ** بلند کرو اور اس

نعرہ سے جلنا چھوڑ دو۔

محمود کی نامحمود بحث۔ حکیم محمود نے اپنے پمفلٹ میں سچائی کی دہائی دینے کے باوجود جس قدر غلط بیانی کی ہے اس کی تفصیل سے قطع نظر صرف ایک مسئلہ کی بحث میں اس شخص کی صداقت و دیانت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ ''عبدالجلیل صاحب نے سید شہید کے متعلق ناروا کلمات کہے اور کہا کہ وہ نماز میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خیال کو گدھے کے خیال سے برا جانتا تھا۔ میں نے ٹوکا کہ فوت شدہ لوگوں کو برا کہنے سے حضور نے منع فرمایا ہے'

حالانکہ۔ نہ مولوی اسماعیل دہلوی سید ہے نہ کسی نام سے پہلے ''شاہ'' کا لفظ سیادت کی علامت ہے۔ اسی طرح وہ شہید بھی نہیں۔ اس لئے کہ شہید زندہ ہوتا ہے۔ اور وہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی معاذ اللہ مردہ بلکہ ''مر کر مٹی میں ملنے والا'' قرار دیتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صہ ۷۵) تو جو بے ادب و سنگدل آپ کو زندہ نہیں مانتا وہ خود زندہ جاوید (شہید) کس طرح ہوسکتا ہے؟ علاوہ ازیں اس کی انگریز دوستی (دیکھو سوانح احمدی وحیات طیبہ) اور گستاخانہ زبان بھی منصب شہادت کے خلاف ہے۔ (۲) حکیم محمود کو اپنے مولوی اسماعیل کی بے ادبی کی بناء پر اس کے متعلق ناروا کلمات کا تو بہت دکھ ہے۔ اور فوت شدہ لوگوں کو برا کہنے کی ممانعت بھی پیش نظر ہے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اسی مولوی کے ناروا کلمات کا نہ کوئی دکھ ہے نہ سرکار کے متعلق برے الفاظ کہنے کی ممانعت پیش نظر یعنی جس مولوی نے وہابیت سکھائی ہے اس کا تو اتنا ادب ولحاظ، اور جو تاجدار نبوت کا کلمہ پڑھا جاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کوئی حق وادب اور لحاظ و پاس نہیں؟ ع

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

۳۔ حکیم صاحب ہ وہابی کی طرح ویسے تو حدیث وبدعت کی گردان بہت کرتے ہیں مگر فہم،

عمل کوئی نہیں۔ دیکھئے دیگر چنیں و چناں باتوں پر تو انہیں وقت کا کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ اقدس پر وقت اور سیاہی بچانے کے لئے پورا درود بھی لکھتے اور صرف "ؐ" لکھنے پر گزارہ کرتے ہیں۔ کیوں جی درود لکھتے وقت اس قدر بخل؟ اور یہ طریقہ نامسعود کیا خلاف حدیث اور بدعت نہیں؟؟ اگر نہیں تو کیوں۔۔۔؟ جواب ضرور دینا اور وہ بھی حدیث سے اس لئے کہ تم اہلحدیث جو ہوئے۔

بڑے پاکباز اور بڑے پاک طینت — جناب آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

عذرِ گناہ بدتر از گناہ۔ حکیم صاحب لکھتے ہیں "میں نے عرض کیا آپ بھی ان (اسماعیل دہلوی) کے ہم خیال ہیں۔ آپ کا نظریہ کہ "قرآن پاک دیکھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مگر ننگی عورت اور گدھے کو دیکھنے سے نہیں ٹوٹتی۔ گویا قرآن اور رسول کی ناقدری میں دونوں مساوی ہیں۔ (پمفلٹ حکیم صفحہ ۱)

دیکھئے: "مسلمان جھوٹ نہیں بول سکتا"۔ لکھنے والے نے چند جملوں میں کس قدر جھوٹ بولا ہے۔ (۱) آپ بھی ان کے ہم خیال ہیں۔ (۲) قرآن پاک دیکھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (۳) ناقدری میں دونوں مساوی ہیں۔ یہ تینوں باتیں جھوٹ اور بے دلیل ہیں۔ نہ اہل سنت دہلوی کے ہم خیال ہیں نہ قرآن دیکھنے سے نماز ٹوٹتی ہے۔ نہ ناقدری میں دونوں مساوی ہیں۔ اپنی ہی تحریر کی روشنی میں اب یا تو حکیم صاحب قول و فعل کے تضاد اور ارتکاب کذب کے ڈبل مجرم ہیں اور یا پھر مسلمان ہی نہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ "مسلمان جھوٹ نہیں بول سکتا"۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت — دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

فیصلہ ہو گیا۔ کہ حکیم محمود بن مولوی اسماعیل گوجرانوالہ کی یہ تحریر نہ اہلسنت کے لئے حجت ہے نہ مبنی بر حقیقت۔ البتہ حکیم صاحب کی تحریر سے وہابیوں کے حق میں فیصلہ ضرور ہو گیا

کہ حکیم محمود سمیت مولوی اسماعیل دہلوی اور تمام وہابی قرآن اور رسول کی ناقدری (بے ادبی) کرتے ہیں۔ شاباش حکیم صاحب! آپ نے یہ کتنا اچھا فیصلہ کیا۔ کاش اب آپ اور آپ کے دوسرے ہم مسلک وہابی، ناقدری اور بے ادبی والے ٹولہ سے توبہ کر کے صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہو جائیں اور مروجہ "اہلحدیث" کے خود ساختہ نام و مذہب سے لوگوں کو مغالطہ نہ دیں۔ یاد رہے کہ وہابیوں کے متعلق حکیم محمود کا فیصلہ بڑا اہم اور وزنی ہے اس لئے کہ وہ خود کٹر خاندانی وہابی ہیں، اور سابق امیر جمعیت اہلحدیث "مولوی اسماعیل صاحب آف گوجرانوالہ" کے بیٹے ہیں۔ سچ ہے

"مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری"

حکیم و قاری کی دورنگی۔ مولوی اسماعیل کی عبارات کے متعلق قاری سیف اللہ صاحب تو لکھتے ہی کہ "کسی کا قول و فعل حجت نہیں"۔ مگر حکیم محمود نے زیر بحث عبارت کو ایسا حجت بنایا ہے کہ بجائے توبہ کے ایک بات کی حمایت میں کئی غلطیاں کر رہے ہیں۔ اور یہاں تک حد سے گزر گئے ہیں کہ گستاخانہ اسماعیلی عبارت کی حمایت میں اہل سنت پر یہ جھوٹا اتہام لگا رہیں کہ "قرآن پاک دیکھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مگر ننگی عورت اور گدھے کو دیکھنے سے نہیں ٹوٹتی (بلفظہ)۔ مگر اتنے بڑے سنگین الزام کے لئے نہ کوئی عبارت، نہ ثبوت، نہ حوالہ، نہ کتاب۔ ننگی عورت کے مسئلہ کے متعلق پہلے بحث ہو چکی ہے۔ باقی قرآن دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ ہاتھ میں لے کر پڑھنے سے فساد آتا ہے۔ مگر یہ دونوں الگ الگ مسئلے ہیں ان میں کوئی تقابل و تشبیہ نہیں کہ سوءِ ادب لازم آئے۔ اس لئے کہ قرأتِ قرآن کا موجب فساد ہونا اصطلاح فقہ میں "عمل کثیر اور تلقن من الخارج" کی بناء پر ہے۔

لہذا ناقدری کی کوئی بات نہیں۔ اس کے برعکس اسماعیلی عبارت میں ایسا کھلا ہوا تقابل، تشبیہ اور تنقیص وتحقیر ہے کہ جس کی کوئی تاویل نہیں کہ ''شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کا خیال خواہ جناب رسالتمآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہوں اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ زیادہ بُرا ہے''۔ (صراط مستقیم صہ ۲۶) ایسی صریح گستاخانہ عبارت کو ایک دوسری نوعیت کے فقہی مسئلہ کے ساتھ گڈمڈ کرکے مغالطہ دینا محض کذب بیانی وفریب کاری ہے۔ اور اس خلط مبحث کے باوجود حکیم صاحب نے بہرحال یہ تسلیم کرلیا ہے۔ کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے قرآن اور رسول کی ناقدری کی ہے''۔ والعیاذ باللہ تعالٰے۔ ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

(حصہ دوم) حَقُّ التَّحۡقِيۡق فِيۡ رَدِّ تلبيس ابليس۔ معروف بہ

''صداقتِ اہلِ تحقیق''

بجواب

''قدامت اہلحدیث''

''(تحقیق اہلحدیث'' کا وہ صفحہ جسے قاری سیف اللہ چھو نہ سکا)

غیر مقلدیت قادیانیت کے نقشِ قدم پر

مولوی عبداللہ اہلحدیث امرتسری غزنوی فرماتے تھے۔ الہام ہوا۔ کہ بدلِ خود مطالعہ کردہ باش۔ مباد کہ دائے ازما سوا بشنید تین بار یہ الہام ہوا۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا۔ اور فرماتے تھے۔ الہام ہوا۔ وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى۔ یعنی البتہ جلدی دے گا۔ تجھ کو تیرا رب۔ پھر تو خوش ہو جاوے گا۔ اور فرماتے تھے۔ الہام ہوا۔ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ'' (سوانح عمری صہ ۳۵۔۳۶ مختصراً)

نوٹ: ۔ایک طرف غلام احمد قادیانی کے نام نہاد ''الہامات'' اور شان مصطفوی میں نازل شدہ آیات اپنے ناپاک وجود پر چسپاں کرنا سامنے رکھئے۔ اور دوسری طرف مولوی عبداللہ'' اہلحدیث امرتسری کے مذکورہ نام نہاد ''الہامات'' وشانِ مصطفوی میں نازل شدہ آیات کو اپنے وجود نامسعود پر چسپاں کرنا ملاحظہ فرمایئے اور پھر للہ فیصلہ کیجئے کہ غلام احمد قادیانی اور عبداللہ اہل حدیث اور مرزائیوں اور وہابیوں میں کہاں تک فرق ہے؟

نام ہی کا فرق ہے، تصور یہ ہے دونوں کی ایک۔

مرزائی کی اقتداء:۔ مرزائی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے۔ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء زیر ادارت ثناء اللہ امرتسری) o میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی

(اہلحدیث امرتسر ۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

پہلے مرحلہ پر۔ ہی نجدی قاری کا مذکورہ حوالہ جات کو نہ چھونا اور اس سے صرف نظر کرنا۔ جہاں ہماری صداقت و پیش کردہ حوالوں کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ وہاں اس سے غیر مقلدین کی منافقت و "ہاتھی دانت مارکہ" "مذہب بھی واضح ہو گیا۔ کہ بظاہر شیعوں وہابیوں کی تردید کا کریڈٹ حاصل کرنے کی کوشش کرنا اور اندرون خانہ کو امام بنانا اور انکا مقتدی بننا" ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" کے سوا کچھ نہیں۔ (صفحہ ۸۲ بھی ملاحظہ کریں)

برادران اہلسنت۔ و دیگر انصاف پسند حضرات پر واضح ہو کہ بفضلہ تعالیٰ و ببرکتہ حبیبہ المصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) بتاریخ ۹۵/۱۱/۱۷ھ مطابق ۷۵/۱۱/۲۲ کتاب مستطاب "تحقیق اہلحدیث" منظر عام پر آئی۔ جس کا نام نہاد جواب "قدامت اہلحدیث ۹۶/۶/۱۴ھ مطابق ۷۶/۶/۱۳ء کو پورے پونے ساتھ ماہ بعد شائع ہوئی۔ مگر اس نصف سال سے زائد عرصہ کی مدت میں قاری سیف اللہ نے مکر و فریب سے جو تانا بانا بنا ہے۔ وہ تار عنکبوت کی طرح کمزور ہے اور تحقیق الہحدیث روز اول کی طرح ماشاء اللہ آج بھی لا جواب ہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ سیف اللہ وہابی نے کسی معقول جواب کی بجائے کئی چیزوں کو چھوا تک نہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس چیز پر اس ساری بحث اور گفتگو

کی بنیاد اور دارومدار تھا اس موضوع بحث؛ اصل سوال کے جواب کی بجائے قاری صاحب نے بے حواسی میں پہلے کی طرح خلط مبحث و محض غیر متعلق گفتگو سے خواہ مخواہ اوراق سیاہ کر ڈالے ہیں۔ سوال صرف اتنا تھا۔ کہ تم جو بات بات پر اہلسنت کے معمولات کو بدعت قرار دیتے اور اس پر حدیث صریح کا مطالبہ کرتے ہو۔ ذرا اپنے اصول کے مطابق اپنا اہلحدیث کہلانا تو حدیث نبوی سے ثابت کر کے دکھاؤ۔ (ملخصاً) بس

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

اس پر جب حکیم محمود و قاری سیف اللہ نے سیدھی طرح ناک پکڑنے کی بجائے ہاتھ گھما کر ناک پکڑنے کی کوشش کی۔ تو اس پر ہماری طرف سے پورے دس اعتراضات وارد کئے گئے۔ مگر عقل و خرد سے محروم وہابی جو ایک ہی سوال پر دم توڑ گئے تھے۔ وہ دس کا کیا جواب دیتے۔ نتیجہ یہ کہ ایک کی بجائے پھر دس اعتراضات و سوالات میں پھنس کر رہ گئے۔ جس کی پوری تفصیل مع جواب الجواب کے "تحقیق اہلحدیث" میں موجود ہے۔

لطیفہ۔ قاری سیف و حکیم محمود و غیرہما کی متحدہ کوشش سے "قدامت اہلحدیث" نامی جو کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس نے وہابیہ کو مزید زیر بار ہی نہیں کیا۔ بلکہ شرک کے کنارے پہنچا دیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ "قدامت اہلحدیث" کا مطلب ہے کہ "اہلحدیث قدیم ہے"۔ حالانکہ شرح عقائد وغیرہ کتب کی روشنی میں ہر اہل علم و باخبر جانتا ہے۔ کہ قدیم ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور وہابیہ کے نزدیک ایسی کوئی صفت لفظی اشتراک کے ساتھ عطائی و مجازی طور پر بھی مخلوق کیلئے ماننا شرک ہے۔ **(کما فی تقویتہ الا یمان)**

لہذا جب (نام نہاد اہلحدیث) وہابیہ نے اللہ تعالیٰ کی صفت قدیم کو اپنے پر چسپاں کر لیا۔ تو وہ صراحتہ شرک کے مرتکب ہو گئے۔ اب اگر "اہلحدیث" قدیم مانتے ہیں تو مشرک بنتے ہیں۔ اور قدیم نہیں مانتے تو جدید کہلاتے ہیں۔ جائیں تو کدھر جائیں۔

دوگونہ عذاب است جان مجنوں را   بلائے صحبت لیلےٰ وفرقت لیلےٰ

جن کی کتاب کا نام ہی ان کے اصول کے مطابق مشرکانہ وغلط ہے۔ان کی اور کوئی بات کیسے صحیح ہوگی۔اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی۔سچ ہے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا   آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

سچا کون ہے۔حکیم محمود نجدی قاری نے تو اپنی کتاب کے نام سے ''اہلحدیث'' کو قدیم قرار دیا ہے۔اوران کے بڑے باوا ابن تیمیہ نے مذہب اہل سنت و جماعت کو قدیم لکھا ہے۔جیسا کہ وہابیہ کی کتاب کے حوالہ سے ''تحقیق اہلحدیث'' میں نقل ہوا ہے۔اب قابل غور یہ امر ہے۔کہ ان میں سچا کون ہے۔اگر مذہب اہل سنت قدیم ہے۔تو موجودہ وہابیہ نے اہلحدیث کو قدیم کیوں لکھا۔اور اگر اہلحدیث قدیم ہے۔تو ابن تیمیہ نے اہل سنت کو قدیم کیوں لکھا۔اگر کہیں کہ اہل سنت واہل حدیث ایک ہی بات ہے۔تو پھر بھی اس نے اہلسنت اور تم نے اہلحدیث کو ترجیح کیوں دی؟

تمہارے لفظ اہلحدیث پر زور دینے اور اس کی تخصیص کرنے کی کیا وجہ؟ اور سوادِ اعظم سے کٹ کران کے مقابلہ میں اہلحدیث ، جماعت اہلحدیث ، جمعیت اہلحدیث ، شبان اہلحدیث کے نام سے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے کی کیا ضرورت۔ابن تیمیہ کے کسی دوسرے مقام پر لفظ اہلحدیث سے مغالطہ دینا غلط ہے۔اگر سچے ہو۔تو ہماری طرح تم بھی ابن تیمیہ سے ''مذہب اہل سنت کی قدامت'' کے مقابلہ میں مذہب اہلحدیث کی قدامت کے الفاظ دیکھاؤ۔وگرنہ تمہاری لفظی شعبدہ بازی بیکار ہے۔وہابیو۔اور لکھو ''تحقیق اہلحدیث'' کا جواب۔دیکھو تمہاری کتاب کے نام ہی نے تمہیں دن میں تارے دکھلا دیئے ہیں۔یاد رکھو۔اہلسنت وجماعت کے خلاف تم جس قدر بدتمیزی کروگے۔انشاء اللہ اتنی ہی تمہاری جہالت آشکارا ہوگی۔

سنبھل کے پاؤں رکھنا دشتِ خار میں قاریؔ   یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

خیانت۔قاری سیف اللہ نے اپنی کتاب کے صہ ۲۲ پر ہماری تائید وتصدیق کرتے ہوئے ابن تیمیہ کا یہ قول تو نقل کیا ہے۔کہ ''مذہب اہلسنت (ائمہ ربعہ کے پیدا ہونے سے قبل ہی) معروف ہے۔اور وہ صحابہ کرام کا مذہب ہے''۔مگر اس میں لفظ معروف سے پہلے قدیم کا لفظ ہضم کر گیا ہے۔اگر اہل سنت واہلحدیث ایک ہی چیز ہے تو پھر قاری نے مذہب اہل سنت کے ساتھ لفظ قدیم کو اڑا کر ''قدامت اہلحدیث کے ساتھ کیوں جوڑ دیا ہے۔اور مذہب اہل سنت کی قدامت سے تکلیف کیوں ہوئی؟

؎ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

غلطیہائے مضامین مت پوچھ۔قاری سیف اللہ نے اپنی پوری کتاب میں جہالت وحماقت کے جو موتی بکھیرے ہیں انشاء اللہ ان کی جھلک تو قارئین آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ابتدائی طور پر مضمون والفاظ کی چند غلطیاں پیش نظر رکھیں ٥ سیف اللہ نے قاری کہلاتے ہوئے ابتدا ہی میں کتاب کے ٹائٹیل پر نقل کردہ آیت مبارکہ میں ''بالحق'' میں الف زائد داخل کر دیا ہے ٥ صہ۴ پر لاتقولو صہ ۲۸ پر اذادعو صہ ۳۴ پر اعبدو اکرمو۔اور صہ ۴۱ پر اکثرو میں واؤ کے آگے الف حذف کردیا۔

؎ جو چاہے آپ کے حسن کرشمہ ساز کرے

٥ صفحہ ۷ پر کذلک اور صفحہ ۲۶ پر ذلک میں الف چھوڑ دیا ہے ٥ صفحہ ۶ پر دوات کو داوات لکھا ہے ٥ صفحہ ۸۔۱۶ پر کتاب ''اعلام الاعلام'' کے نام میں دارالاسلام کو دارالسلام لکھا ہے ٥ صفحہ ۸ پر کتاب قہر القادر کے نام میں علی الکفار اللیاذر کو صرف الیاذر لکھا ہے ٥ صفحہ ۱۱ پر یزید کی جماعت کو یزید کے جماعت لکھا ہے صفحہ ۱۸ پر مجمع الزوائد کو مجمع الزائد لکھا ہے

o صفحہ ۳۰ پر رائینا درایہ کو رئیا درایۃ لکھا ہے۔ اور لفظ شعبہ کو شیعہ لکھا ہے o صفحہ ۳۳ پر قصیدہ بردہ کے شعر میں وفاق البنیین میں میں واؤ زائد لکھا ہے اور آخر میں نی علم ولا کرم کو فی الحلم ولا کرم بنا ڈالا ہے۔ اگر چہ وہابی نے قصیدہ بردہ شریف کا نام نہیں لیا۔ مگر پھر بھی اس کے شعر نے وہابی کے اوسان خطا کر دیئے ہیں۔ وہابی اور قصیدہ بردہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
o صہ ۲۵ پر نی امرنا کو ارنا لکھا ہے۔ اور لانَ کا اسم خدف کر دیا۔ o صہ ۲۷ پر آیت اولیاء وہ کو صرف اولیا لکھا ہے o صہ ۸ پر متعدد کتب کا ذکر کرنے کے بعد وغیر ہا کی بجائے وغیرہ لکھ دیا
o صہ ۲۸ پر آیت کریمہ کا کچھ حصہ لکھ کر الآیہ کی بجائے عام عبارات کی طرح الی آخرہ لکھ مارا ہے o صفحہ ۴۷ پر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مشہور شعر کا جھٹکہ کر کے "اے بسا ابلیس آدم روئے ہست" لکھ دیا ہے۔ اور پس بہر دستے نباید داد دست" چھوڑ دیا ہے اور لکھا ہے۔ کیا ہی خوب کہا ہے کسی نے یعنی نہ ہی شعر کا علم ہے اور نہ ہی صاحب شعر کا۔ کیا خوب تصنیفی معلومات ہیں o ۱۵۴ پر فاقتلوا کو فقتلو اور صہ ۶۴ پر فاقتلوہ الفاعل لکھ کر الف کی بجائے ہ لکھ دی ہے o صہ ۵۴ پر مرتبہ فقہ کو ہر مرتبہ فقۃ لکھا ہے۔

یہ ہے نجدی قاری کی املاء انشاء مضمون نگاری و تصنیفی ملکہ جو جہالت وحماقت کا مرقع ہے جس کے بل بوتے پر وہ "تحقیق الحدیث" کا جواب لکھنے نکلا ہے۔ اور بایں جہالت وحماقت نہایت نالائقی کے ساتھ حضرات فقہاء کرام علیہم الرحمۃ وکتب فقہ پر کیچڑ اچھالنے میں ذرا حیا محسوس نہیں کرتا۔

؎ ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں بہت   سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

غیر مقلد۔ مولویوں اور جملہ وہابیوں کو چاہیے۔ اپنے قاری صاحب کی جہالت وحماقت کا یہ مرقع اور پورا نقشہ فریم کرا کے اپنی دکانوں مکانوں اور دفتروں میں آویزاں کریں۔ تا کہ عقل وخرد اور علم وتحقیق سے محروم غیر مقلدین اپنی جہالت وحماقت پر خوب فخر کر سکیں۔

لطیفہ۔ قاری سیف اللہ بجائے خود "تحقیق الحدیث" کا سامنا کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اور ہمت ہار بیٹھا تھا۔ مگر لوگوں کے مجبور کرنے اور غیر مقلدوں کی اشک شوئی کیلئے اس نے قدامت الحدیث" کے نام سے یہ بے سروپا ملغوبہ تیار کر دیا۔ چنانچہ قاری نے بدیں الفاظ بذات خود اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "اس قسم" (تحقیق الحدیث) کی تحریر کے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن بعض احباب کے اصرار کرنے پر.....ضروری سمجھا"۔ (قدامت صہ ۲) اس عبارت میں لفظ اصرار قابل غور ہے۔

موضوع سے فرار۔ ہم نے "تحقیق الحدیث" کے بالکل آخر میں موضوع بحث برقرار رکھنے اور گفتگو کی بنیاد واضح کرنے کے لئے "حرف آخر" کے عنوان سے صاف لکھا تھا۔ کہ "۱۰ پہلے سوالات۔ ۱۰۔ جواب الجواب اور صفحہ ۲۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳ کے حوالہ جات کے علاوہ متعدد ضمنی حوالہ جات واعتراضات کا قرضہ حکیم محمود وقاری سیف اللہ کے ذمہ ہے۔ اور حدیث صحیح صریح غیر ماؤل سے جواب مطلوب ہے۔ جواب معقول مدلل اور مکمل ہو۔ اور ہمارا سوال وحوالہ نقل کر کے جواب ہو"۔ مگر ہر انصاف پسند ودیانتدار شخص "تحقیق الحدیث" و "قدامت الحدیث کو سامنے رکھ کر خود فیصلہ کرے کہ کیا قاری سیف اللہ نے اس موضوع بحث وگفتگو کی بنیاد سے کھلم کھلا فرار اختیار نہیں کیا؟ اور شتر بے مہار کی طرح منہ زوری دکھانے اور بنیاد گرانے کی کوشش نہیں کی اگر قاری سیف اللہ راہ راست پر ہوتا اور اس کے دامن میں کچھ ہوتا تو وہ نمبروار ترتیب وتفصیل کے ساتھ جواب لکھنے کی بجائے خود ساختہ سوال جواب خلط مبحث اور مزید غیر متعلق باتوں کا سہارا کیوں لیتا۔ کیا یہ قاری کی کھلی ہوئی شکست نہیں۔

حالانکہ۔ ہم نے قاری کے کتابچہ کا تمام حساب بے باق کر دیا تھا۔ اس صورت حال کے بعد جبکہ قاری ہمارے پہلے قرض ہی سے نہ سبکدوش ہو سکا ہے نہ سابقہ حساب بے باق کر سکا

ہے۔اوراس نے موضوع بحث وبنیادِ گفتگو سے صریح انحراف کیا ہے۔ہم پر قطعاً لازم نہیں تھا کہ ہم ایسے جاہل و بے اصول کو مخاطب کرتے ۔مگر قاری کی بد دیانتی و کذب بیانی ظاہر کرنے کیلئے ہم موضوع بحث و بنیادِ گفتگو سے متعلق اس کے خودساختہ و مسخ کردہ سوالات و جوابات کا ضروری حد تک محاسبہ مناسب خیال کرتے ہیں ۔اوراس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ جب تک۔۔

قاری جی۔نہ تھان چھوڑیں گے   ہم نہ ان کے کان چھوڑیں گے۔

چل مرے خامہ بسم اللہ۔اب ہم بھگوڑے قاری کے برعکس ''تحقیق اہلحدیث'' کی طرز پر قاری کے خودساختہ سوال وجواب پر تبصرہ کے عنوان سے نمبروار اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں ۔ انشاء اللہ العزیز امید ہے ۔ کہ انصاف پسند و دیانتدار حضرات محظوظ و مستفیض ہوں گے۔اِنۡ اُرِیۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

سوال ا۔اہلحدیث حنفی شافعی اور وہابی بریلوی رضائی مرزائی وغیرہ جونسبتیں ہیں ۔کیا یہ ضروری ہیں؟

سیف اللہ۔پہلی نسبت کے علاوہ اکثر جونسبتیں ہیں ۔ وہ ذاتی ہیں ......وہ ضروری کیسے ہوسکتی ہیں......سب سے زیادہ مسلمانوں میں جس چیز سے انتشار وافتراق نفرت اور بغض پیدا ہوا۔وہ یہ نسبتیں ہی ہیں ۔(الخ ملخصا)

تبصرہ۔معاذ اللہ۔ یہ سراسر جھوٹ ہے ۔ یہ سوال ہرگز ہمارا نہیں ۔ ہمارا پہلا سوال یہ تھا کہ صحیح حدیث سے اپنا اہلحدیث کہلانا ثابت کریں'' ۔مگر قاری صاحب نے اس سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے ۔ باقی رہا انتشار وافتراق اور بغض ونفرت کا سوال ۔تو اس کا جواب (وہابیوں کی) باہمی دھینگا مشتی کے زیرعنوان ''تحقیق اہل حدیث'' میں......دیا جاچکا ہے

اور یہ سیف اللہ کی ہٹ دھری و بددیانتی ہے کہ وہ اپنی دھینگا مشتی کا جواب دینے کی بجائے الٹا پھر مقلدین اہل سنت پر کیچڑ اچھال رہا ہے۔جس سے اس کا جاہل واحمق ہونا ظاہر ہے۔

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است۔

سوال ۲۔''اہلحدیث کہلانا یہ بھی تو نسبتا ہے۔یہ کیسے جائز ہے؟

سیف اللہ۔''اہلحدیث نہ تو کسی انسان کی طرف منسوب ہیں۔اور نہ ہی ان کا ایجاد کردہ کوئی مذہب ہے۔یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حدیث منسوب ہیں۔(الخ ملخصاً)

تبصرہ۔معاذ اللہ۔یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔یہ سال ہرگز ہمارا نہیں۔ہمارا دوسرا سوال یہ تھا۔کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کر کے لکھا ہے۔کہ''لوگو میرے بعد حدیث پر عمل کرنا''لوگو حدیث اور سنت پر عمل کروان دونوں جملوں کو حدیث سے ثابت کریں۔ورنہ بارگاہ رسالت کے متعلق کذب بیانی سے توبہ کریں۔مگر قاری صاحب نے اس سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے۔باقی رہا سیف اللہ کا جواب۔تو وہ بھی اس کی جہالت کا ''شاہکار'' ہے۔کہ اہلحدیث نہ تو کسی انسان کی طرف منسوب ہیں۔یہ تو صرف اللہ تعالےٰ کے رسول محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حدیث منسوب ہیں۔کیا مطلب؟ کیا اہلحدیث بواسطہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب نہیں؟ اور کیا معاذ اللہ آپ عظیم انسان نہیں؟ اور پھر وہابی اہلحدیث ہیں یا خود حدیث منسوب ہیں؟ ذرا قاری صاحب کی حواس باختگی اور بے ربط جاہلانہ عبارت ملاحظہ ہو۔کہ کچھ پتہ ہی نہیں مابدولت کا قلم کیا گھسیٹ رہا ہے۔نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بات معقول ہے اور نہ ہی اپنے متعلق۔جی ہاں۔اہلحدیث نہ تو کسی انسان کی طرف منسوب ہیں''۔اور خود یہ تو صرف اللہ تعالےٰ کے رسول محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حدیث منسوب

ہیں''۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ سچ ہے ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

سوال ۳۔ ''کسی حدیث میں یا صحابہ کرام اور تابعین سے اہلحدیث کہلانے کا ذکر ہے؟ بعض اہلحدیثوں نے اس کی نفی کی ہے۔ (تحقیق الحدیث صہ ۱۳)

سیف اللہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اہلحدیث اس حال میں آئیں گے کہ داواتیں ان کے ساتھ ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تم اہلحدیث ہو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی اہلحدیث کہلانے کا ذکر آیا ہے۔ **فانکم خلو فنا واھل الحدیث بعد نا** .... اس سے تمام صحابہ کرام کا اہل حدیث کہلانا ثابت ہوتا ہے۔ (الخ ملخصاً)

تبصرہ۔ معاذ اللہ۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہمارا ہرگز نہیں۔ ہمارا تیسرا سوال یہ تھا، کہ کیا عملی مفہوم وگروہی نسبت کے لحاظ سے) حدیث وسنت ایک چیز ہے۔ یا اس میں کچھ فرق ہے۔ فرق ہے تو کیا؟ مگر قاری صاحب نے اصل سوال سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے۔ باقی رہا۔ معاملہ ان دو روایتوں کا۔ تو قاری صاحب نے انہیں اپنی جہالت وحماقت سے نقل کر دیا ہے۔ ورنہ ان میں بھی ہماری تائید اور وہابیہ کی تردید ہے۔ اس لئے۔ کہ

اولاً:۔ اسمیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب شریف کا بیان ہے۔ کہ قیامت کے دن اہلحدیث اس حال میں آئیں گے۔ (الحدیث) حالانکہ وہابیہ کا عقیدہ ہے۔ کہ ''غیب کی بات صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ رسول کو کیا خبر'' (تقویۃ الایمان صہ ۷۱)۔ **ثانیاً**: پہلی روایت میں ہے کہ دواتیں ان کے ساتھ ہوں گی۔ (قاری نے داوات لکھا ہے۔ فیا للعجب) اور دوسری روایت میں طلباء حدیث سے خطاب ہے۔) جیسا کہ مذکور ہے کہ ''جب ان طالب حدیث نوجوانوں کو دیکھتے تو فرماتے''۔ فضائل اہلحدیث صہ ۳۰) لہذا۔ ان دونوں

روایتوں کا علماء حدیث ومحدثین سے صراحتہً تعلق ہے نہ کہ موجودہ ہرایرے غیرے وہابی سے۔ بتایئے۔ آجکل کے کتنے ''اہلحدیث'' ہیں۔ جن کے ہاتھوں میں تعلیم حدیث وکتابت حدیث کے لئے قلم دوات ہوتی ہے؟ محدثین کی باتیں عوام کالانعام وہابیوں پر چسپاں کرنا کس قدر ستم ظریفی ہے۔ اگر سچے ہو تو بطور فرقہ وجماعت ہر عام وخاص عالم وجاہل کا اہلحدیث کہلانا ثابت کرو۔

ثالثاً۔ ان روایتوں میں چونکہ وصفی وتعلیمی طور پر علم حدیث وطلب حدیث کا ذکر ہے۔ اس لئے یہ سلسلہ اس حد تک موقوف ہے۔ نہ اس سے ہر شخص کا اہلحدیث کہلانا ثابت ہے۔ نہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اہلحدیث کہلانے کا کوئی ثبوت ہے۔

رابعاً۔ قاری صاحب نے جس طرح دوسری روایت میں شروع الفاظ نقل نہیں کئے۔ اسی طرح پہلی روایت کے ترجمہ میں تبدیلی کر دی ہے۔ کیونکہ عربی الفاظ میں اصحاب الحدیث اور اصحاب الحدیث کا ارشاد منقول ہے۔ نہ کہ اہلحدیث کے الفاظ۔ لہذا اگر وہابیوں کا واقعی اس حدیث پر عمل ہے تو انہیں اصحاب الحدیث کہلانا چاہیے۔ نہ کہ خود ساختہ اہلحدیث۔ خدا ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اصل فرمودہ چھوڑ کر اپنے الفاظ مقرر کرنا اتباع حدیث ہے یا ترک حدیث؟ **خامساً**۔ پہلی روایت میں حضرات صحابہ وتابعین اور محدثین کاملین کے لئے جنت کا واضح سرٹیفکیٹ ہے۔ کیا قاری صاحب آجکل کے ہر نام نہاد اہلحدیث کو بھی اس کا مصداق قرار دے کر جنت کا سرٹیفکیٹ تقسیم فرمائیں گے۔

سادساً۔ ہم نے ''تحقیق اہلحدیث'' میں اکابر وہابیہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرات صحابہ وتابعین کو اہلحدیث نہیں کہا جاتا۔ مزید برآں ابراہیم میر سیالکوٹی ''تاریخ اہلحدیث'' میں بعنوان ''وجہ تسمیہ اہلحدیث'' لکھتے ہیں۔ کہ نام کا تقرر تمیز وتعارف کیلئے ہوتا ہے۔ اور صدر اول وقرن ثانی میں یعنی صحابہ وتابعین میں اختلاف کی بنا پر مذہب کی بنیاد نہیں پڑی

تھی........غرض کوئی دوسرا فرقہ تھا ہی نہیں۔اس لئے کسی سے متمیز ہونے کے لئے الگ نام کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔حتیٰ کہ جب مجتہدین کے اقوال کو حجت گردانا گیا۔اور مختلف مذاہب کی نبیادیں قائم ہوگئیں۔تو جن لوگوں نے ......اپنے عمل واعتقاد کی بنا صرف قرآن وحدیث پر رکھی (اس وقت) وہ اہلحدیث.......کہلائے۔(تاریخ اہلحدیث صہ ۱۳۳)مزید لکھتے ہیں۔کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کے فیضیاب اور تربیت یافتہ اصحاب النبی اور اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے معزز لقب سے پکارے جاتے ہیں۔(حوالہ مذکورہ صفحہ ۸۵) روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔کہ مذکورہ روایتوں سے قاری صاحب کا صحابہ کرام کو اہلحدیث قرار دینا غلط ہے۔کیونکہ ان کے اکابر کی تصریحات کے مطابق یہ نام حضرات صحابہ تابعین کے بعد شروع ہوا۔ان کے دور مبارک میں اس نام کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔صرف صحابہ وتابعین کہلانا ہی ان کا معزز لقب تھا۔اکابر وہابیہ کے اتنے شواہد اور ''تاریخ اہلحدیث''میں ''اہلحدیث کی وجہ تسمیہ'' کی صراحت کے باوجود قاری سیف اللہ کا حضرات صحابہ وتابعین کو اہلحدیث کے لقب سے ملقب کرنا انتہائی ہٹ دھرمی وڈھٹائی پر مبنی ہے اور اس کے اکابر کے مقابلہ میں ''کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ'' والی بات ہے۔سابعاً۔مذکورہ روایتیں نہ صحاح ستہ میں ہیں نہ مشکوٰۃ جیسی دیگر مشہور ومتداول کتب سے منقول ہیں۔بلکہ پہلی روایت کے متعلق قاری سیف اللہ کو اعتراف ہے۔ کہ اس حدیث کی صحت) میں کلام ہے''۔(قدامت صفحہ ٦) اس کے باوجود قاری صاحب اہلحدیث کہلانے کے لئے پوری سینہ زوری سے ان روایات کا سہارا لے رہے ہیں۔لیکن اگر اسی سطح کی روایات شانِ رسالت وفضائل نبوت کے متعلق پیش کی جائیں۔تو وہابی ہرگز نہیں مانیں گے۔اور صحاح ستہ میں نہ ہونے وغیرہ جیسے کئی بہانے بنائیں گے۔بلکہ دریں سلسلہ صریح آیات واحادیث میں بھی مغالطہ دینے کی کوشش کریں گے۔انہی زیر بحث

روایتوں کو دیکھ لیجئے۔وہابی زبردستی ان سے اپنا اہلحدیث ہونا ثابت کریں گے۔لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کا ہرگز اقرار نہیں کریں گے۔حالانکہ دونوں روایتوں سے صریح علم غیب شریف کا ثبوت ملتا ہے

سوال ۴۔متقدمین کی کتابوں میں جو لفظ اہلحدیث ہے۔اس سے مراد محدثین ہیں۔نہ کہ زید وبکر بے نماز ایرا غیرا وہابی۔

سیف اللہ۔.....اگر عوام فقہ حنفی پر عمل کرکے حنفی کہلا سکتے ہیں۔تو محدثین کے مذہب قرآن وحدیث پر عمل کرکے اہلحدیث کیوں نہیں کہلا سکتے۔(ملخصاً) تبصرہ۔معاذ اللہ۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔یہ سوال ہمارا ہرگز نہیں۔ہمارا چوتھا سوال یہ تھا کہ جس طرح ہر سنت قابل عمل ہے۔کیا اسی طرح اہلحدیث وہابی ہر حدیث پر اپنا عمل دکھا سکتے ہیں۔''تحقیق اہلحدیث صہ ۲۵) مگر قاری صاحب نے اصل سوال سے فرار کرکے جھوٹ لکھا ہے۔باقی رہا۔یہ کہ محدثین کے مذہب پر عمل کرکے اہلحدیث کیوں نہیں کہلا سکتے۔تو سنیئے۔اولاً۔ معلوم ہوا۔کہ اصل اہلحدیث محدثین ہی ہیں۔اور غیر مقلدین حنفی وشافعی کی طرح ان کے مذہب پر عمل کرکے اہلحدیث کہلاتے ہیں۔لہذا یہ بھی مقلد ہوئے۔ائمہ مجتہدین کے نہ سہی آئمہ محدثین ہی کے سہی۔ثانیاً۔حنفی شافعی کہلانے پر اس کا قیاس غلط ہے۔اس لئے کہ مجتہد ومقلد کی نسبت وامتیاز ظاہر ہے۔کہ احناف امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی نسبت وتقلید سے اور شوافع امام شافعی رضی اللہ عنہ کی نسبت وتقلید سے شوافع کہلاتے ہیں لیکن غیر مقلدین نہ محدثین کا مقلد کہلانے کیلئے تیار ہیں نہ اہلحدیث کہلاتے ہوئے۔ان میں اور محدثین میں کوئی امتیاز ظاہر ہوتا ہے۔حالانکہ مجتہد مقلد مقتدا اور مقتدی محدث غیر محدث میں فرق ضروری ہے جیسا کہ حنفی شافعی میں۔لہذا۔غیر مقلدین کا اہلحدیث کہلانا غلط ہے۔

ثالثاً۔ہم نے ''تحقیق اہلحدیث''میں اہلحدیث سے محدثین مراد ہونا جن دلائل سے ثابت

کیا تھا۔ نہ قاری صاحب نے اس کا جواب دیا۔ نہ ویسے دلائل سے محدثین کے مذہب پر عمل کرنے والوں کا اہلحدیث ہونا ثابت کیا ہے۔ اس لئے ان کا محض یہ لکھ دینا کہ اگر فقہ حنفی پر عمل کر کے حنفی کہلا سکتے ہیں۔ تو محدثین کے مذہب پر عمل کر کے اہلحدیث کیوں نہیں کہلا سکتے۔ محض بے دلیل قیاس مع الفارق وسینہ زوری ہے۔ حنفی تو نسبت وتقلید کے باعث حنفی کہلائے لیکن غیر مقلدین، محدثین کی طرح خود اہلحدیث کیسے بن گئے؟۔

مزید دلائل ۔ ہم غیر مقلدین کو مزید زیر بار کرنے کیلئے یہاں مزید دلائل پیش کریں گے ٥ سوال ۳۔ کے جواب میں قاری سیف اللہ کی پیش کردہ دونوں روایتوں میں الحدیث سے محدثین مراد ہونا صریح طور پر ثابت ہے۔ پہلی روایت میں لفظ قلم اس کا قرینہ ہے اور دوسری روایت میں طلباء حدیث کو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا **فانکم خلو فنا** واہل الحدیث بعدنا فرمانا اس کی دلیل ہے۔ **نکتہ** ۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ قابل غور ہیں۔ کہ تم ہمارے جانشین اور ہمارے بعد اہلحدیث ہوگے۔ معلوم ہوا۔ کہ اہلحدیث وہ ہے جو علم حدیث کی تحصیل کے بعد تعلیم حدیث کیلئے محدثین کا جانشین وقائم مقام بنے۔ نہ کہ غیر مقلدین کی طرح گھر بیٹھے ہی اہلحدیث بن جائے۔ الحمدللہ۔ قاری کو خود پیش کردہ روایت ہی ہمارے موقف کی زبردست تائید اور اس کی تردید بن گئی ٥ امام ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری اصولِ حدیث کی مشہور کتاب ''نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر'' میں فرماتے ہیں۔ امابعد ''**فان التصانیف فی اصطلاح اهل الحدیث قد کثرت** '' (صفحہ ۳) اور اس کے حاشیہ ۶ پر ہے۔ ''اہل الحدیث وھم المحدثون رضوان اللہ علیہم''۔ سبحان اللہ۔ فن حدیث کی کتاب سے اہلحدیث کی کیسی عجیب، تحقیق ہوئی۔ **ولکن الوھابیۃ قوم لا یعقلون ٥**

وہابی مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں۔ ''کتاب جامع الترمذی تو اہلحدیث اور اصحاب

الحدیث کے ذکر سے بھری پڑی ہے'' (تاریخ اہلحدیث صہ ۳۵) کہیے۔ ترمذی شریف میں یہ ''اہلحدیث'' محدثین کا ذکر ہے یا غیر مقلدین وہابیہ کا ٥ ''بعض جگہ تو ان کا ذکر لفظ اہلحدیث سے ہوا ہے۔ بعض جگہ اصحاب حدیث سے بعض جگہ اہل اثر سے اور بعض جگہ محدثین کے نام سے مرجع ہر لقب کا یہی ہے۔ (تاریخ اہلحدیث صہ ۱۳۱۔۱۳۴) ٥ ابن تیمیہ فرماتے ہیں ''جس شخص کو کچھ بھی خبر ہے۔ اس کو معلوم ہے۔ کہ اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کے بابت سب سے زیادہ تحقیق کرنے والے اور ان کے علم کے طالب اور ان کی پیروی میں سب سے زیادہ رغبت رکھنے والے ہیں''۔ (تاریخ اہلحدیث صہ ۱۴۱) اس تحقیق کے بعد آفتاب نیمروز کی طرح اہلحدیث محدثین کا لقب ہونا واضح ہوگیا۔ اس کے باوجود قاری سیف اللہ کی طرح کوئی اس معزز اور عظیم لقب کو غیر مقلدین جہلاء پر چسپاں کرے تو وہ ''تاریخ اہلحدیث'' سے جاہل اور ابن تیمیہ کے قول کے مطابق بے خبر ہے۔ **ھکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق۔**

مولوی اسماعیل ۔ سابق امیر جمعیت اہلحدیث لکھتے ہیں۔ ''اہلحدیث محض حفاظ حدیث کا نام نہیں۔ بلکہ ان حضرات کا طریق فکر ہے۔ جس پر تفقہ اور اجتہاد کی بنیاد..... رکھی گئی ہے''۔ (تحریک آزادی فکر صہ ۹۰)

معلوم ہوا۔ کہ اہلحدیث صرف حفاظ حدیث ہی نہیں بلکہ صاحب اجتہاد وتفقہ بھی ہیں۔ اس کی روشنی میں بتائے۔ اہلحدیث کہلانے والے غیر مقلدین میں حفاظ حدیث واصحاب اجتہاد وتفقہ کی تعداد کتنی ہے؟

محدثین کا فیصلہ ۔ ''حافظ جلال الدین سیوطی نے فرمایا۔ اہلحدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے حامل ان کے دین کے ناقل ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت کے درمیان سفیر ہیں..... تمام گروہ حدیث کی صحت اور سقم میں انکی طرف

رجوع کرتے ہیں''۔ (تحریک آزادی فکر صہ ۲۳۴) ٥ حافظ ابن قیتبہ د ہنوری نے فرمایا۔ اہلحدیث نے حق کی تلاش اس کے اصل مقام سے کی.....اور احادیث کی تلاش میں خشکی اور سمندر مشرق اور مغرب کے سفر کیئے۔ ایک ایک حدیث کی تلاش میں طویل سفر کیئے۔ تحریک آزادی فکر صہ ۲۳۶) فرمایئے محدثین و حفاظ حدیث کے فیصلہ کی روشنی میں اہلحدیث (محدثین) کی مذکورہ صفات و علامات میں سے کوئی علامت و صفت بھی غیر مقلدین جہلاء میں پائی جاتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر انہیں اہلحدیث کہلانے کا کیا حق ہے؟ کیا وہابیہ نے محدثین کے اس نام کا سرقہ نہیں کیا؟ کیا یہ نقلی جعلی اور مصنوعی اہلحدیث نہیں؟ اور سنیئے۔

ابن تیمیہ کا اعلان۔ ''اہلحدیث سے ہماری مراد وہ لوگ نہیں۔ جو صرف حدیث کے سماع یا روایت یا کتابت تک محدود ہوں بلکہ (اہل حدیث سے) مراد وہ لوگ ہیں۔ جو حدیث کے حافظ، اس کے مفہوم کو ظاہری اور باطنی طور پر پوری طرح سمجھتے ہوں،.......یعنی ان میں بصیرت اور تفقہ بدرجہ اتم موجود ہو''۔ (تحریک آزادی فکر صہ ۲۳۱)

وہابیو۔ بتاؤ محدثین کے فیصلہ۔ ابن تیمیہ کے اعلان اور مولوی محمد ابراہیم، مولوی اسماعیل کی مذکورہ تصریحات کے بعد بھی تمہارے اہلحدیث کہلانے کا کوئی جواز ہے؟ قاری سیف اللہ اور اس کے وہابی قبیلہ کی حماقت وہ جہالت پر تعجب ہے۔ کہ انہیں اپنے ہی علماء کی تصریحات ''تاریخ اہلحدیث'' کا بھی کچھ علم نہیں۔ لطیفہ۔ دراصل قاری سیف اللہ جیسے نیم ملاں اور دیگر چھوٹے موٹے وہابیوں کو یہ کمزوری و غلطی اپنے بڑوں ہی کی وراثت میں ملی ہے۔ کہ اہلحدیث کہلانے اور جہلا کو اہلحدیث بنانے کیلیے اور تو نہ بس چلتا ہے۔ نہ کچھ پلے پڑتا ہے۔ اور متقدمین کی کتب میں جہاں بھی لفظ اہلحدیث نظر پڑتا ہے۔ فوراً پکار اٹھتے ہیں۔ یہ دیکھو یہاں بھی اہلحدیث لکھا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر ان کا فراڈ، دھوکہ بازی اور جعل سازی ہے۔ اس لئے کہ ان اہلحدیث (محدثین) کے نام کام اور مقام ان خود ساختہ

اہلحدیث غیر مقلد وہابیوں کو کس طرح بھی کوئی تعلق نہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا تصریحات سے پوری طرح آشکار ہو چکا ہے دراصل ان کی مثال شتر مرغ جیسی ہے کہ جب ان سے کہا جائے اہلحدیث ہونا ثابت کرو۔۔ تو متقدمین کی کتب سے محدثین کا نام (اہلحدیث) پیش کر دیتے ہیں۔ اور جب کہا جائے۔ کہ اپنے نیم ملاؤں اور غیر مقلدین جاہلوں کو اہلحدیث (محدثین) کی مزکورہ علامات وصفات کے ترازو پر تول کر دکھاؤ۔ تو پھر حنفیت، شافعیت کا سہارا لے کر کہتے ہیں۔ ''اگر فقہ حنفی پر عمل کر کے حنفی کہلا سکتے ہیں۔ تو محدثین کے مذہب پر عمل کر کے اہلحدیث کیوں نہیں کہلا سکتے''۔ یعنی اصل اہلحدیث تو وہی (محدثین) ہیں۔ ہم تو مفت میں صرف حلوہ خور مجنوں اور نرے نام کے ''خالی خولی'' اہلحدیث ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

پاپوش سے لگائی کرن آفتاب کی   نجدی نے جو بات بھی کی بس واہیات کی

تنبیہ۔ ابن تیمیہ کی مذکورہ تصریحات کی روشنی میں اہلحدیث سے محدثین مراد ہونا واضح ہو چکا ہے۔ لہذا ان کے کلام میں جہاں بھی اہلحدیث لفظ آئے۔ اس سے محدثین ہی مراد ہونگے اور جہاں تک مذہب معروف وقدیم کا تعلق ہے۔ وہ اہلسنت و جماعت ہی ہے۔ جیسا کہ پہلے مذکورہ ہوا۔

سوال ۵۔ ''موجودہ اہلحدیث پہلے وہابی تھی۔ پھر اہلحدیث ہوئے ہیں''۔

سیف اللہ۔ ''اہلحدیث نہ وہابی ہیں اور نہ نجدی وغیرہ.....کسی کے یہ کہنے سے کہ ہم وہابی نہیں۔ اہلحدیث ہیں وہابی نہیں ہو سکتے۔

تبصرہ۔ معاذ اللہ۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ ہمارا سوال ہرگز نہیں تھا۔ ہمارا پانچواں سوال یہ تھا کہ اہل سنت اور اہلحدیث ہونا ایک ہی بات ہے۔ یا اس میں اختلاف ہے۔ اگر ایک ہی بات ہے تو پھر آپ نے اہل سنت کہلانے پر اکتفا کیوں نہیں کیا۔ اہل سنت سے

خارج ہو کر اہل سنت کے مقابلہ میں اہلحدیث کہلانا کیوں شروع کر رکھا ہے۔ اہل سنت کہلانا قدیمی ہے یا اہل حدیث کہلانا مدلل بیان کریں مگر قاری صاحب نے اس سوال سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے۔ باقی رہا۔ یہ کہ غیر مقلد اہل حدیث نہ وہابی ہیں نہ نجدی۔ تو یہ دیوبندیوں کی طرح غیر مقلدوں کی تقیہ بازی دورنگی اور کذب بیانی ہے۔ جیسے وہ سنی حنفی بن کر اپنی وہابیت کو چھپاتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی اہلحدیث بن کر اپنی وہابیت کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت دیوبندیت غیر مقلدیت بلکہ مودودی جماعت و تبلیغی جماعت سب اندرون خانہ وہابیت کی شاخیں ہیں۔ اور مخلص سادہ لوح عوام کو ورغلانے کے لئے مختلف لیبل لگائے ہوئے ہیں۔ اگر غیر مقلدین وہابی نہیں تو اکابر وہابیہ نے ''تحفہ وہابیہ'' و ''ترجمان وہابیہ'' کے نام سے کتابیں کیوں شائع کیں؟ کیا یہ کتابیں وہابیت کی تائید میں ہیں۔ یا تردید میں؟ **تازہ ثبوت**۔ غیر مقلدین کی وہابیت کا تازہ ثبوت یہ ہے۔ کہ ''جماعت اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ الاعتصام'' لاہور نے اپنی ۲ جولائی ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے بطور مدح ''وہابیوں کی سعی اصلاح'' کے عنوان متعدد قسطیں شائع کیں ہیں۔ اور ۱۱ جون ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ ''وہابی خالص اسلام کی حفاظت اور شرک و بدعت کے خلاف سینہ سپر ہیں''۔ کیوں جی اگر غیر مقلدین وہابی نہیں تو وہابیوں کی یہ قصیدہ خوانی کیسی؟ ''بقول اعتصام'' اگر قاری سیف اللہ وغیرہ غیر مقلدین بزعم خویش ''خالص اسلام کی حفاظت اور شرک و بدعت کے خلاف سینہ سپر ہیں''۔ تو پھر وہابی ہیں اور اگر وہ وہابیت سے انکار کریں۔ تو پھر وہ خالص اسلام و شرک و بدعت کے خلاف سینہ سپر نہیں ہیں۔ کہو۔ کونسی بات منظور ہے۔ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

وہابی گرچہ اخفا می کند بغض نبی لیکن　　نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

''وہابیوں کی وہابیت کہ کہانی۔ ان کی اپنی زبانی'' ''مقیاس حنفیت'' میں خوب تفصیل سے پیش کر گئی ہے۔ جو کہ مولانا محمد عمر اچھروی مرحوم کی تالیف ہے۔

اہلحدیث اور وہابیت۔ ''کسی کے یہ کہنے سے کہ ہم وہابی نہیں اہلحدیث ہیں۔ وہابی نہیں ہو سکتے''۔ قاری سیف اللہ کا یہ قول بھی بے موقع و خلافِ واقعہ ہے۔ اس لئے کہ ہم تحقیق کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ غیر مقلدین اہلحدیث قطعاً نہیں۔ اور وہابی پکے ہیں۔ اور انہوں نے محض تقیہ بازی و وہابیت کی روسیاہی سے بچنے کیلئے اپنے ممدوح انگریز بہادر کی خوشامد کر کے سرکاری کاغذات میں اپنا نام بدلوایا ہے۔ جیسا کہ ''تحقیق اہلحدیث''۔ میں مدلل بیان کیا گیا ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ''اہلحدیث کا مذہب'' کے صفحہ ۱۵۰ پر بھی اس کی تصریح کی ہے۔

وہابی نہیں تو اور کیا ہیں؟۔ سابقہ اوراق میں یہ تحقیق ہو چکی ہے۔ کہ اہلحدیث حضرات محدثین ہیں۔ اور غیر مقلدین جہلاء نیم ملاں کسی طرح بھی اس لقب کا مصداق نہیں بن سکتے۔ نیز جہاں تک غیر مقلدین وہابیہ کے شجرہ مذہبی کا تعلق ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ حد ابن تیمیہ کی ذات ہے۔ ابن تیمیہ کے بعد ابن عبدالوہاب اور ابن عبدالوہاب کے بعد مولوی اسماعیل دہلوی۔ وہابیہ کے باقی چھوٹے بڑے تمام امام و مولوی ان تینوں کے بعد ہیں۔ اور جہاں تک ان تینوں اکابر وہابیہ کا تعلق ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی موجودہ غیر مقلدین کی طرح بطور پارٹی نہ اہلحدیث کہلوایا ہے نہ اس کا پرچار کیا ہے۔ جہاں تک ابن تیمیہ کا تعلق ہے۔ انہوں نے علمی و وصفی لحاظ سے اگرچہ اہلحدیث (محدثین) کا ذکر کیا ہے۔ مگر بطور مذہب اور پارٹی ''اہلحدیث'' کا کوئی پرچار نہیں کیا۔ بلکہ قاری سیف اللہ جیسے وہابیہ کے برعکس مذہب اہل سنت کی قدامت و قیامت تک عمومیت کا بیان کیا ہے۔ قدامتِ اہل سنت کا حوالہ گزر چکا ہے۔ اور ''عقیدہ واسطیہ'' میں لکھتے ہیں کہ

الفرقتہ الناجیتہ المنصورۃ الی قیام الساعتہ اھل السنتہ و الجماعتہ" ۔(شرح عقائد واسطیہ صہ ۱۴)اور "خلاف الامہ" میں رقمطراز ہیں۔کہ **یَومَ تَبیَضُّ وُجُوہٌ وَّتَسوَدُّ وُجُوہ**۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔کہ قیامت کے دن) اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے۔اہل بدعت اور اہل تفرقہ کے چہرے سیاہ ہوں گے"۔(خلاف الامہ صہ ۱۰)

ابن عبدالوہاب۔جہاں تک محمد بن عبدالوہاب کا تعلق ہے۔وہ بھی اہلحدیث کی بجائے حنبلی سنی کہلاتے تھے۔چنانچہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں۔کہ "شیخ محمد بن عبدالوہاب حنبلی مذہب کے مقلد تھے۔چنانچہ یہ بات ان کے اپنے خطبے سے ظاہر ہے.... کہ "بے شک ہمارا مذہب اصول میں تو اہل سنت و جماعت ہے نیز ہم فروع میں امام احمد بن حنبل کے مذہب پر ہیں اور جو شخص ائمہ اربعہ میں سے کسی کا بھی مقلد ہو۔ہم اسے برا نہیں جانتے"۔(تاریخ اہلحدیث صہ ۱۴۶)

دہلوی صاحب۔جہاں تک مولوی اسماعیل دہلوی کا تعلق ہے۔مولوی اسماعیل (گوجرانوالہ) لکھتے ہیں۔کہ انہوں نے فرمایا....اپنا نشان خالص محمدی رکھنا چاہیے۔محمدیت خالصہ ان کے پیش نظر ہے۔(تحریک آزادی فکر صہ ۲۴۴) اور دہلوی صاحب کی "سوانح حیات طیبہ" میں مذکور ہے۔کہ ان کے معتقد محمدی عوام الناس تھے"۔(صہ ۱۵۸)
۱۵ اپنے کو کسی کے ساتھ بجز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت دینی سخت بے ادبی خیال کریں۔پیارے شہید (اسماعیل) نے ہزاروں بلکہ لاکھوں زبان سے یہ کہلوادیا۔کہ ہم محمدی ہیں۔چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔کہ اس ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں۔اور اس ضلع میں اتنی تعداد محمدیوں کی ہے"۔(حیات طیبہ صہ ۳۴۱)

اہل انصاف۔ملاحظہ فرمائیں۔کہ تینوں اکابر وہابیہ کے ہاں اہلحدیث کا کوئی ذکرو

بیان نہیں۔ابن تیمیہ اہل سنت کو مذہب قدیم وفرقہ ناجیہ قرار دیتے ہیں۔ابن عبدالوہاب خود حنبلی سنی" کہلاتے ہیں۔اور مولوی اسماعیل دہلوی محمدیوں کی فوج تیار کر رہے ہیں۔اور اسی کو نشان خالص قرار دے رہے ہیں۔اس تفصیل :۔سے جہاں یہ ظاہر ہوا۔کہ "وہابیت" چوں چوں کا مربہ اور "معجون مرکب" ہے۔کوئی کچھ کر رہا ہے اور کوئی کچھ کہہ رہا ہے۔وہاں یہ بھی واضح ہو گیا کہ غیر مقلدین نہ محدثین کی اصطلاح میں اہلحدیث ہیں۔اور نہ ہی ان کے اکابر کے ہاں اہلحدیث کہلانے کا کوئی نام ونشان ہے دنیائے وہابیت بھی عجیب ہے کہ ان میں دے جو اٹھتا ہے۔جدھر چاہتا ہے۔منہ اٹھا کر چل دیتا ہے۔کوئی وہابی کہلا رہا ہے کوئی محمدی موحد کوئی مقلد سنی اور کوئی اہلحدیث۔گویا۔ ع ایں خاندان ہمہ آفتاب است

؎ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا — بھان متی نے کنبہ جوڑا

بہر حال۔غیر مقلدین کے اہلحدیث کہلانے کی نہ کوئی سند ہے نہ دلیل۔انہوں نے محض تقیہ بازی کی بنا پر محدثین کا نام (اہلحدیث) چرا کر خود ساختہ طور پر سرکاری کاغذات میں درج کرایا۔لیکن اس سے ان کی وہابیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

؎ بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش — من انداز قدت را می شناسم

سوال ۶۔"بریلویوں کی طرح بعض اہلحدیثوں نے بھی حکومت انگلشیہ کے خلاف جہاد کا فتویٰ نہیں دیا۔اور ہندوستان کو دارالامان کہا ہے"۔(تحقیق اہلحدیث صہ ۹۔۶۲)

سیف اللہ۔دارالحرب کی دو قسمیں ہیں۔پہلی دارالفرار۔اور دوسری دارالامان۔میاں نذیر حسین دہلوی کے نزدیک ہندوستان دارالحرب ہی تھا۔لیکن چونکہ مسلمان میاں صاحب کے زمانہ میں امن سے تھے۔اس لئے اس کو دارالامان کہا۔دارالحرب میں بحیثیت معاہد ہ و رعایا ہو کر کسی کے نزدیک جہاد درست نہیں۔اس حیثیت کے پیش نظر بعض اہلحدیثوں نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ نہیں دیا تھا۔(الخ ملخصاً)

تبصرہ۔ معاذ اللہ۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ ہمارا یہ سوال ہرگز نہیں تھا ہمارا چھٹا سوال یہ تھا کہ غوث اعظم پیرانِ پیر رضی اللہ عنہ سے آپ کا کیا تعلق ہے۔ جبکہ وہ اہلسنت تم اہلحدیث وہ مقلد حنبلی تم غیر مقلد۔ وہ بیس رکعت سنت تراویح کے قائل اور تم آٹھ نوافل کے۔ مگر قاری صاحب نے اس سوال سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے۔ اور بلا وجہ بدزبانی وخبثِ باطنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور صورت حال کو مسخ کر کے پیش کیا ہے جہانتک

علماء اہلسنّت۔ کا تعلق ہے انہوں نے حالات کے تحت شرعی تقاضا کے مطابق جب انگریز سے جہاد ضروری تھا۔ اس وقت ڈٹ کر فتویٰ بھی دیا اور مقابلہ بھی کیا۔ جیسا کہ ''باغی ہندوستان'' اور دیگر کتب وتواریخ میں علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی سرفروشی وجانثاری کا تذکرہ موجودہ ہے۔ لیکن جب صورتِ حال مختلف ہوگئی۔ تو اس وقت اہل اسلام کے تحفظ وبقا کیلئے بحکم شرعی دارالاسلام کا فتویٰ ارشاد فرمایا۔ مگر اپنے وقت پر یہ سب کچھ حکم شرعی کا اظہار واہل اسلام کے مفاد کی بنا پر تھا۔ قاری سیف اللہ نے بار بار علماء اہل سنت کی انگریز دوستی کا بہتان تراشا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں کوئی عبارت و حوالہ نقل نہیں کیا۔ جس سے اس کا جھوٹا ہونا صاف ظاہر ہے۔

وہابیہ کا کردار۔ جہاں تک وہابیہ کے کردار کا تعلق ہے۔ انہوں نے انگریز دوستی کی بنا پر شروع سے انگریز کی حمایت وقصیدہ خوانی کی۔ اور اس سے خطاب بھی پایا اور انعام بھی پایا۔ اور یہ الفاظ ہمارے نہیں بلکہ مولوی عبدالمجید سوہدروی وہابی کے ہیں جن کا ''تحقیق اہلحدیث'' میں حوالہ دیا گیا تھا۔ اور سنیے۔

مولوی اسماعیل کی شہادت۔ مولوی اسماعیل (گوجرانوالہ) نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ''مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی انگریز

حکومت سے تعاون کے حق میں تھے۔ اور بظاہر انگریزی نظام کے ثنا خواں ..... مجھے یہ ناخوشگوار اعتراف کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ کہ مولانا محمد حسین (بٹالوی) ...... مقام عزیمت پر قائم نہ رہ سکے''۔ (تحریک آزادی فکر صہ ۱۰۷)

کیوں جی۔ انگریز کے یہ معاون وثنا خواں کون تھے۔ بریلوی یا وہابی؟ یہی حال دیگر اکابر وہابیہ کا تھا۔ جن کا انگریز دوستی وکانگرس کی حمایت کے دلائل تحقیق اہلحدیث میں درج ہیں۔ مگر قاری سیف اللہ نے ان کی تردید یا مولوی اسماعیل کی طرح ''ناخوشگوار اعتراف'' کی بجائے ایک خودساختہ کہانی نقل کردی ہے۔ کہ دارالحرب کی دو قسمیں ہیں۔ میاں نذیر حسین نے دارالحرب کو ہی دارالامان کہا۔ ان کے زمانہ میں مسلمان امن سے تھے۔ اور لطف یہ ہے کہ دلیل وحوالہ کوئی نہیں۔ حالانکہ قاری سیف اللہ نے خود لکھا ہے۔ کہ ''دعویٰ بلا دلیل مردود ہوتا ہے''۔ (قدامت صہ ۲۰) قاری صاحب ہوش کے ناخن لو۔ دلیل کا جواب دلیل سے دو۔ اور سچے ہو تو اپنے دعویٰ کی دلیل پیش کرو۔ ورنہ   ایں شور وفغاں چیزے نیست

ناک پکڑلی۔ قاری سیف اللہ نے اگرچہ جان بچانے اور ''انگریز وہابی'' تعلقات کو چھپانے کو بہت کوشش کی۔ مگر پھر بھی سیدھے ہاتھ سے نہ سہی۔ ہاتھ گھما کر ناک پکڑلی ہے۔ کہ وہابی علماء نے انگریزی مملکت کو ''دارالامان کہا۔ انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ نہ دیا۔ اور معاہدۂ ورعایا پر جہاد درست نہ ٹھہرایا۔ اس کے بعد بھی وہابی علماء اہل سنت پر کیچڑ اچھالیں۔ اور ''دوام العیش واعلام الاعلام'' جیسے مشروط شرعی فتویٰ کے خلاف غلط پراپیگنڈا کریں۔ تو یہ غیر مقلدانہ جہالت وحماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

وہابیو۔ ہم نے تمہاری ہی کتب سے وہابی علماء کا انگریز سے تعاون واس کی ثنا خوانی اور اس سے انعام وخطاب پانا ثابت کیا ہے۔ اگر تم میں کچھ حیا ہے تو تم بھی اعلحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے انگریز سے تعاون واس کی قصیدہ خوانی اور انگریز سے انعام وخطاب

پانے کی کوئی دستاویز پیش کرو۔ مگر نہیں ہر گز نہیں۔ وہ تو برملا اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا　　میں گدا ہوں اپنے کریم کا

میرا دین پارۂ ناں نہیں۔

تعجب ۔ ہے کہ جب قاری سیف اللہ کو ناک پکڑنے اور ''تحقیق اہلحدیث'' کے حوالہ جات تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں تھا۔ تو پھر اس نے اس قدر　بدزبانی کی ضرورت کیوں محسوس کی؟ حالانکہ زیر بحث حوالے ہم نے کتب وہابیہ　سے نقل کئے تھے۔ نہ کہ اپنی طرف سے۔ اور پھر جو کچھ ہم نے نقل کیا۔ مولوی اسماعیل وقاری صاحب نے وہ سب کچھ مع شیء زائد تسلیم بھی کر لیا۔ بات تو جب تھی کہ جیسے　ہم بہر پہلو قاری کو کذاب　ثابت کر رہے ہیں۔ اسی　طرح وہ بھی ہماری تحقیق　کی تکذیب کرتا۔ حالانکہ الٹی اس نے ہماری تصدیق کر دی ہے۔

انگریزی دارلامان کی کیفیت ۔ قاری سیف اللہ کی اس جاہلانہ تحریر سے قطع نظر۔ کہ دارالامان، دارالحرب ہی ایک قسم ہے۔ اب ہم یہ دکھلاتے ہیں۔ کہ وہ دارالامان کیسا تھا۔ اور میاں نذیر حسین کے وقت امن کا کس طرح دور دورہ تھا۔ میاں نذیر حسین ہی کی عربی سوانح ''البشریٰ'' میں مذکور ہے۔ کہ انگریز حکومت نے بعض علماٗ کو قتل کیا۔ اور ان کے رفقاء کو سولی چڑھایا۔ بعض کو عمر قید کی سزا دی۔ بعض کو کالے پانی بھیج دیا۔ اور خود میاں نذیر حسین کو راولپنڈی جیل میں بند کر دیا''۔ (البشریٰ صہ ۱۰۹) قاری سیف اللہ کو اپنی جہالت اور انگریزی امن وامان کا یہ دور دورہ ''مبارک'' ہو۔

الٰہی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے　　　دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

سوال ۷ ۔ اگر مذہب اہل حدیث حق پر ہے۔ تو پھر اکثریت میں کیوں نہیں؟

سیف اللہ ۔ حق کا اکثریت کے ساتھ ہونا یہ کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ اکثریت کبھی خطا پر ہوتی ہے .... اس لئے کثرت کا کچھ اعتبار نہیں .... سفیان ثوری سے منقول ہے۔ کہ سوادِ اعظم سے مراد وہ شخص ہے۔ جو اہل سنت سے ہو اگرچہ وہ ایک ہی ہو ((الخ ملخصاً)

تبصرہ ۔ معاذ اللہ۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہرگز نہیں تھا۔ ہمارا ساتواں سوال یہ تھا کہ آپ کے اصل امتیازی مسائل رفعیدین فاتحہ الامام وغیرہ ہیں۔ یا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر سمجھنا۔ الخ۔ مگر قاری صاحب نے یہاں بھی اصل سوال سے فرار کر کے خود ساختہ سوال وجواب لکھ مارا ہے اور ہم نے اکثریت کے ساتھ وابستگی سے متعلق جو احادیث نقل کی تھیں۔ ان کے جواب کیلئے خوب تضاد بیانی وہیرا پھیری سے کام لینے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اگر واقعی سچا اہلحدیث ہوتا　تو ان احادیث مبارکہ کو بدل و جان قبول کر کے وہابی اقلیت چھوڑ کر سنی اکثریت سے وابستہ ہو جاتا۔ مگر ان جعلی ومصنوعی اہلحدیثوں سے اسکی کیا توقع؟ قاری سیف اللہ نے احادیث کی پیروی کی بجائے الٹا یہ کہہ کر ان کی اہمیت ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ کثرت کا کچھ اعتبار نہیں۔ حالانکہ احادیث میں **علیکم بالجماعته والعامه . ید اللّٰه علی الجماعته . ان اللّٰه لا یجمع امتی علی الضلا لته۔**

اور سوادِ اعظم کے الفاظ مبارکہ کثرت کی اہمیت واعتبار کی واضح دلیل ہے۔ اگر قاری سیف اللہ سچا ہوتا وہ ہماری طرح اپنے قول کی تائید میں کوئی حدیث پیش کرتا۔ کہ کثرت کا کچھ اعتبار نہیں۔ مگر۔ نہ خنجر اٹھ سکے گا نہ تلوار ان سے　یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

بہرحال قاری سیف اللہ کی تحریر سے یہ واضح ہو گیا۔ کہ اہل سنت کی کثرت کے مقابلہ میں مرزائی کی طرح وہابی بھی اقلیت میں ہیں۔ باقی رہا۔ یہ کہ ٥ ''حق کا اکثریت کے ساتھ ہونا کوئی مسئلہ نہیں''۔ تو بندہ خدا۔ اکثریت کا حق کے ساتھ ہونا تو مسئلہ ہے نا۔ اور

یہی قاری صاحب کی عقل کا فتور ہے کہ وہ صحیح بات الٹ سمجھ رہا ہے۔ہم مطلق اکثریت کی بات نہیں کر رہے۔ بلکہ احادیث کی روشنی میں اس اکثریت کی بات کر رہے ہیں۔کہ جو حق کے ساتھ ہے۔اور اسی اصول کی بنا پر اہل سنت حق پر ہیں۔اور وہابی مرزائی وغیرہ باطل پر۔ اور اسی اکثریت کی ایک جھلک

قیام پاکستان۔بھی ہے۔اور پاکستان کا وجود بھی قاری سیف اللہ کے جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے۔کہ کثرت کا کچھ اعتبار نہیں اگر کثرت کا اعتبار نہ ہوتا اور وہابیوں دیوبندیوں ،کانگرسیوں کے مقابلہ میں اہل اسلام واہل سنت کی اکثریت مطالبہ پاکستان کی پشت پر نہ ہوتی۔تو پاکستان کیونکر وجود میں آتا۔قاری سیف اللہ کی یہ کس قدر حماقت وجہالت ہے۔کہ وہ پاکستان میں بیٹھ کر قیام پاکستان کے بنیادی اصول (اکثریت) کی نفی کر رہا ہے۔

؎ شرم اس کو مگر نہیں آتی

○ اکثریت کبھی خطا پر ہوتی ہے۔قاری کا یہ قول بھی مہمل ہے۔اس لئے کہ کبھی خطا پر ہونے سے اکثر حق وصواب پر ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔اور پھر کبھی وقتی طور پر خطا ہونا اور بات ہے۔اور ضلالت وباطل پر ہونا اور بات ہے۔اور بحکم حدیث امت محمدیہ ضلالت پر جمع نہیں ہوسکتی۔**انتباہ**۔قاری سیف اللہ نے غیر متعلقہ طور پر **کلھم علی الضلالہ الا السواد اعظم** اور **کلھا فی النار الا ملتہ واحدہ وھی الجماعتہ**۔نقل کر کے لکھا ہے۔کہ ''صحابہ کرام کے اختلاف کے وقت جس پر اکثر صحابہ ہوں۔وہی سواد اعظم اور جماعت ہے۔جس کے ساتھ لزوم کا ذکر ہے''۔گویا قاری صاحب کے اس خودساختہ اصول کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف کے وقت جس پر اکثر صحابہ ہوں۔وہ تو سواد اعظم اور جماعت ہے۔اور صحابہ کا جو گروہ اکثر کے مقابلہ

میں اقل ہو۔معاذ اللہ۔اس کے لئے ضلالت ونار ہے۔ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

دیکھیے۔ احادیث کثرت کے مقابلہ میں ہیرا پھیری کرتے ہوئے وہابی قاری نے مقام صحابیت پر کتنا شدید حملہ کیا ہے۔ ؎ الٰہی آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

○ قاری کے ''جواب'' میں حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا قول بھی ہماری تائید میں ہے۔ جسے قاری اپنی حماقت سے ہماری تردید میں نقل کر رہا ہے۔اس لئے کہ انہوں نے یہی تو فرمایا ہے۔کہ ''سواد اعظم سے مراد وہ ہے جو اہل سنت سے ہو۔اگرچہ وہ ایک ہی ہو'' اور یہی ہم کہتے ہیں۔سواد اعظم اہل سنت وجماعت ہیں۔اگرچہ بالفرض کسی وقت ان کا ایک ہی شخص ہو۔اس لئے کہ مجموعی طور پر وہ اس جماعت کا فرد ہے۔جو حق پر قائم ہے۔تو جن کا ایک شخص بھی حق پر ہو۔ان کی افرادی کثرت بدرجہ اولی نورٌ علی نور اور حق پر قائم ہوگی۔

؎ جواب اس بات کا کیسا یہ گھر ہی میں نکل آیا   میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

شرمناک جسارت۔قاری سیف اللہ احادیثِ کثرت سے بے حواس ولاجواب ہو کر لکھتا ہے کہ ''بریلویوں کا بدعتیوں،مشرکوں قبر پر طواف وسجدہ کرنے والوں اور مزاروں پر تھیٹر ونظر بازی اور میل ملاپ کرنے والوں کو جماعت وسواد اعظم میں داخل کرنا حماقت وجہالت ہے''۔(قدامت صہ ۱۹) یہی قاری کی حواس باختگی اور پاگل پن ہے۔کہ وہ معقولیت سے گفتگو کرنے اور جواب دینے کی بجائے بے حواس ولاجواب ہو کر میراثیانہ انداز اور عامیانہ وجاہلانہ سطح پر آجاتا ہے۔ہم گفتگو عقیدہ ومسلک اور دینی بنیاد پر کر رہے ہیں۔اس موقع پر قاری کا غیر ذمہ دار وخلافِ شرع عوام کو پیش کرنا بجائے خود جہالت وحماقت ہے۔یہ لوگ نہ زیر بحث ہیں۔نہ ان کی غلط حرکات کا کوئی موید وذمہ دار ہے قاری کا بریلوی اہلسنت کو مشرک وبدعتی کہنا اور قبروں پر طواف وسجدہ کا طعنہ دینا سراسر نادانی ہے۔

چیلنج ۱۔ہم چیلنج کرتے ہیں۔کہ اگر قاری سچا ہے۔تو وہ اعلٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ

علیہ کے فتاویٰ سے قبروں پر سجدہ وطواف کا جواز اور شرک وبدعت کی جامع مانع تعریف سے بریلوی اہلسنت کا مشرک وبدعتی ہونا ثابت کرے۔ اور نجد ودیوبند تک اپنا زور لگائے۔

۲۔ قاری سیف اللہ بریلویوں سے متنازعہ مسائل اور پاگل پن کی حد تک ان سے دشمنی سے ذرا الگ ہوکر جواب دے کہ کیا ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے مقلدین۔ اہل سنت وجماعت، غیر مقلدین سے زیادہ تعداد میں ہیں یا نہیں اور اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر وہ احادیث کثرت کا مصداق کیوں نہیں؟ اور معاذ اللہ ان سے کو گمراہ قرار دے کر غیر مقلدین کی اقلیت حق پر کیسے ہے؟

علامہ طحطاوی۔ قاری بے چارہ جو پہلے ہی ''تحقیق الحدیث'' اور زیر نظر مباحث کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ وہ اس چیلنج کا جواب کیسے دے سکتا ہے۔ آیئے اس حقیقت کو شارح درمختار علامہ سید احمد مصری طحطاوی کی زبانی سنیئے۔ فرماتے ہیں۔ ''اہل سنت کا ناجی گروہ۔ اب چار مذاہب میں مجتمع ہے۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے۔ اب جو ان چار سے باہر ہے۔ بدعتی اور جہنمی ہے''۔ (حاشیہ درمختار صہ ۱۵۳ ج ۴)

الحاصل۔ عقیدہ ومسلک اور دین کی بنا پر کثرت باعث برکت ہے۔ احادیث میں اسی کی بشارت ہے۔ یہی ہمارا موقف ہے۔ اور اہل سنت وجماعت ہی اس شرف سے مشرف اور ان ارشادات کا مصداق ہیں۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

؎ باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں حکم سے نبی اکرم کے مغضوب ہیں
ادب کی اے خضر ہم کو دولت ملی مذہب حق اہلسنت کی کیا بات ہے

سوال ۸۔ ''مذکورہ تقریر سے تو اہل سنت کا قلیل ہونا ذکر ہے۔ اور آپ تو اہل حدیث

ہیں''۔

سیف اللہ۔ اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ اہلحدیث واہل سنت ایک ہی ہیں۔ اور جو بریلویوں نے سنت وحدیث اور ان کے اہل میں فرق بیان کیا ہے۔ وہ صرف دعویٰ ہے۔ اور دعویٰ بلا دلیل مردود ہوتا ہے۔ پیر عبدالقادر جیلانی ایک مقام پر لکھتے ہیں۔ فرقہ ناجیہ اہل سنت ہے۔ جس کا لقب اہلحدیث ہے۔ (ملخصاً) **تبصرہ**۔ معاذ اللہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہمارا ہرگز نہیں تھا ہمارا آٹھواں سوال یہ تھا۔ کہ...... ''اہل قرآن واہل اللہ کہلانے پر اہلحدیث واہل نبی کہلانے کو ترجیح دینا کس دلیل پر مبنی ہے جبکہ صحیح حدیث میں بھی ''اہلحدیث کی بجائے یا اہل القران فرمایا گیا ہے۔ (مشکوٰۃ صہ ۱۱۲) مگر قاری صاحب نے اس سوال سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے۔ باقی رہا۔ یہ کہ ''اہلحدیث واہل سنت ایک ہی ہیں۔ اور بریلویوں نے جو فرق بیان کیا ہے۔ وہ دعویٰ بلا دلیل ہے''۔ سو دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ اگر ایک ہی چیز ہے۔ تو پھر غیر مقلدین نے سواد اعظم سے بغاوت کر کے ان کے مقابلہ میں اہلحدیث کہلانے کو ترجیح کیوں دی ہے۔ حالانکہ یہ بہر طور غلط ہے۔ اور یہ وہ سوال ہے جسے ہم نے بار بار دہرایا ہے۔ مگر قاری نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا۔ ثانیاً۔ ہم نے ''تحقیق الحدیث'' میں حدیث وسنت اور اہلحدیث واہل سنت کہلانے میں جو فرق بیان کیا ہے۔ اسے بلا دلیل قرار دینا محض جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ ہماری تحقیق دلیل وحقیقت پر مبنی ہے۔ جس کا وہابیہ کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور قاری نے اپنے فرار پر پردہ ڈالنے کیلئے دعویٰ بلا دلیل کہہ کر جان چھڑانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں جلی قلم سے ہمارا چیلنج بھی گول کر گیا ہے۔ جس کے تحت چار سوالات درج تھے۔ جن کے جواب میں قاری کا عجز وبیچارگی محتاج بیان نہیں۔ ثالثاً۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے حوالہ میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ کہ ''فرقہ ناجیہ اہلسنت ہے اور اس کا لقب اہلحدیث ہے''۔ اور یہ بات

ہمارے خلاف نہیں۔ خود قاری کی تردید ہے جسے وہ اپنی جہالت وحماقت کے باعث سمجھ نہیں سکا۔ **تفصیل** اس اجمال کی یہ ہے کہ جیسے اسم اور مسمی ایک چیز نہیں۔ اسی طرح لقب اور ملقب بھی ایک چیز نہیں بلکہ دو چیزیں ہیں اسی طرح اہل سنت اور اہلحدیث ایک چیز نہیں بلکہ دو چیزیں ہیں۔ اصل بنیاد مذہب اور اہل سنت ہی ہے۔ لیکن ان کا ایک لقب اہلحدیث ہے۔ اور وہ اس طرح کہ مخالفین اہل سنت چونکہ اہل سنت کے مختلف غلط لقب تجویز کرتے تھے۔ اس لئے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ان کے اور لقب غلط ہیں۔ اور اہل سنت کا مناسب لقب و وصف اہلحدیث ہے۔ اور اس لئے کہ سنت کا ماخذ حدیث ہی ہے۔ اور اہل سنت حدیث ہی سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں نہ یہ کہ اہلحدیث کہلاتے اور عمل الحدیث کے مدعی ہیں اس لئے کہ ان کی کوئی تصریح ہے نہ ہر حدیث قابل عمل ہے۔ بتایئے۔ یہ ہماری اہل سنت کی تائید ہے یا قاری وہابی کی اسے یہ حوالہ نقل کرنے اور اصل نام و مذہب اہل سنت کی بجائے لقب پر اصرار کرنے سے کیا حاصل ہوا؟

لطیفہ۔ قاری سیف اللہ نا معلوم کس مٹی سے بنا ہے۔ کہ ایک طرف تو مقلدین اہل سنت کی مخالفت کرتا ہے۔ اور دوسری طرف بزرگانِ اہل سنت کا سہارا لیتا ہے۔ اور وہ بھی سراسر اپنے خلاف۔ پہلے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا سہارا لیا اور اب حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کی ذات گرامی کا۔ اگر قاری میں کچھ حیا ہوتی۔ تو وہ اہلحدیث وہابی ہو کر اہلِ سنت کو سواد اعظم قرار دینے والے امام اہل سنت ثوریؒ اور غیر مقلد ہو کر حضور غوثؒ اعظم حنبلی کے دامن کا سہارا نہ لیتا۔ مگر قاری میں حیا کہاں۔ یہ تو اپنے ابوالکلام کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے اس ارشاد کا بالخصوص مصداق بن رہا ہے۔ کہ

؎ وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو   تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

(دیکھو شورش کی کتاب ابوالکلام کی کہانی صفحہ ۲۶۰)

سوال ۹۔ "کیا بریلوی اہل سنت والجماعت نہیں ہیں"؟

سیف اللہ۔ نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ بدعتی ہیں۔ جو اہل سنت والجماعت کا مخالف ہے۔ وہ بدعتی ہے اہلحدیث ہی صحیح حقدار ہیں۔ کہ ان کو اہل سنت و جماعت کہا جائے۔ (ملخصا)

تبصرہ:۔ معاذ اللہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہمارا ہرگز نہیں تھا۔ ہمارا نواں سوال یہ تھا۔ کہ "متقدمین کی کتب میں اصحاب حدیث واہلحدیث کے لفظ سے حضرات محدثین و طلباء وعلماء حدیث مراد ہے۔ یا موجودہ ہر قسم کا دکاندار کریانہ فروش۔ بزاز شیخ اور حلوائی وغیرہ عامی اہلحدیث وہابی مراد ہیں۔ قاری کا خود ساختہ سوال اس کے کذاب ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کیونکہ کوئی بریلوی اہل سنت ایسے سوال کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ باقی رہا قاری کا یہ کہنا کہ بریلوی اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔ جو اہلسنت و جماعت کا مخالف ہے وہ بدعتی ہے۔ اور "اہلحدیث" ہی اہل سنت و جماعت کہلانے کے صحیح حقدار ہیں۔ تو یہ سب باتیں پاگل پن پر مبنی ہیں۔ افسوس ہمیں قاری سیف اللہ کی صورت میں کیسے احمق و جاہل شخص سے واسطہ پڑا ہے۔ جو کسی معقول جواب و گفتگو کی بجائے بلا سوچے سمجھے بے تکی ہانکتا چلا جاتا ہے۔ کوئی پوچھے۔ کہ جب تم خود غیر مقلد وہابی اور بزعم خویش اہلحدیث ہو تو تمہارا اہلسنت سے تعلق کیا ہے۔ اور بریلویوں کو اہلسنت سے خارج کرنے کا حق کیا ہے۔ تم فیصلہ کرنے والے کون ہو۔ پھر جہاں تک اہل سنت کے مخالف کے بدعتی ہونے کا تعلق ہے۔ وہ تم خود ہو اور تم جیسے لوگوں کے بدعتی و جہنمی ہونے کا فیصلہ علامہ سید احمد طحطاوی کی زبانی پہلے بیان ہو چکا ہے۔

الحمد للہ ۔ حنفی بریلوی نہ اہل سنت کے مخالف ہیں نہ بدعتی وہ تو اہل سنت و جماعت کا ایک اہم اور عظیم طبقہ ہیں۔ بلکہ بریلویت تو آج ہر سنی کا امتیازی نشان ہے۔

؎ پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

رہا یہ سوال کہ اہلحدیث ہی اہل سنت وجماعت کہلانے کے صحیح حقدار ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم خود اہلحدیث کی بجائے اہل سنت کیوں نہیں کہلاتے۔ یہی تو ہم نے بارہا پوچھا ہے۔ جس کا تم کوئی جواب نہیں دے سکے۔ یہ عجیب بات ہے کہ خود ہی تو اہل سنت کو چھوڑ کر اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ اور خود ہی کہتے ہیں۔ کہ ہم اہل سنت کہلانے کے صحیح حقدار ہیں۔ یعنی خود اپنا حق استعمال نہیں کرتے اور دوسروں کو کہتے ہیں کہ ہم صحیح حقدار ہیں۔ کیا ان میں کوئی بات بھی ٹھکانے کی ہے؟ کیا وہابیہ کے ذہنی اضطراب، دل ودماغ کی کجی مسخری اور فریب کاری کا کھلا مظاہرہ نہیں۔ لطیفہ۔ قاری نے خود ساختہ سوال وجواب میں لفظ اہل سنت کو تین طرح لکھا ہے۔ اہل سنت والجماعت، اہل سنت و جماعت۔ اہل السنّت والجماعت۔ اس رنگ برنگ عبارت میں کونسا تلفظ اور املا صحیح ہے۔

قاری صاحب کو اس کا کوئی پتہ نہیں بس جو جی میں آیا۔ گھسیٹ دیا۔ نہ لکھنے کا طریقہ نہ بیان کا سلیقہ۔ فیا للعجب وضعتیہ الادب یہ ہیں۔ وہابیوں کے مصنف وترجمان

؎ گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاں   کار طفلاں تمام خواہد شد

سوال ۱۰۔ آپ تمام احادیث پر کیسے عمل کر سکتے ہیں جبکہ بعض منسوخ ہیں اور بعض میں نسخ وتخصیص کا احتمال ہے۔

سیف اللہ۔ ..... بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنے والی حدیث نہ منسوخ ہے اور نہ ہی اس میں تخصیص اور ایسے ہی منبر پر رکوع کرنا اور سواری پر طواف کرنا اور آپ کی نماز جنازہ پر امام کا نہ ہونا۔ (ملخصاً)

تبصرہ۔ معاذ اللہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے ہمارا یہ سوال ہرگز نہیں تھا ہمارا دسواں سوال یہ تھا۔ کہ آپ کے الفاظ میں کیا آپ کو اپنی تخم ریزی کا کچھ علم ہے۔ الخ مگر قاری صاحب نے

اس سے فرار کر کے خود ساختہ سوال وجواب قائم کر دیا ہے۔ پھر ہم نے حدیث عمل نہ ہونے کے متعلق گیارہ مثالیں پیش کی تھیں۔ مگر قاری نے ان میں سے صرف چار ظاہر کی ہیں۔ اور انہیں غیر منسوخ وغیر مخصوص اور قابل عمل ٹھہرایا ہے۔

ہم کہتے ہیں۔ تمہارے بقول ایسا ہی سہی۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ جب تم اہلحدیث مدعی عمل بالحدیث ہو۔ اور حدیث وسنت ایک ہی چیز ہے۔ تو پھر تمہارا ان احادیث پر عمل کیوں نہیں؟ وہابیوں کے امام اور مقتدی اپنے بچوں کو اٹھا کر نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ منبر پر رکوع کیوں نہیں کرتے۔ سواری پر طواف کیوں نہیں ہوتا۔ اور ان کی نماز جنازہ بغیر امام کیوں نہیں پڑھی جاتی۔ یا با قاعدہ ان احادیث پر بھی عمل پیرا ہو یا اپنے بناوٹی نام اور مذہب سے توبہ کرو۔ قاری، کیسی گئی مت ماری۔ کہ اصل بات کو سمجھتا ہی نہیں اور اپنی حماقت وڈبل جہالت سے بجائے جواب کے خود ہماری تائید کر رہا ہے۔ لطیفہ۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا کہ ''حجۃ الوداع میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی پر سوار ہو کر طواف فرمایا تھا۔ جس سے مقصود تعلیم افعال طواف تھی (نہ کہ اس عمل کی ترغیب) اور اس حالت میں آپ کی اونٹنی نے جگالا نہ مینگنیاں کیں اور نہ پیشاب کیا۔ پس حرمت مسجد بھی محفوظ رہی۔ اور مقصود تعلیم بھی حاصل ہو گیا۔ محمد بن عبد الوہاب اپنی غلطی سے اونٹنی پر طواف کو سنت سمجھ گیا۔ (حالانکہ یہ صرف حدیث ہے سنت نہیں۔ اور اس نے اپنے (نجدی) اتباع سمیت اتباع سمیت اونٹوں پر طواف کیا۔ جس سے تمام مسجد حرام مینگنیوں اور پیشاب سے بھر گئی (ارواح ثلاثہ دیو بند یہ صہ ۵۶) اس واقعہ سے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب جیسے علماء محدثین کی حدیث فہمی۔ نام نہاد ''اہلحدیث'' وہابیہ کی بے ادبی بد عقلی اور حدیث وسنت کے فرق کے علاوہ وہابیہ کی عمل بالحدیث میں بے بسی ظاہر ہے۔ کہ اگر ہر حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ تو مسجد حرام تک کو ملوث کر دیتے ہیں۔ اور اگر ہر حدیث پر عمل نہیں کرتے تو

اہلحدیث کہلانا غلط ہو جاتا ہے۔

الحمد للہ ۔ یہاں تک قاری کے خودساختہ سوال و جواب پر تبصرہ میں ہم نے قاری کے ''جواب الجواب'' کے علاوہ یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ اصل دس سوال کیا تھے۔ اور قاری نے خلط ملط اور ہیرا پھیری کر کے اسے کیا سے کیا بنا دیا۔ اور کس طرح ان سے فرار کا راستہ اختیار کر کے بعض ضمنی امور وغیر متعلقہ چیزوں کا خودساختہ سوال بنا کر اہل سنت کے ذمہ لگا دیا۔ مگر ہم نے بفضلہ تعالےٰ ''تحقیق اہلحدیث'' میں بھی اصل دس سوالات کو قائم رکھتے ہوئے قاری کا جواب الجواب دیا۔ اور اب بھی اس کے خودساختہ سوال و جواب کا نمبروار جواب الجواب دے کر ثابت کر دیا کہ جواب اس طرح دیا جاتا ہے۔ قاری کی طرح خلط ملط اور بھگوڑا پن نہیں کیا جاتا۔ **مزید تبصرہ و جواب** ۔ دس اصل سوالات اور اصل موضوع بحث سے قاری کا فرار دکھانے کے بعد اب اس کے مزید خودساختہ سوال و جواب پر تبصرہ ملاحظہ ہو۔

سوال ۱۱ ۔ ''بریلویوں کو جو بدعات کی بنا پر اہل سنت سے خارج کیا گیا ہے۔ وہ کونسی بدعات ہیں''۔

سیف اللہ ۔ تیجا قُل۔ ساتواں۔ دسواں۔ چالیسواں ختم مروجہ میلاد.....وغیرہ (ملخصاً)

تبصرہ ۔ بریلویوں کو اہل سنت سے خارج قرار دینے والے اس خودساختہ قاری گورنر بہادر کی حماقت کو ''سوال و جواب'' ۹ کے تبصرہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ باقی رہا۔ مسئلہ بدعت کا۔ اس کا بیان ۱۲ کے تبصرہ میں آئے گا۔

سوال ۱۲ ۔ اگر مذکورہ کام بدعت ہیں تو پھر تمہارے یہ کام رسالوں کی اشاعت۔ تبلیغی جلسوں کا انعقاد مدارس میں مروجہ نظام و نصاب۔ پرتکلف مکانات نمازیوں پر پنکھوں کی جھنکار اور روشنیوں کی بھرمار وغیرہ بدعت نہیں؟

سیف اللہ ۔ بریلوی دینی اور دنیاوی امور میں فرق نہیں کرتے۔ حالانکہ دینی امور میں اصل منع ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور دنیاوی امور میں اصل اباحت ہے۔ جب تک کسی امر میں نہی وارد نہ ہوئی ہو۔ اس کو کرنا جائز ہے۔ (ملخصاً)

تبصرہ ۔ مسئلہ بدعت میں ہمارے معرکہ الارا چیلنج میں نجدی قاری نے جو یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کی ہے کہ ○ دینی امر میں کوئی دلیل نہ ہو۔ تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور دنیاوی امور میں جب تک نہی وارد نہ ہوئی ہو کرنا جائز ہے۔ (قدامت اہلحدیث صہ ۲۶) **قطع نظر** ۔ اس سے کہ قاری صاحب نے دین و دنیا میں اس خودساختہ تفریق و بدعت کی تعریف میں ابن قیم و ابن تیمیہ کے علاوہ کوئی مسلمہ حوالہ نقل نہیں کیا۔ حالانکہ ان سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ تم چونکہ اہلحدیث کہلاتے ہو اس لئے احادیث مبارکہ سے بدعت کی جامع مانع۔ صریح تعریف پیش کرو (تحقیق اہلحدیث صہ ۴۱)

سوال ۔ یہ ہے کہ کیا مساجد و مدارس دینی مراکز ہیں یا دنیاوی ادارے اور مساجد و مدارس کے امور ○ ان کی مروجہ عمارات ○ ان میں لاؤڈ اسپیکر اور گھڑیوں وغیرہ سے متعلقہ مسائل ○ عورتوں کے لئے گیلریوں میں نماز کا اہتمام پنکھوں دریوں پانی اور لائٹ کا انتظام ○ ختم بخاری کی تقریب ○ سالانہ امتحان واجلاس واسناد و دستار جیسے امور دینداری ہے۔ یا دنیاداری۔ وہابی مولوی اور عوام ان امور کی سعی و اہتمام اور ان پر کثیر اخراجات دیناوی طور پر کرتے ہیں یا دینی طور پر بہ نیت عبادت و کار خیر اور حصولِ ثواب؟ میاں بیوی کا ملاپ کاروبار اور بیت الخلاء کی آمد و رفت دینداری ہے یا دنیاداری؟ بقول قاری جب ''دنیاوی امور'' سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ اسوقت دین کا کوئی تعلق ان سے باقی رہتا ہے یا نہیں؟

باقی رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں کو جمع فرما کر وعظ ونصیحت کرنا اور بادشاہوں کو خطوط کے ذریعہ تبلیغ فرمانا۔ تو یہ زیر بحث ہی نہیں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ یہ تمہارا متعین ومقرر طور پر سہ روزہ سالانہ اجلاس وکانفرنسیں کرنا۔ اور اسی طرح پابندئ وقت کے ساتھ ہفت روزہ، پندرہ روزہ ماہنامہ رسائل جاری کرنا اور روزانہ اخبارات خریدنا اور پڑھنا یہ کونسی حدیث سے ثابت ہے۔ واقعہ خاص ودلیل عام تو تمہارے اصول کے خلاف ہے۔ اللہ سے ڈرو خدا کا خوف کرو۔ اہل سنت کیلئے الگ اور اپنے لئے الگ قانون وضع نہ کرو۔ اپنی جانوں اور مخلوق خدا کو دھوکہ نہ دو۔ سنو تمہاری اس چور بازاری۔ کا تو ''تحقیق الحدیث'' میں پہلے ہی سدِ باب کر دیا گیا تھا۔ کہ اگر قرآن وحدیث میں عدم ذکر کے باوجود وصفی لحاظ سے اہلحدیث کہلانا جائز ہے۔ تو اسی پر وصفی لحاظ سے میلاد پاک عرس مبارک، گیارہویں شریف تقبیل ابہامین صلوٰۃ عندالاذان وغیرہ امور خیر کیوں بدعت وناجائز ہیں۔ الخ

اور یہ دیکھو۔ جماعت الحدیث کا ترجمان ہفت روزہ اعتصام لاہور ۱۱جون کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ ''ذکر الٰہی متنازعہ امر نہیں..... اصل متنازعہ فیہ مسئلہ تو یہ ہے۔ کہ ذکر کی وہ صورت (مخصوص مجلس ذکر) کس آیت وحدیث سے ثابت ہے جو صوفیاء میں رائج ہے۔ یہ ایک خاص صورت ہے۔ جس کے لئے خاص دلیل کی ضرورت ہے.... کیا آیات واحادیث کے عموم ان خاص صورتوں پر منطبق کرنا صحیح ہے۔ جو بریلوی حضرات کے ہاں رائج ہیں (بلفظہٖ) کیوں قاری صاحب۔ اب بھی کچھ سمجھ میں آئی یا نہیں۔ ''اعتصام'' کہہ رہا ہے۔ کہ صورت خاص کے لئے دلیل خاص کی ضرورت ہے۔ اور عموم کو خاص صورتوں پر منطبق کرنا بریلویت ہے۔ لہذا یا تو ہمارے چیلنج کو جواب میں اپنی خاص صورتوں کے متعلق

دلیل خاص پیش کر دیا اپنا بدعتی ہونا تسلیم کرو اور یا پھر وہابیت کے گورکھ دھندے اور ہیر پھیر سے توبہ کر کے سیدھے سادھے سنی بریلوی مسلمان بن جاؤ۔ کہو کونسی صورت منظور ہے؟ بہر حال تحقیق الحدیث کا چیلنج بسلسلہ بدعت اب بھی لاجواب ہے۔ اور دنیائے وہابیت کے لئے ہمیشہ کے لئے چیلنج ہے کہ ہے کوئی غزنوی۔ روپڑی امرتسری دہلوی۔ غرباء اہلحدیث (وامرا اہلحدیث) وہابی جو اپنے نجدی اصول ''والاعتصام'' کے معیار کے مطابق ہمارا چیلنج قبول کرے؟

سوال ۱۳۔ ''کیا غیر مقلد اہلحدیث ولی ہیں یا مقلد بریلوی''؟

سیف اللہ۔ ''اہلحدیث صحیح معنی میں اولیاء اللہ ہیں۔ اہلحدیث حق پر ہیں۔ اور یہی حقیقت میں علماء ہیں (ملخصا) **تبصرہ۔** بات صرف اتنی تھی۔ کہ قاری سیف اللہ نے لکھا تھا۔ کہ ''اگر اہلحدیث ولی نہیں۔ تو اس زمین میں کوئی بھی ولی نہیں''۔ اس پر ہم نے لکھا کہ پہلے تو ہرا ایرا غیرا نتھو خیرا..... خود ساختہ اہلحدیث بنا تھا۔ اب قاری سیف اللہ نے انہیں ولایت کا سرٹیفکیٹ بھی جاری کر دیا ہے''۔ پھر ہم نے بتایا تھا۔ کہ ''اہلحدیث اولیاء'' سے مراد عوام کالانعام غیر مقلدین نہیں۔ بلکہ علماء محدثین ہیں۔ (جس کے متعلق کافی تحقیق ہو چکی ہے۔ پھر ہم نے ملا علی قاری علیہ رحمتہ الباری کے حوالہ سے اپنے موقف کی تائید پیش کی تھی۔ مگر قاری سیف اللہ نے اپنی الٹی کھوپڑی کی بنا پر اس حقیقت کو اپنانے یا دلیل کا دلیل کے ساتھ جواب دینے کی بجائے اہل سنت کے خلاف خرافات لکھتے ہوئے۔ چکر بازی کے بعد یہ نتیجہ نکالا۔ کہ ''اہلحدیث اولیاء ہیں۔ اہلحدیث حق پر ہیں۔ اور یہی حقیقت میں علماء ہیں''۔ اور یہی کچھ ہم نے کہا تھا۔ کہ اہلحدیث یعنی محدثین علماء عاملین اولیاء اللہ ہیں۔ نہ کہ

ہرایرا غیرا نتھو خیرا غیر مقلد وہابی جو کہ نہ علما ہیں نا اولیاء۔ مگر قاری نے اپنی حسب عادت سیدھی طرح ناک پکڑنے کی بجائے ہاتھ گھما کر ناک پکڑی ہے۔ اور اتنی چکر بازی کے باوجود کولہو کے بیل کی طرح وہیں آن کھڑا ہوا۔ جہاں ہم نے اسے پہلے ہی کھڑا کرنے کی کوشش کی تھی۔

سوال ۱۴۔ اگر اہلحدیث ہی جماعت حقہ ناجیہ ہے تو ان کی بعض کتابوں میں غلط مسائل اور گستاخانہ عبارات کیوں ہیں؟ (ملخصا)

سیف اللہ۔۔۔۔۔اگر کتابوں کے بعض مسائل قرآن وحدیث کے خلاف ہیں تو ہم ان سے بری الذمہ ہیں۔ اور ہمارا یہ مسلک ہی نہیں۔ (ملخصا) تبصرہ۔ اس کا جواب آئندہ نمبر [illegible] میں آرہا ہے۔ جس سے قاری کی نادانی وکذب بیانی خود بخود واضح ہو جائیگی۔

سوال ۱۵۔ کیا اہلحدیثوں کے یہ عقائد ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرح بشر کہنا۔ اور بڑے بھائی کی سی تعظیم قرار دینا اور مر کر مٹی میں ملنے والا کہنا۔ جیسا کہ شاہ اسماعیل شہید نے کہا ہے (تحقیق اہلحدیث)

سیف اللہ۔۔۔۔۔ہماری طرح بشر کہنے سے لوگوں کا مقصود ہوتا ہے کہ ہماری جنس سے تھے۔۔ تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔۔۔۔۔اس کے علاوہ شاہ صاحب کا آپ کے متعلق یہ کہنا۔ کہ آپ بھی فوت ہو کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ اس سے مراد فن ہونا ہے۔

تبصرہ۔ یہ ساری عبارت خود ساختہ ہے۔ ''تحقیق اہلحدیث'' میں نہ ''کیا اہلحدیثوں کے یہ عقائد ہیں''؟ کے الفاظ ہیں اور نہ ہی جیسا کہ شاہ اسماعیل شہید نے کہا ہے۔ کے الفاظ ہیں مزید کاریگری یہ کی گئی ہے۔ کہ تحقیق اہلحدیث کے اصل مضمون میں قطع و برید کر کے وہابیوں کے تین عقائد باطلہ تو نقل کیے ہیں۔ لیکن آخری اور سب سے بڑی عبارت کو حذف کر دیا

ہے۔ کہ نماز میں آپ کے خیال کو گدھے اور بیل کے استغراقِ صورت سے بدتر کہنا ہے وغیرہ ذالک من الخرافات۔ **غرضیکہ**۔ ''تحقیق اہلحدیث'' کے اصل مضمون اور گرفت کا تو نہ ذکر ہے نہ جواب۔ اور ایک خود ساختہ عبارت گڑھ کر بہادری دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ہے۔ اعتراضات وحوالہ جات کی نقل میں من مانی کا نمونہ جس پر نمبروار تبصرہ حاضر ہے

مسئلہ بشریت۔ وہابیہ کے مذکورہ عقائد باطلہ میں سے پہلا عقیدہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرح بشر کہنا۔ قاری سیف اللہ اس کے جواب میں لکھتے ہیں۔ کہ ہماری طرح بشر کہنے سے مقصود یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری جنس سے تھے۔۔۔۔۔سارا قرآن ہی آپ کے بشر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔۔۔۔۔ بار بار قرآن میں آتا ہے۔ **قل انما انا بشر مثلکم**۔ کہہ دو میں تمہاری طرح بشر ہی ہوں۔ (ملخصا) (قدامت اہلحدیث صہ ۳۳)

جواب۔ وہابیہ کے عقیدہ باطلہ کی طرح ان کا یہ جواب بھی باطل ہے۔ اس لئے کہ ان لوگوں کو تنقیص شانِ رسالت وخبثِ باطنی کے علاوہ ان الفاظ سے اس مقصود کے اظہار کی ضرورت ہی کیا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر سرکار علیہ السلام کو سید البشر اور بے مثل بشر کہا جائے تو کیا اس سے ان لوگوں کا مقصود پورا نہیں ہوتا۔ اور بشریت کا ذکر نہیں آجاتا؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہابیہ کا ہماری طرح بشر کہنا۔ شانِ رسالت میں بے ادبی و کمی کے لئے ہوتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ۔

قرآن پر افترا۔ قاری سیف اللہ کا یہ کہنا بھی وہابیت کی شقاوت شانِ رسالت سے عداوت کا کھلا مظاہرہ ہے۔ کہ سارا قرآن ہی آپ کے بشر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ بار بار قرآن میں آتا ہے۔ کہہ دو میں تمہاری طرح بشر ہی ہوں۔ اس لئے وہابیوں کے اس تاثر سے تو بشریت کے علاوہ منصب نبوت ورسالت ختم نبوت۔ رحمۃ للعالمین افضل الخلق جیسی

تمام صفات عظیمہ کا انکار لازم آتا ہے۔ اور یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بشریت کے علاوہ معاذ اللہ آپ کی اور کوئی صفت ہی نہیں۔ حالانکہ اہل ایمان وعشاق کی نظر میں سارا قرآن حضور کے مختلف شیون وصفات اور نعت پاک سے معمور ہے۔

؎ اللہ پاک جانداائے مصطفٰے دی شان نوں   جھوٹ نئیں میں کہندا بھاویں دیکھ لے قرآن نوں

جہاں تک۔ آیہ کریمہ **قُلْ اِنَّمَا** کا تعلق ہے۔ قاری سیف اللہ نے اپنے خبثِ باطنی سے اس آیت مبارکہ کو بھی ادھورا لکھا ہے۔ اور اس میں **یُوحیٰ اِلَیَّ** نقل نہیں کیا۔ جس سے اسی آیت میں بشریت نبوی کے شرف وحی سے امتیاز نے وہابیہ کے عقیدۂ باطلہ کا رد کر دیا ہے۔ جیسا کہ اس آیت کی تفسیر میں مذکور ہے کہ **خُصِّصْتُ بِالْوَحْيِ وَ تَمَيَّزْتُ عنكم به** ۔ "یعنی میری بشریت کو وحی کے ساتھ خاص اور تم سے ممتاز کیا گیا ہے"۔ (جامع البیان فی تفسیر القرآن صہ ۲۵۹ تفسیر مظہری خازن معالم التنزیل وغیرہا۔) معلوم ہو۔ کہ وہابیہ کا اپنی طرح بشر کہنا محض باطل اور قرآن پر افتراء ہے۔ بزعم وہابیہ ان کے لئے اس وقت گنجائش ہو سکتی تھی۔ جبکہ **یُوحیٰ اِلَیَّ** اس کے ساتھ نہ فرمایا جاتا۔ لیکن جب شرف وحی نے تمیز وتخصیص فرما دی تو وہابیہ کا عقیدہ باطل ہو گیا **ثانیاً**۔ جس طرح قرآن پاک میں **قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحىٰ اِلَيَّ** کہا گیا ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر کمالات کے علاوہ آپ کی نورانیت کا بھی بار بار ذکر آیا ہے۔ **قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ. وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا . يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ .**

مگر وہابی ایسے یک چشم ہیں۔ کہ ان کی ایک آنکھ ابلیسی نظر سے بشریت کو تو دیکھتی ہے۔ مگر نورانیت وشانِ محبوبیت کو دیکھنے کیلئے دوسری آنکھ بند ہو چکی ہے۔ چمگادڑ اور چور نور کے

مخالف ہوتے ہیں۔ معلوم نہیں وہابیوں کی رگ کس سے ملتی ہے۔ کہ یہ بشریت کی تو بہت رٹ لگاتے ہیں۔ لیکن نورانیت کے منکر ومخالف ہیں۔

آنکھ والا تیرے جلووں کے نظارے دیکھے   دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

مسئلہ اخوت۔ ''تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔ کیونکہ سب کا باپ اسلام ہی ہے۔ اور اس کے ماننے والے (نبی اور امتی) سب بھائی بھائی ہیں..... نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے رب کو سجدہ کرو۔ اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو..... نص کے مقابلہ میں قیاس کرنا یہ شیطانی فعل ہے''۔ (قدامت اہلحدیث صفحہ۴۴ ملخصا)

جواب۔ بارہ گاہِ رسالت کی گستاخی کے باعث وہابیوں پر پھنکار کا یہ اثر ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھائی قرار دینے کیلئے انہوں نے یہ جاہلانہ استدلال کیا ہے۔ کہ سب کا باپ اسلام ہے اور اس کے ماننے والے سب بھائی بھائی ہیں۔ اور نام نہاد ''اہلحدیث'' کہلاتے ہوئے اس بات کے ثبوت کے لیے نہ کوئی حدیث پیش کی ہے نہ کوئی حوالہ دیا ہے۔ اس کے برعکس حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما اسلام کے ماں باپ تھے۔ (تاریخ الخلفاء صہ ۱۲۸) **اب دیکھیئے۔** بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ کہ قاری سیف اللہ تو بلا دلیل وثبوت معاذ اللہ اسلام کو حضور صلی اللہ وآلہ وسلم کا بھی باپ قرار دے رہا ہے۔ اور حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ اور ان کی روایت کے لحاظ سے امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ حضور تو حضور، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں خدام وخلفاء کو بھی اسلام کا ماں باپ قرار دے رہے ہیں۔ وہابیو بتاؤ۔ کس کا بیاں زیادہ معتبر اور شایان شان ہے۔ ابوسامہ رضی اللہ عنہ اور امام سیوطی علیہ الرحمتہ کا یا قاری سیف اللہ گستاخ کا۔ سچ ہے۔ ع گرفرق مراتب نہ کنی زندیقی

وجہ اخوت۔ ''تمام مومن بھائی بھائی ہیں''۔ یہ ٹھیک ہے۔ مگر بھائی بھائی کیوں ہیں؟ اسلئے نہیں۔ کہ معاذ اللہ نبی وامتی سمیت اسلام سب کا باپ ہے بلکہ اسلئے کہ نبی صلی اللہ وآلہ وسلم مومنوں کے باپ ہیں اور جیسا کہ قرآن پاک نے **اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔** فرمایا ہے۔ کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسی طرح قرآن پاک نے یہ بھی فرمایا ہے

وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ۔ یعنی نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ (پ۲۱ رکوع ۱۷)
معلوم ہوا۔ کہ مومن اس لئے بھائی بھائی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے باپ ہیں۔ اور آپ کی ازواج ان کی مائیں ہیں۔ اگر بقول وہابیہ نبی مومنوں کے بھائی ہوتے تو آپ کی بیویاں مومنوں کی بھاوج ہوتیں۔ نہ کہ مائیں۔ مگر قاری سیف اللہ اس قرآنی دلیل کے مقابلہ میں بلا دلیل وثبوت اپنے قیاس سے کہتا ہے کہ باپ اسلام ہے۔ اور ماننے والے بھائی بھائی ہیں۔ اور پھر خود ہی کہتا ہے کہ نص کے مقابلہ میں قیاس کرنا شیطانی فعل ہے لہذا ثابت ہوا۔ کہ قاری سیف اللہ نے نص کے مقابلہ میں قیاس کر کے خود شیطانی فعل سرانجام دیا ہے۔ اور شیطان کا قائم مقام بن کر اس کا پارٹ ادا کیا ہے۔

؎ الجھا ہے پاؤں ''قاری'' کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

باقی رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کہ ''اپنے بھائی کی تعظیم کرو''۔ تو آپ کا یہ فرمانا تواضع کے طور پر ہے۔ جیسا کہ خود عربی تقویۃ الایمان صہ ۸۱ پر درج ہے۔ کہ ''**ارادبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ الکریم تواضعًا**'' اور یہ ظاہر ہے کہ جو بات بطور تواضع کہی جائے۔ دوسروں کی طرف سے اس کا لوٹانا بے ادبی کہلاتا ہے۔ جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی صراط مستقیم میں لکھا ہے۔ امابعد۔ عاجز ذلیل..... بندہ ضعیف محمد اسماعیل عرض کرتا ہے۔ (صراط مستقیم صفحہ ۱۵)
حالانکہ اس بقلم خود ''عاجز ذلیل۔ محمد اسماعیل'' کو کوئی نجدی دیوبندی وہابی ''عاجز ذلیل بندہ ضعیف'' نہیں کہتا۔ لہذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے بدرجہا بڑھ کر بھائی بشر کہنا ناروا وسوء ادب ہے۔

لطیفہ: قاری سیف اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھائی قرار دینے کی بنیاد اہل ایمان کے بھائی بھائی ہونے پر رکھی ہے جبکہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اس اخوت کی بنیاد

اس پر رکھی ہے۔ کہ ''انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ اس کے بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔'' (تقویۃ الایمان صفحہ ۸۵) یعنی دہلوی صاحب کے نزدیک بھائی چارے کے لئے ایمان شرط نہیں انسان ہونا کافی ہے۔ اور وہ اس کانگرسی نعرہ کے موجد ہیں۔ کہ

ہندو مسلم سکھ عیسائی — آپس میں ہیں بھائی بھائی

اور قاری سیف اللہ بھائی چارے کی بنیاد ایمان اور اسلام کی اولاد ہونا قرار دیتا ہے۔ اور بیچارہ یہ جانتا ہی نہیں۔ کہ جس کی میں وکالت و ایجنٹی کر رہا ہوں۔ اس کا کیا موقف ہے۔ یہ ہیں دنیائے وہابیت و غیر مقلدیت کے کرشمے کہ بڑا کچھ کہتا ہے چھوٹا کچھ کہتا ہے۔ موکل کچھ بولتا ہے۔ وکیل صاحب بہادر کچھ ہانکتا ہے۔

انتباہ۔ وہابیہ کے عقیدۂ باطلہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و مرتبہ باپ کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ بڑے بھائی کی سی تعظیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہابی اپنے باپ کو بھائی اور اماں کو بھاوجہ نہیں کہتے۔ اس لئے کہ معاذ اللہ وہ ماں باپ کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ جانتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔ کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو بھائی قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس بنا پر وہ اپنے ابا کو بھائی اور ماں کو بھاوجہ نہیں پکارتے کیا ان کے ماں باپ ایماندار نہیں ہیں۔ اور وہ اپنے کو اہل ایمان کی اولاد نہیں سمجھتے ہیں؟ یہ ہے بارگاہِ رسالت میں بے ادبی و گستاخی کی وہابیہ پر پھٹکار۔ کہ ان کے منہ سے کوئی ٹھکانے کی بات ہی نہیں نکلتی۔

مٹی میں ملنا۔ ''شاہ (اسماعیل) صاحب کا آپ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ بھی فوت ہو کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ اس سے مراد دفن ہونا ہے.... یا پھر مٹی سے ملاقی ہونا مراد ہے۔ نہ کہ مٹی میں تحلیل ہونا یعنی مٹی میں مٹی ہو جانا۔ (قدامت اہلحدیث صہ ۳۵ ملخصاً)

جواب۔ یہ بھی وہابیہ پر بے ادبی گستاخی کی پھٹکار ہے کہ وہ غلطی کو غلطی سمجھنے اور اس سے توبہ کرنے کی بجائے صاف صریح عبارات میں محض سینہ زوری سے مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ مولوی اسماعیل کی عبارت اپنے مفہوم کو صراحۃً بیان کر رہی ہے۔ اور انداز بیان و سیاق کلام سے بھی ظاہر ہے کہ اس میں شانِ رسالت کی تنقیص و آپ کے جسم اقدس کی تحقیر کی گئی ہے۔ قاری سیف اللہ نے جو معنیٰ پہنانے کی کوشش کی ہے۔ ان کا ''تقویۃ الایمان'' کی عبارت و صریح مدعا سے کوئی تعلق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قاری سیف اللہ نے بھی اصل عبارت (جو مر کر مٹی میں ملنے والے) کی بجائے آپ بھی فوت ہو کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔'' تحریر کیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ قاری بھی اصل عبارت اور اس کے الفاظ و مدعا سے مطمئن نہیں۔ مگر محض شخصیت پرستی و فرقہ وارانہ ذہنیت و ہٹ دھرمی کی بنا پر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ ایسی ایسی گستاخیوں کے مرتکب کو ''عاشقِ رسول و فنافی الرسول'' قرار دے رہا ہے۔ سچ ہے۔ گر ولی ایں است لعنت بر ولی

ڈبل جرم۔ اگر یہ لوگ تعصب و عناد کی پٹی اتار کر دیکھیں تو زیر بحث عبارت میں ڈبل جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ ایک تو ''مر کر مٹی میں ملنے'' کے گستاخانہ الفاظ اور دوسرے حدیث پاک کا غلط مطلب بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افتراء اور آپ کی طرف ان گستاخانہ الفاظ کی نسبت کہ ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔ (تقویۃ الایمان صہ ۷۵) مگر یہ لوگ شانِ رسالت سے عداوت کے باعث اس شدید گستاخی پر نہ صرف اڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ اسے عشق رسالت سے تعبیر کر رہے ہیں۔ ایسے بے ادب گستاخ لوگ اور عشق رسالت۔ توبہ توبہ.....

کرے مصطفےٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

لوگو انصاف۔ گستاخ وہابی اپنے بڑوں چھوٹوں اور وہابی مولویوں کے مرنے پر تو یوں لکھتے ہیں۔ کہ ٥ شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب) مٹی کے نیچے آرام فرمارہے ہے۔ (کتاب محمد بن عبدالوہاب) ٥ بارگاہ رسالت میں اسی زیر بحث گستاخانہ عبارت کے قائل اسماعیل دہلوی کے متعلق لکھتے ہیں۔ " خدا کے پیارے امت کے دلارے توحید کے متوالے......راہ خدا میں شہید ہوگئے"۔ (ضمیمہ تقویۃ الایمان مطبوعہ دفتر اخبار محمدی دہلی صہ ١٠) ٥ مولوی نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھا ہے۔ "١٣٢٠ھ میں آپ رحلت فرماگئے۔ (تاریخ اہلحدیث صفحہ ٤٢٦) ٥ "میاں الف دین وفات پاگئے"۔ حاجی پیر محمد کی اہلیہ اللہ کو پیاری ہوگئیں"۔ شیخ عبدالمتین اپنے مالک حقیقی سے جاملے"۔ (ہفت روزہ الاعتصام ١٣ اگست ١٩٧٦ء)

تقابل کیجئے۔ دوسروں کے لئے آرام فرمارہے ہیں۔ شہید ہوگئے۔ رحلت فرماگئے۔ وفات پاگئے۔ مالک حقیقی سے جاملے۔ اللہ کو پیاری ہوگئیں اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ "مرکر مٹی میں ملنے والے ہیں"۔ آہ۔ نجدی یہ کونسی مثال ہے۔ یہ کونسا محاورہ ہے۔ یہ کونسا انداز ہے۔ جو ساری دنیا میں سوائے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات بابرکات کے اور کسی کے لئے کبھی استعمال نہیں کیا گیا۔ اور وہ بھی حضور پر افتراً کرکے اس اسماعیلی گستاخی کو آپ کی طرف منسوب کیا گیا۔ کہ "میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں"

ے وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سربسر   ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

سوال ١٦۔ مولوی وحید الزمان اور تمام اہلحدیثوں نے نزل الابرار میں لکھا ہے۔ کہ" ہمارے بعض اصحاب نے نکاح متعہ کو جائز رکھا ہے"۔

سیف اللہ۔ "علامہ وحید الزمان اور تمام "اہلحدیثوں" کے نزدیک متعہ ناجائز ہے

......اگر کسی مجہول الاسم عالم سے اس کا جواز......ثابت بھی ہوجائے۔ تو کیا ہم اس کے مقلد ہیں"؟ **تبصرہ**۔ یہ ہے سینہ زوری اور پاگل پن کہ پہلے تو صاف انکار کردیا۔ کہ "تمام اہلحدیثوں کے نزدیک متعہ ناجائز ہے"۔ اور پھر کہا۔ کہ اگر کسی مجہول الاسم عالم سے ثابت بھی ہوجائے تو کیا ہم اس کے مقلد ہیں۔ حالانکہ یہی بات پہلے بھی کہی جاسکتی تھی اور تمام اہلحدیثوں کے متعلق ادعا کی ضرورت ہی نہیں تھی کہ اگر کسی مجہول الاسم یا بعض سے ایسا ثابت بھی ہوجائے تو کیا ہم اس کے مقلد ہیں یعنی مابدولت تو غیر مقلد ہیں۔ جس کا جی چاہے۔ جدھر منہ اٹھایا چل دیا۔ بہرحال قاری سیف اللہ کسی کا مقلد ہو یا نہ ہو۔ مولوی وحید الزمان نے صاف لکھا ہے کہ **خالف بعض اصحابنا فی نکاح المتعه فجوزوها**۔ (نزل الابرار صہ ٣٣) اس سلسلہ میں ہم پر قطع وبرید کا الزام لگانا بجائے خود بزدلی اور فریب کاری ہے۔

سوال ١٧۔ "اہلحدیثوں کے نزدیک وظیفہ مجموعہ لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ ثابت نہیں (بدعت) ہے۔ وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے ٥ اگر کوئی لا الہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو۔ تو وہ امیدوار نجات ہے۔

٥ غزنوی پارٹی کے نزدیک جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے لا الہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں"۔

سیف اللہ۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جس جگہ کلمہ شریف بطور وظیفہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ وہاں صرف کلمہ کا پہلا جز لا الہ الا اللہ کا ہی ذکر کیا ہے.... (ملخصا) **تبصرہ**۔ ایسے مقامات پر کلمہ طیبہ کے پہلے جز کا ذکر نام وعنوان اور دونوں جزوں کے کمال اتصال کی بنا پر ہے کہ جب لا الہ الا اللہ پڑھا جائے گا۔ معاً محمد رسول اللہ بھی زبان پر آئیگا۔ اور اگر بطور وظیفہ پہلے جز کا ذکر ہو۔ تو بھی اس کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کی ممانعت، وبدعت

ہونا محتاج دلیل ہے۔ وہابیہ کا اس کو حدیث صریح کے بغیر از خود بدعت و ناجائز ٹھہرانا ان کی بدعقیدگی کے باعث ان کی طبعی کور ذوقی و بدمزاجی پر مبنی ہے۔ حضور اعلٰحضرت فاضلِ بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بحوالہ صوفیاء پہلے جز پر اکتفا کو "کچھ حرج نہیں"۔ فرمایا ہے۔ بدعت قرار نہیں دیا۔ لہذا قاری کا اسے اپنی تائید سمجھنا اس کی جہالت وحماقت ہے۔ اسی طرح قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکنے اور پیشاب پاخانہ کرنے پر اصرار ہے۔ تو اس کے لئے صریح حدیث پیش کرنا خود ان کے ذمہ ہے۔

سیف اللہ۔ "اس متعصب بریلوی نے جو ذکر کیا ہے کہ اگر کوئی لا الہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو۔ تو امیدوار نجات ہے۔ یہ سراسر جھوٹ ہے"۔

جواب۔ قاری صاحب کا اس حوالہ کو سراسر جھوٹ کہنا بجائے خود جھوٹ ہے۔ اس لیے کہ وہابیوں کے اس عقیدہ کے متعلق دو حوالے دیئے گئے تھے۔ "امتیازی مسائل اور رسالہ اہلحدیث" امرتسر ۱۵/۱۱/۱۹۔ مگر قاری صاحب نے رسالہ اہلحدیث کا ذکر تک نہیں کیا۔ اور یہ ان کی نادانی ہے۔ بہرحال اگر امتیازی مسائل میں کسی وجہ سے آپ کو یہ حوالہ نہیں مل سکا۔ تو اہلحدیث امرتسر کا پتہ فرماتے۔ جس میں مولوی ثناء اللہ کا یہ فتویٰ مذکور ہے۔ کہ اگر کوئی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اور محمد رسول اللہ نہیں کہتا ہے تو اسکی مغفرت ممکن ہے اور وہ امیدوار نجات ہے۔ (ملخصاً) ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

سیف اللہ۔ امام عبدالجبار غزنوی کے معتقدین ان کی بیعت کو ضروری سمجھتے تھے.... تو مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان میں کچھ نزاع تھا ٥ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ان کے مریدوں کے متعلق کچھ کہا ہو..... اور ہو سکتا ہے کہ پہلے حوالے کی طرح یہ بھی غلط ہو۔ کیونکہ صرف پرانے پرچے کا حوالہ دے دیا ہے"۔ (قدامت اہلحدیث صفحہ ۴۵ ملخصاً)

جواب۔ قاری صاحب کی "علمیت ولیاقت" اور ان کی بے بسی و بدحواسی ان کے ہو سکتا

ہے۔ ہو سکتا ہے کے تکرار سے صاف مترشح ہے۔ اور پھر یہ کیسے پتہ کی بات کہی ہے کہ صرف تازہ پرچے کا حوالہ ہونا چاہیے۔ ان کی نزاکت طبع کی بنا پر پرچہ پرانا ہو گیا۔ تو حوالہ ختم ہو گیا۔ وارے غیر مقلدیت اور یہ تیرے خود ساختہ اصول و کرشمے۔ قاری صاحب حوالہ نہ پہلا غلط تھا۔ نہ یہ غلط ہے۔ درحقیقت آپ کا علم اور تحقیق غلط ہے۔ بہرحال یہ تو آپ نے تسلیم کر ہی لیا ہے نا۔ کہ ٥ مولوی عبدالجبار و ثناء اللہ میں کچھ نزاع تھا ٥ غیر مقلد مولوی نہ فہم حدیث میں متفق ہیں نہ عمل بالحدیث میں ٥ ان کے نزدیک ائمہ دین کا مقلدین ہونا جرم ہے اور اپنے مولویوں کا معتقدین ہونا درست ہے ٥ اہل سنت کے لئے پیری مریدی بدعت ہے مگر مولوی عبدالجبار کا مرید ہونا ثواب ہے اور وہ بھی اس حد تک کہ لا الہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ ٥ مولوی ثناء اللہ جیسے جن وہابیوں نے مولوی عبدالجبار کی امامت تسلیم نہیں کی۔ وہ "جاہلیت کے موت مرے" ٹھیک ہے نا۔

زباں کھولیں گے ہم پر بدزباں کیا بدشعاری سے — کہ ہم نے خاک بھر دی ان کے منہ میں خاکساری سے

انتباہ۔ قاری سیف اللہ نے مذکورہ تین حوالوں میں اپنی ناسمجھی سے جو قیل وقال کیا ہے۔ اس کا حال ظاہر ہو گیا ہے۔ بظاہر اگرچہ اس نے مرزائیوں کی طرح وہابیہ کے کلمہ میں ٹال مٹول کیا ہے۔ لیکن حقیقتاً مرزائیوں کے ساتھ اپنے اندرونی اتحاد کا اس طرح مظاہرہ کیا ہے کہ "تحقیق اہلحدیث" میں مذکورہ تینوں حوالوں کے بالکل متصل مرزائیوں کی عدم تکفیر کا جو حوالہ تھا۔ اس کو ہضم کر لیا ہے۔ اور "تحقیق اہلحدیث" صہ ۲ پر وہابیوں کے مرزائیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا جو حوالہ تھا۔ اسے نوش جاں فرما لیا ہے۔ اور اسطرح ان حوالوں کو چیلنج نہ کرتے ہوئے مرزائیوں کے ساتھ اپنے تعلقات کا اعتراف کر کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان دونوں میں بس۔ نام ہی کا فرق ہے تصویر ہے دونوں کی ایک۔

قاری صاحب۔ دیگر چھوٹے موٹے حوالوں پر تو آپ بہت سٹپٹائے ہیں۔ اور پیچ و

تاب کھائے ہیں۔مگر مرزائیوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو خاموشی سے کس طرح برداشت کرلیا ہے۔ ؎ کچھ تو ہے پردہ داری ہے۔

سوال ۱۸۔ ''فتاویٰ ثنائیہ'' میں اہلحدیث کے نزدیک کوا کھانا جائز لکھا ہے''۔

سیف اللہ۔ ''میں نے بار بار'' فتاویٰ ثنائیہ'' کو دیکھا۔لیکن کہیں اس دیسی کوے کی حلت کا فتویٰ نہیں ملا''۔(ملخصاً)

تبصرہ۔قاری صاحب آپ اتنی جلدی گھبرا کیوں گئے ہیں۔کہ بوکھلاہٹ میں حوالے جھٹلانے کے درپے ہیں۔یہ دیکھو(فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم صہ ۶۵۶ مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ لاہور) مولوی ثناءاللہ صاحب مولوی رشید احمد گنگوہی کے کوا جائز قرار دینے پر ان کی تحسین کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔کہ''مولانا رشید احمد نے حق کے مقابلہ میں ان لاکھوں کروڑوں مخالفین کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔کیوں اس لئے کہ علماء حقانی کا یہ اصول رہا ہے۔ ''ایثار الحق علی الخلق''۔(وہ حق کو خلق پر ترجیح دیتے ہیں) کیوں قاری جی۔کچھ ہوش آیا کہ نہیں۔اگر مولوی ثناءاللہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی طرح کوا کھانا جائز نہیں سمجھتے تھے۔تو یہ حلت کوا کے فتویٰ پر حق۔حق۔حق کا نعرہ کیوں بلند ہو رہا ہے۔اگر آپ اب بھی ضد کریں کہ ''فتاویٰ ثنائیہ'' میں کوے کی حلت کا فتویٰ نہیں۔تو مہربانی فرما کر ہماری طرح آپ بھی مولوی ثناءاللہ صاحب کے قلم سے کوے کی حرمت کا فتویٰ پیش کریں۔ورنہ''لعنۃ اللہ علی الکذبین'' کا طوق اپنے گلے میں سجالیں۔

سوال ۱۹۔''عرف الجادی میں بجو کو شکار کہا ہے''۔

سیف اللہ۔''بعض لوگوں نے اس کی حرمت ذکر کی ہے لیکن یہ روایت قابل احتجاج نہیں''(ملخصاً)

تبصرہ۔بجو کے متعلق اختلاف تو آپ کو تسلیم ہے۔اب اگر آپ کی تحقیق اس کی حلت کی

طرف مائل ہے۔تو''چشم ماروشن دلِ ماشاد'' لگے ہاتھوں اس شکار کا کباب شوق فرما کر اپنے''عامل بالحدیث'' ہونے کا مظاہرہ بھی فرمائیے۔جیسا کہ آپ نے دیوبندی بھائیوں نے ۶ اگست ۱۹۷۶ء کو سلانوالی میں کووں کے گوشت کی ضیافت میں اپنے فتویٰ پر عمل کا مظاہرہ کیا۔(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷ اگست ۱۹۷۶ء) ہم نے صرف یہی بتانا تھا۔کہ بجو آپ کے نزدیک شکار ہے۔خدا کا شکر ہے آپ نے اسے تسلیم فرمالیا اور اس حوالہ کو جھٹلانے کی کوشش نہیں کی۔

سوال ۲۰۔''عرف الجاوی میں ہے۔کہ منی کا نکالنا بوقت حاجت مباح ہے اور کبھی واجب ہو جاتا ہے''۔

سیف اللہ۔''عرف الجاوی کے صفحہ مذکورہ پر ایسی کوئی عبارت نہیں۔اور ایسے ہی تمام کتابوں کے حوالے غلط ہیں۔اور تحریف کی گئی ہے''۔.......(ملخصاً۔قدامت صہ ۵۰)

تبصرہ۔افسوس کہ بیچارے قاری صاحب میدان تحقیق وتصنیف میں نووارد ہونے کے باعث بہت جلد اور بہت زیادہ گھبرا گئے ہیں۔یہاں تک کہ آنکھیں ایسی پتھرا گئی ہیں۔کہ کتاب سامنے ہونے کے باوجود حوالہ نظر نہیں آتا۔اور لگے ہیں۔انکار پر انکار کرنے۔غلطی وکمزوری اپنی ہے اور کہتے ہمیں ہیں۔کہ تمام کتابوں کے حوالے غلط ہیں''۔کچھ حیا کرو اور بر سرِ عام ایسی کذب بیانی وافتراء پردازی سے شرماؤ۔یہ دیکھو عرف الجاوی مطبوعہ مطبع صدیقی بھوپال صہ ۲۰۷ پر حوالہ موجود ہے۔جس میں مختلف اوقات میں مشت زنی کو مباح۔مستحب اور واجب تک قرار دیا گیا ہے۔اور سنو اسی مقام پر مشت زنی کی ممانعت میں وارد احادیث کو بے ثبوت وغیر صحیح قرار دیا ہے۔اور سنو اسی مقام پر حضرات صحابہ (رضی اللہ عنہم) پر بھی اس فعل کا افتراء کیا گیا ہے۔توبہ توبہ کہو اب کیا فیصلہ ہے۔یہی ہے غیر مقلدین کا علم حدیث و عمل بالحدیث اب آپ ہی کے الفاظ میں یہ مباح ومستحب وواجب کا مرتبہ آپ کو اور آپ

کے خودساختہ وخانہ ذاد ''حکیم الامت'' کومبارک ہو۔ قاری صاحب خلط مبحث نہ کرواور دوسروں پرلب کشائی سے پہلے اپنا معاملہ صاف کرو۔ چونکہ تم مدعی عمل بالحدیث ہو۔ اس لئے یا تو حدیث صحیح سے (معاذ اللہ) حضرات صحابہ پر اس افتراء واس فعل کے مباح و مستحب وواجب ہونے کا ثبوت پیش کرو۔ یا اپنے مجدد الہند کے صاجزادے نورالحسن پر فتویٰ لگاؤ۔ اور یا پھر وہابیت سے توبہ کر کے چھٹکارا پاؤ۔ کہو کونسی صورت منظور ہے؟

سوال ۲۱۔ ''انسان کی منی پاک ہے''۔ سیف اللہ ۔..... ''متاخرین اہلحدیث میں سے بعض منی کے نجس ہونے کے قائل ہیں۔ اور بعض کا رجحان اسکے پاک ہونے کی طرف ہے۔ صاحب عرف الجاوی..... اسکے پاک ہونے کی طرف میل ہیں''۔ (ملخصًا)

تبصرہ۔ قاری صاحب۔ یہ کیا ٥ دانستہ یہ منافقانہ روش ہے یا آنکھوں کی بیماری ہے۔ کہ اسی ''عرف الجاوی'' کا پہلا حوالہ صفحہ ۲۰۷ پر تو آپ کو نظر نہیں آیا۔ اور اسی کتاب کا ذیر بحث حوالہ آپ نے بلا چون وچرا تسلیم کر کے اس کی تفصیل شروع کردی ہے۔ اس قدر دورنگی و ہیرا پھیری کی وجہ اور کڑوا کڑوا تھو اور میٹھا میٹھا ہڑپ کی دلیل؟ ٥ پھر تم کہتے ہو کہ تقلید وجہ اختلاف وانتشار ہے اور مقلدین اس کا شکار ہیں۔ لیکن آپ نے غیر مقلدین میں بھی حدیث فہمی وعمل بالحدیث اور پاک وناپاک کا اختلاف خود بیان کردیا ہے۔ لہذا غیر مقلدین کی گروہ بازی وباہمی تقلید اور اختلاف وانتشار سے چھٹکارا تو تم بھی حاصل نہ کر سکے۔ پھر تمہیں مقلدین اہل سنت کو طعن وتشنیع کرتے شرم کیوں محسوس نہیں ہوتی؟ ٥ بہر حال عندالوہابیہ منی پاک ہونے کے قول کا آپ نے اقرار کرلیا ہے۔ اس کے باوجود آپ کا سرقہ بازی کا الزام اور ہدایہ وغنیۃ سے استدلال بددیانتی ہے۔ نہ یہاں سرقہ بازی ہے۔ نہ عبارتِ ہدایہ کا یہاں کوئی علاقہ ہے۔ اور نہ حنبلی مذہب کی کتاب غیر مقلدین کیلئے مفید مطلب۔ لطیفہ۔ قاری سیف اللہ کی جہالت کے نمونوں میں سے ایک اور نمونہ ملاحظہ

ہو۔ لکھتے ہیں۔ کہ ''صاحب عرف الجاوی..... پاک ہونے کی طرف میل ہیں۔ سبحان اللہ کیا انداز نگارش ہے اور اسی بحث میں فرماتے ہیں۔ منی اگر ناک ہوتی تو اس کے دھونے کی کیا ضرورت تھی۔ یہاں پر لفظ پاک کی بجائے آپ ناپاک استعمال فرماتے ہیں۔ جیسے بعض دیہاتی خالص گھی کو ناخالص کہتے ہیں۔ شاید ایسے ہی قاری کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ۔

لطف پر لطف ہے املاء میں میرے یار کے حاء حطی سے گدح لکھتا ہے ہوز سے ہمار

(وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ)

سوال ۲۲۔ نزل الابرار میں ہے۔ ''جس عورت سے زنا کیا۔ زانی کیلئے اسکی ماں اور بیٹی حلال ہے۔ جس عورت سے زنا کیا۔ وہ عورت زانی کے بیٹے کے لئے حلال ہے''۔ وغیرہ وغیرہ

سیف اللہ۔ حرمت مصاہرت زنا سے ثابت ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ یہ ایسا مسئلہ ہے۔ جو ہمیشہ سے اختلافی چلا آتا ہے۔ (ملخصًا) تبصرہ۔ بس تر کی تمام شد۔ افسوس کہ غیر مقلدین بمصداق ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ اہلحدیث بغیر قرآن وحدیث کے کسی کا قول قبول نہیں کرتے۔ (قدامت اہلحدیث ٦٨) لیکن ائمہ دین کے اجتہادات واختلاف پر طعن وتشنیع کرنے والے جب اپنے غیر مقلد مولویوں کے خودساختہ مسائل میں پھنستے ہیں۔ تو پھر بزرگان دین وائمہ کرام ہی کے اقوال واختلافات کا سہارا لیتے ہیں۔ یہی معاملہ قاری نے کیا ہے۔ کہ اپنے غیر مقلد مولویوں کے مسائل پر قرآن وحدیث کے شواہد کی بجائے اہل علم کا اختلاف پیش کردیا ہے۔ اور یہی ان کے بے اصولی وغیرہ مقلدیت ہے کہ نہ انکا کوئی مرکز ہے۔ نہ گفتگو کی بنیاد۔ بہر حال کام یوں نہیں چلے گا یا تو غیر مقلدین کی فقہ پر حدیث نبوی کی تصریح پیش کریں۔ اور یا پھر ائمہ دین کی تحقیقات کو حجت سمجھیں۔ اور انکے اختلافات پر بدزبانی

ودریدہ دہنی سے باز آئیں۔ سب کے لئے ایک ہی اصول قرار دیں اور فقہی اجتہادی مسئلہ پر صریح حدیث و دلیل کے مطالبہ پر اصرار نہ کریں۔ اور باوجود اختلاف کے یہ سوچیں کہ مسائل زیر بحث میں بہتری فضیلت اور احتیاط کس طرف ہے۔ احناف کی طرف یا غیر مقلدین کی طرف؟

سوال ۲۳۔ عرف الجاوی میں لکھا ہے۔ کہ "کتے اور خنزیر کے سوا اور سب جانوروں کی منی پاک ہے؟

سیف اللہ۔ مذکورہ کتاب میں کوئی ایسی عبارت نہیں۔ جس سے یہ صراحت ہو" (ملخصاً)

تبصرہ۔ یہاں دراصل سہو نظر کی بنا پر فقہ محمدیہ کی بجائے۔ عرف الجاوی کا نام آگیا۔ بہر حال یہ حوالہ فقہ محمدیہ کلاں صہ ۴۱ پر مذکور ہے۔ اور منجملہ غیر مقلدین کا مذہب ہے۔ قاری صاحب۔ ہم نے تو اپنے حوالہ کی تلافی و تصحیح کر دی۔ اب آپ بھی اس کے ثبوت میں حدیث بیان فرمایئے۔ کہ "کتے اور خنزیر کے سوا اور سب جانوروں کی منی پاک ہے۔

سوال ۲۴۔ "ہدیۃ المہدی" میں ہے۔ کہ "اگر کوئی شخص چوپائے کے ساتھ دخول کرے۔ اس پر غسل نہیں"۔

سیف اللہ۔ "ہم صاحب "ہدیۃ المہدی" کے مقلد نہیں کہ جو فرمائیں ہم مان لیں"۔

تبصرہ۔ چلو جلدی چھٹی ہوگئی۔ باقی عدم مقلد ہونا۔ تو یہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ کہ "حضرات ائمہ دین علیہم الرضوان کے دامن سے کنارہ کشی کا یہ ان پر وبال ہے کہ نہایت اقلیت میں ہوتے ہوئے بھی ان میں کئی فرقے اور گروہ ہیں۔ اور ان کا ہر مولوی "باون گز" کا ہے۔" الخ۔ (تحقیق اہلحدیث) ۔ تو اگر قاری صاحب اس جگہ صاحب "ہدیۃ المہدی" کے مقلد نہیں تو کسی اور غیر مقلد ہو جائیں گے۔ کیونکہ ایسی تقلید کے بغیر تو ان کا گزارہ نہیں۔ اور نرے غیر مقلد ہی رہیں گے۔ تو پھر انہیں خود حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے

اس مسئلہ کے جواز و عدم جواز کا ثبوت دینا ہوگا۔ اور یہ ان کے بس کی بات نہیں۔

دوگونہ عذاب است جان مجنوں را	بلائے صحبتِ لیلیٰ وَ فرقتِ لیلیٰ

بہر حال مسئلہ زیر بحث میں وہابیہ کا مذہب ظاہر ہے اور ہمارا حوالہ ناقابلِ تردید ہے اور اسے طے کئے بغیر (نئے) مسائل اٹھانا نا معقولیت ہے۔

سوال ۲۵۔ "مذکورہ مسائل فقہ.... امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب ہیں۔ یہ غلط کیسے ہو سکتے ہیں"۔

سیف اللہ۔ "یہ بریلویوں کی کتنی بڑی جہالت ہے۔ کہ جو کتابیں (ہدایہ وغیرہ) امام صاحب کی وفات کے برسوں بعد لکھی گئیں۔ ان کے مسائل کو امام صاحب کی طرف منسوب کر دیتے ہیں"۔ (ملخصاً الخ)

جواب۔ جس ذہنیت کے ساتھ آریہ قرآن پاک پر اور چکڑالوی پرویزی احادیث مبارکہ پر معترض ہوتے ہیں۔ بالکل اسی ذہنیت کے ساتھ غیر مقلدین فقہ شریف پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور یہی وہ غلط ذہنیت ہے جو غیر مقلدیت کو مرزائیت و چکڑالویت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور کون باخبر نہیں جانتا کہ عبداللہ چکڑالوی اور غلام احمد قادیانی وہابیت ہی کے ذریعے انکارِ حدیث و انکار ختم نبوت تک پہنچے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ۔ اور ابھی ابھی پچھلے اوراق میں غیر مقلدیت و مرزائیت کی تعلق داری اور اس پر قاری سیف اللہ کی خاموشی آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔ یہاں بھی یہی صورت حال ہے۔ کہ جس طرح چکڑالوی پرویزی کتب حدیث کے متعلق اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ بہت بعد میں لکھی گئی ہیں۔ اسی طرح غیر مقلد کتب فقہ پر معترض ہے۔ حالانکہ جس طرح بذریعہ تحریر و تقریر پے در پے ذخیرۂ احادیث موجودہ صورت تک منتقل ہوتا چلا آیا۔ اسی طرح مسائل فقہ و اصول اجتہاد کا ذخیرہ بھی بذریعہ تحریر و تقریر پے در پے موجودہ صورت تک منتقل ہوتا چلا آیا۔ اور جس احادیث میں اہل فن "صحیح و

غلط'' کا امتیاز کراتے آئے۔ اسی طرح مسائل فقہ میں بھی اہلِ فن ''درست نادرست'' کی پہچان کراتے رہے۔ لہذا جس طرح کتب حدیث کی تدوین پر اعتراض غلط ہے۔ اسی طرح کتب فقہ کی تدوین پر بھی اعتراض غلط ہے۔.............

اور جس طرح منکرینِ............

حدیث کا ذخیرۂ احادیث کو مشکوک ٹھہرانا لغو ہے۔ اسی طرح غیر مقلدین کا ذخیرۂ فقہ کو مشکوک ٹھہرانا باطل ہے۔ اور یہ محض عذرِ لنگ ہے۔ کہ مسائل فقہ کی حضور امام اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت صحیح نہیں۔ اسلیئے کہ غیر مقلدین جن مسائل کی امام اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت صحیح سمجھیں۔ ان کو بھی قبول نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی بدزبانی وطعن وتشنیع کا نشانہ بناتے ہیں۔ جیسا کہ ''الجرح علی ابی حنیفہ'' میں ان لوگوں نے اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا تھا۔ الغرض یہ محض دفع الوقتی ودھوکہ دہی ہے۔۔

بڑے پاک باز اور بڑے پاک طینت جناب آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہی۔

الحمدللہ یہاں تک ہم قاری سیف اللہ کے اول تا آخر خودساختہ ''سوال وجواب'' پر تبصرہ و محاسبہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اب ہم اس کے ضمنی الزامات واتہامات کا جواب دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس کی کذب بیانی وبدیانتی اور تحریف وخیانت کا مزید مظاہرہ ہو۔ اور لوگوں کو نام نہاد مدعیان عمل بالحدیث، غیر مقلدین کی اصلیت معلوم ہو جائے۔

الزام ۔ بے نماز تمام صحابہ کرام اور محدثین کے نزدیک کافر ہے۔ بریلویوں کا بے نمازیوں کو مذہب اہلحدیث کی طرف نسبت کرنا دھوکہ دینا ہے۔ **(قدامت صفحہ ۹)**

جواب ۔ الحمدللہ ہم نے تو کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ وہابی خود ہی دھوکہ باز ہیں۔ جنہوں نے بے نماز کی تکفیر۔ کے لئے دعویٰ تو تمام صحابہ کرام اور محدثین کا کیا ہے۔ اور حوالہ کوئی نہیں دیا۔ اور حقیقت حال یہ ہے کہ سردار وہابیہ مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں۔ کہ بہت سے علماء تارک

الصلوٰۃ کو کافر مرتد نہیں کہتے....خاکسار کی تحقیق (اس) پچھلے گروہ سے متفق ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ا صفحہ ۴۶۵) o ''بے نماز شرابی مسلمان نے اگر اسلامی طریقہ پر ذبح کیا۔ تو اس کا کھانا جائز ہے (ج ۲ صفحہ ۸۶) o نواب وحید الزماں کہتے ہیں۔ ''جو شخص فرائض چھوڑ دے یا حرام کا مرتکب ہو۔ اس سے ایمان سلب نہیں ہوگا۔ وہ ناقص الایمان مومن ہے۔ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا''. (ہدیۃ المہدی صفحہ ۷۹) **معلوم ہوا۔** قاری ایسا جھوٹا اور جاہل ہے کہ اسے اپنی مشہور کتب مذہب کا بھی پتہ نہیں۔ اور اہل سنت کے خلاف خواہ مخواہ خرافات لکھتا ہے۔ الزام۔ حنفیوں کو ''غنیۃ الطالبین'' میں پیر صاحب نے مرجیوں میں شمار کیا ہے'' **(قدامت صفحہ ۱۷)**

جواب ۔ اس کا جواب اپنے ''اکابر اہلحدیث'' میں سے مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی زبانی سنیئے۔ اسی الزام کے جواب میں شاہ ولی اللہ اور نواب صدیق سے نقل کیا ہے۔ کہ'' ارجاء دوم قسم پر ہے۔ ایک ارجاء ایسا ہے کہ قائل کو سنت سے نکال دیتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو سنت سے نہیں نکالتا...... معلوم ہوا۔ کہ حضرت شیخ جیلانی کی مراد شق ثانی ہے اور اس پر کوئی غبار نہیں''۔ **(تاریخ اہلحدیث صفحہ ۷۷۔۷۸)**

الزام ۔ تقلید شخصی سے نفی ایمان کی لازم آئے گی۔ تقلید شخصی شرک اکبر کو مستلزم ہے۔ اور ہر شرک اکبر کفر ہے۔ (قدامت صفحہ ۲۹) مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں۔ مقلدین مبتدع مسلمان ہیں۔ (کافر نہیں ہیں) (ہدیۃ المہدی صفحہ ۷۵) o احناف شوافع مالکیہ حنابلہ مسلمان ہیں۔ اہل سنت وجماعت کے زمرہ میں داخل ہیں۔ (نزل الابرار صفحہ ۹) o مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمتہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ آپ شافعی المذہب تھے۔ شریعت وطریقت ہر دو کے جامع تھے۔ مجھے کو ان سے کمال عقیدت ہے۔ مصر میں آپ کی قبر کی زیارت کی۔ اور فاتحہ پڑھی۔ (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۳۸۶) اسی طرح

میر سیالکوٹی نے بعنوان: ''ہندوستان میں علم وعمل بالحدیث'' شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت مجدد الف ثانی (رضی اللہ عنہما) جیسے حنفی مقلد بزرگانِ دین کا نہایت اعزاز سے ذکر کیا ہے o اور ''تاریخ اہلحدیث'' میں محمد بن عبدالوہاب سے نقل کیا ہے۔ کہ ''ہم فروع میں امام احمد بن حنبل کے مذہب پر ہیں۔ اور جو شخص ائمہ اربعہ میں سے کسی کا بھی مقلد ہو۔ ہم اسے برا نہیں جانتے''۔ (چہ جائیکہ اس کی تکفیر کریں)۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۱۴۶) o مولوی اسماعیل (گوجرانوالہ) رقمطراز ہیں۔ ''ہندوستان کے اہل توحید۔ حنفی ہو یا اہلحدیث''۔ o حنفی ہو یا اہلحدیث کوئی ان میں اسلام سے خارج نہیں۔ (تحریک آزادی فکر صہ ۲۱۔۱۷۵) o ''بریلویوں کا ذبیحہ حلال ہے۔ کیونکہ وہ اہل قبلہ مسلمان ہیں''۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۰/۸/۵۹) قاری جی۔ اپنے اکابر کا ان تصریحات کو دیکھو اور سوچو۔ کہ تمہاری غلیظ زبان وناپاک منہ کے بقول مقلدین کافر ومشرک ہیں۔ یا بحکم حدیث ان کو کافر قرار دے کر تم خود دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ اگر تمہارے یہ اکابر تم جیسے ''طنبورہ'' کا فتویٰ سنتے تو ضرور کہتے۔ کہ ؎ من چہ می سرایم وطنبورہ من چہ می سراید

الزام۔ ''امام شعرانی نے فرمایا۔ ولی کامل مقلد نہیں ہوتا۔ پیر عبدالقادر جیلانی اور شیخ شاذلی کا حنبلی مشہور ہونا توافق رائے یا سابقہ حالت کی بنا پر ہے۔ ورنہ وہ تقلید سے بری ہیں''۔ قدامت صفحہ ۲۹ ملخصًا)

جواب۔ غیر مقلد قاری کا تقلید کو شرک وکفر قرار دیکر امام شعرانی شافعی مقلد کا سہارا لیتے ہوئے شرمانا چاہیے تھا۔ اور حوالہ بھی سراسر جھوٹ۔ امام شعرانی کا ارشاد یہ ہے۔ کہ ''جو ولی قطبیت کبریٰ کے مقام پر فائز ہو جائے۔ وہ تقلید سے مستغنیٰ ہوتا ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور سیدی محمد شاذلی قطبیت کبریٰ سے قبل مقلد تھے۔ اور اس مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی ان کا حنبلی وحنفی کہلانا ان کی سابقہ حالت کی بنا پر ہے۔ اگر چہ اب وہ تقلید

سے مستغنی ہیں۔ (المیزان صہ ۲۴ ملخصًا) **للہ انصاف**:۔ یہ تقلید کی دلیل ہے یا غیر مقلدیت کی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ دونوں جلیل القدر حضرات قطبیت کبریٰ سے پہلے بھی مقلد تھے اور اس مقام کے حصول کے باوجود اب بھی مقلد کہلاتے ہیں۔ نہ پہلے تقلید شرک تھی۔ نہ اب یہ نسبت ممنوع ومذموم ہے۔ بلکہ تقلید وہ مبارک ومقبول اور ضروری عمل ہے۔ کہ جس سے یہ حضرات اتنے بلند مقام پر پہنچے۔ اگر تقلید شرک ہوتی تو معاذ اللہ مشرک کیلئے یہ رسائی کیسی اور مشرکانہ لقب کیسا؟ اور جب ایسے جلیل القدر حضرات اپنی شروع حالت میں تقلید سے مستغنی نہ تھے۔ تو اب کوئی تقلید سے مستغنی کیسے ہوسکتا ہے۔ کیا عقل وخرد اور ادب وحیا سے محروم غیر مقلدین ان سے بڑھ کر ہیں۔ یا قطبیت کبریٰ کے مقام پر فائز ہیں۔ جو انہیں تقلید کی ضرورت نہیں؟

؎ نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری   کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

الزام۔ ''جو شخص حقہ پیتا ہو۔ مکروہ تحریمی کا ارتکاب کرتا ہے''۔ (قدامت صفحہ ۲۷ ملخصًا)

جواب۔ حقہ کو مطلق مکروہ تحریمی کہنا شریعت پر افتراء اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔ اور قاری خود لکھتا ہے۔ کہ ''دعویٰ بلا دلیل مردود ہوتا ہے''۔ نام نہاد ''اہلحدیث'' قاری کو چاہیے تھا۔ کہ حقہ کی حرمت کیلئے حدیث صحیح صریح پیش کرتا۔ ورنہ مردود دعویٰ پیش نہ کرتا۔ اور کم از کم ''فتاویٰ ثنائیہ'' کی یہ تشریح دیکھ لیتا۔ کہ ''جو لوگ حقہ نوشی کی حرمت (کراہت تحریمی وغیرہ) کے قائل ہیں۔ ان کا قول ناقابل اعتماد ہے۔ اس واسطے کہ حرمت موقوف ہے۔ اوپر دلیل قطعی کے اور قائلین حرمت نے کوئی دلیل قطعی قائم نہیں کی''۔ الخ (جلد دوم صہ ۷۹)

؎ جواب اس بات کا کیسا یہ گھر ہی سے نکل آیا   میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

الزام۔ ''کیا یہ الفاظ گستاخانہ نہیں۔ کہ امت کا داعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا ہے''۔ (جزاالله عدده)

جواب۔ تعجب ہے۔ کہ اپنی طرح بشر اور بڑا بھائی کہنے اور مر کر مٹی میں ملنے والا قرار دینے والے گستاخوں کو ایک سیدھی سادی عبارت میں گستاخی نظر آئی۔ نظر نہیں آئی۔ بلکہ زبردستی بنائی۔ کہ لفظ راعی (محافظ و نگہبان) کو چرواہا بنا کر گستاخی خود کی۔ اور الزام دوسروں پر لگا دیا۔ اور اجمالاً تمثیلی طور پر لفظ ''بکری'' کے حفاظت و شفقت کے وصف کو جانور کے مشابہ ٹھہرا دیا۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ، اگر اسی طرح زبردستی مفہوم کو بگاڑا جائے۔ تو پھر معاذ اللہ اسد اللہ اور شیر خدا کہنے کی کیا گنجائش ہو گی۔ جیسا کہ لفظ شیر سے وصف شجاعت مراد ہے۔ جانور کے مشابہ ٹھہرانا نہیں اسی طرح لفظ بکری سے وصف شفقت و حفاظت مراد ہے۔ اور بس۔ جیسا کہ قرآن میں بھی۔ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ بطور تمثیل وارد ہے۔ نہ کہ معاذ اللہ بیویوں کو دنبیاں اور جانور کے مشابہ قرار دینا

الزام۔ ''بریلویو۔ مزاروں پر یہی کچھ ہوتا ہے۔ کہ لڑکیاں پسند کی جائیں اور صاحب مزار ہبہ کر دیں''۔ (قدامت صفحہ ۴۶ ملخصاً)

جواب۔ بات ثبوت اور تمیز سے کرو۔ خواہ مخواہ بہتان تراشی و کذب بیانی نہ کرو۔ یہ انہیں سیدی عبد الوہاب شعرانی کا واقعہ ہے جن کا ابھی تم نے حوالہ دیا۔ اور میر سیالکوٹی نے ان کی رفعت شان بیان کی۔ بریلویوں کا نشانہ بنا کر اولیاء کرام سے استہزاء کرتے ہوئے کچھ شرم کرو۔ باقی رہا ہبہ کا مسئلہ۔ تو کنیز کا ہبہ اور خرید و فروخت کا مسئلہ اہل علم کیلئے کوئی تعجب کی بات نہیں یہ تمہاری شرارت و جہالت ہے کہ تم نے کنیز کی بجائے لڑکیاں پسند کرنے کا لفظ استعمال کر کے غلط تاثر دیا۔ حالانکہ نہ آج کل کوئی کنیز ہے۔ نہ ہی ہبہ وغیرہ کا سوال پیدا ہوتا ہے اور کچھ نہیں تو ''فتاویٰ ثنائیہ'' ہی دیکھ لیتے۔ لکھتے ہیں۔ آجکل لونڈی (کنیز) کوئی نہیں۔ یہ عورتیں تمام آزاد ہیں۔ اور آزاد کو غلام بنانا موجب لعنت ہے۔ شخص مذکور جو آزاد عورت خرید کر بغیر نکاح کے ملاپ کرتا ہے۔ تو زانی ہے''۔ (جلد دوم صفحہ ۲۰۲) معلوم ہوا کہ

تمہارا تمام تاثر غلط اور باطل ہے۔ الزام۔ ''مولوی احمد رضا خاں صاحب محمد بن عبد الباقی کو ملوث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں''۔ (صفحہ ۴۶ قدامت)

جواب۔ قاری صاحب جہالت کے ساتھ اس قدر جسارت نہایت شرمناک ہے۔ علماء عرب و عجم کے ممدوح پر ناحق اعتراض کرتے ہو۔ اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ محمد بن عبد الباقی کو ملوث نہیں کیا۔ بلکہ بالکل صحیح حوالہ دیا ہے۔ کسی اہلِ علم سے ''شرح مواہب'' ج ۶ صفحہ ۶۹ پڑھواؤ تا کہ حقیقتِ حال معلوم ہو۔ شب باشی محض خدمت اقدس میں رات گزارنا ہے۔ اور اگر تمہارا مفہوم ہی مراد ہو۔ تو پھر ذرا۔ اپنے گھر کی بھی خبر لو۔ ترجمانِ جمعیت ''اہلحدیث'' ہفت روزہ ''الاسلام'' لاہور ۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ میں لکھا ہے۔ کہ عرب شیوخ کی شب باشی کا انتظام ملتان روڈ لاہور) کیا گیا تھا۔'' قاری صاحب بتائیے۔ عرب شیوخ کی شب باشی کا انتظام ''اہلحدیثوں نے کیوں کیا۔ کس کے ساتھ کیا اور کیسے کیا۔ الزام۔ بریلویوں مقلدوں کے نزدیک سوائے اس کوے کے جو مردار کھاتا ہو۔ سب کوے حلال ہیں۔ مثلاً غراب الزرع اور عقعق وغیرہ دوسری طرف الّو کو حلال کہتے ہیں''۔ (قدامت صفحہ ۴۷۔ ۴۹)

جواب۔ اسی نجاست و مردار خوار زاغ معروف کی حلّت و حرمت اہل سنت و جماعت و دیابنہ وہابیہ کے مابین مختلف فیہ ہے۔ اور قاری صاحب نے خود اسکی حرمت کا اعتراف کیا ہے۔ تو پھر الزام کیسا؟ دیگر اقسام کا ذکر محض غیر متعلق و خلط مبحث ہے۔ اور یہ قاری کی پرانی بیماری ہے۔ ثانیاً۔ اسی زاغ معروف کی ''سردار اہلحدیث'' مولوی ثناء اللہ امرتسری کے دادا استاد مولوی رشید احمد گنگوہی نے حلال قرار دیا ہے۔ اور ''سردار اہلحدیث'' نے اس کی تحسین کی ہے (کمامر) پھر یہ عجیب حماقت ہے کہ خود حلت کے قائل ہو کر الٹا ہم پر

اعتراض۔ قاری جی۔ یہ مسئلہ تو آپ سے طے نہیں ہو سکا۔ اور دیگر اقسام میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑا دی ہے۔ ہاں دیگر جس قسم میں بھی آپ کو اختلاف ہے۔ آپ حدیث صحیح وصریح سے اس قسم کا حکم بیان کریں۔ اس لئے کہ آپ ''اہلحدیث'' ہیں نا؟ جہاں تک اُلّو کا تعلق ہے۔ افسوس کہ اس میں بھی قاری صاحب کی تحقیق صحیح نہیں۔ بھلا جس شخص کو خود اپنے مسلک اور اپنے اکابر کے موقف کا صحیح علم نہ ہو۔ (جیسا کہ۔ ہم متعدد مواقع پر قاری کا اس کے اکابر سے تصادم بیان کر چکے ہیں) اسے دوسرے مکتب فکر کی صحیح تحقیق کیسے ہو سکتی ہے؟ قاری نے الو کی حلت کا جو قول نقل لیا ہے ۞ وہ صرف بعض کا قول ہے۔ جیسا کہ ''تمیز الکلام فی بیان الحلال والحرام'' میں اس کی تصریح ہے۔ اور اس قول کا کوئی مستند ماخذ بھی بیان نہیں کیا گیا ۞ نیز وہ اس فقہی ضابطہ کے خلاف ہونے کے باعث بھی سراسر نامعقول وغیرہ معتبر ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ''اجمع العلماء علی ان المستخبثات حرام''۔ یعنی خبیث چیزوں کی حرمت پر علماء کا اجماع ہے۔ اور پھر اس کی دو صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ کہ **مَا استخبثه العرب فهو حرام .و الخبیث ماتسخبثه الطبائع السلیم**۔ کہ جسے طبائع سلیمہ خبیث جانیں اور اہل عرب خبیث سمجھیں وہ حرام ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار ج ۵ صفحہ ۲۱۱) ۞ اور ظاہر ہے۔ اُلو بھی اسی ضابطہ کے تحت آتا ہے۔ ''تمیز الکلام'' میں ہے۔ ''اگر بد جانتے ہوں۔ اس کو عرب تو وہ حرام ہے جیسے اُلو کہ اس کو عربی میں بوم کہتے ہیں۔ نیز اُلو کے نام کے ساتھ وحشت وحماقت اور نحوست کی وابستگی کے باعث طبائع سلیمہ اسے ناپسند و بُرا قرار دیتی ہیں''۔ کتب لغات میں بھی اسے شوم و منحوس ہی لکھا ہے۔ لہذا عرف ولغت اور اہل عرب کے دستور کے مطابق بضابطہ فقہی اُلو کی حلت کا قول صراحۃً ضعیف و نامعتبر ہے ۞ علامہ دمیری علیہ الرحمۃ جو حیوانات کی معلومات اور مختلف مکاتب فکر میں انکی حلت وحرمت کے بیان میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی احناف

کا استثناء کئے بغیر اسکو حرام بیان فرمایا ہے۔ (حیاۃ الحیوان صفحہ ۲۰۳) علاوہ ازیں یہ ذی مخلب بھی ہے۔ لہذا مذکورہ حقائق کی روشنی میں اہل سنت احناف کی طرف الو کی حلت کو منسوب کرنا خلاف تحقیق وخلاف واقعہ ہے بعض کا قول ضعیف و غیر مفتیٰ بہ ہے۔ الزام۔ ''بریلویوں گستاخوں نے تو نبی کریم فداہ ابی وامی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وہی معاملہ کیا ہے''۔ کہ

نہ تھیہ اسکی ہرگز کوئی بات سمجھو قاری وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھو۔ (قدامت صفحہ ۴۹)

جواب۔ معاذ اللہ۔ استغفر اللہ۔ یہ کذاب گستاخ قاری کا سراسر بہتان ہے۔ کہ بریلوی گستاخ اور مذکورہ شعر کا مصداق ہیں۔ درحقیقت قاری کو آئینہ میں اپنا ہی گستاخ چہرہ نظر آ رہا ہے۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ گستاخ کون ہے؟ بریلوی یا دیوبندی وہابی؟ قاری کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ دوسروں کو چور اور گستاخ بنانے سے اس کے خود چور اور گستاخ ہونے پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔ اور یہ کیسی منافقت ہے۔ کہ ایک طرف تو سرکار دوعالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مرتبہ باپ کے مرتبہ سے بھی گھٹا کر بھائی کے سطح پر لے آتے ہیں۔ اور دوسری طرف منافقانہ طور ''فداہ ابی وامی'' کہہ کر حضور پر ماں باپ کو قربان کرنے کا تاثیر دیتے ہیں۔ کیا بڑے بھائی پر ماں باپ کو قربان کیا جاتا ہے یا اس پر حوامت کا باپ ہے اور بہن بھائی ماں باپ سے بڑھ کر اس کی محبت شرط ایمان ہے۔ پھر جس مسئلہ پر قاری نے یہ بہتان باندھا اور افتراء کیا ہے۔ ''تحقیق اہلحدیث'' میں اس کا جواب دیا جا چکا ہے اور جس حدیث کا ذکر کیا ہے۔ اس کی تفصیل سے قطع نظر اسکا مسئلہ زیر بحث سے تعلق ہی نہیں۔ اگر قاری میں حیا ہوتی تو یا وہ دوبارہ اس مسئلہ کو زیر بحث نہ لاتا۔ یا نفس مسئلہ کے متعلق حدیث پیش کرتا۔ بہر حال بریلوی اہلسنت کی سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت واتباع شریعت کا تو یہ عالم ہے۔ کہ اعلحضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نہ ہوا آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو ۔ مگر سدِ ذرائع جواب ہے اپنی شریعت کا (علیہ وعلیہما السلام)

الزام۔ ''بریلویوں کا مجدد سب سے بڑا مخرب گزرا ہے۔ (قدامت صہ ۴۱)

جواب۔ یہ الزام بھی بالکل غلط اور جھوٹ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اکابر علماءِ عرب وعجم نے مجدد تسلیم کیا ہے۔ آپ نے ہرگز کوئی تخریبی اقدام نہیں کیا۔ بلکہ امت مسلمہ کو تخریب پسند وہابیوں گستاخوں کے فتنہ سے خبردار فرما کر مرکزِ ایمان و دامن رسالت سے وابستگی کا پیغام دیا ہے کہ۔

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو ۔ قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

سب سے بڑا مخرب و امت کو پارہ پارہ کرنے اور انگریز کی قصیدہ خوانی واس کی حمایت میں فتوے جاری کرنے والا تو وہابیوں کا نام نہاد شہید، اسماعیل قتیل ہے۔ جس نے ''تقویۃ الایمان'' لکھ کر بدیں الفاظ خود اقبال جرم کیا ہے۔ کہ ''میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں۔ اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے.... گو اس سے شورش ہو گی۔ مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر ٹھیک ہو جائیں گے''۔ (اکمل البیان صہ ۱۰) وہابیو۔ بتاؤ۔ اسماعیل باعتراف خود سے سب سے بڑا مخرب ہے یا نہیں۔ جس نے اپنی تیزی و تشدد سے کام لے کر امت میں شورش ولڑائی بھڑائی'' پھیلانے اور مسلمانوں کے امن وامان کو جلانے کے لئے ''تقویۃ الایمان'' کی چنگاری پھینکی۔ جس سے اس کی شورش و ''لڑائی بھڑائی'' کرانے کی سازش تو کامیاب ہو گئی۔ مگر ''ٹھیک ہو جائیں گے''۔ کا قول جھوٹا ثابت ہوا۔ قاری جی۔ دیکھا۔ اس طرح دعویٰ بادلیل پیش کیا جاتا ہے۔ تمہاری طرح شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھراؤ نہیں کیا جاتا۔ اب پھر پڑھو اپنا ہی نقل کیا ہوا یہ شعر۔ کہ۔

جواب اس بات کا کیسا یہ گھر ہی سے نکل آیا ۔ میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

الزام۔ ''پہلے وہ اپنی بیویوں کو مقتدیوں کے سامنے پیش کریں۔ پھر مخصوص عضو کو پھر امامت کرائیں''۔ (قدامت صفحہ ۶۰)

جواب۔ مستورات اور مقام مخصوص کا اس طرح ذکر کرتے اور غلط تاثر دیتے ہوئے کچھ شرم کرنی چاہیے۔ اگر اسے کتب فقہ میں مستورات کے حجاب کی تاکید اور ناف سے گھٹنوں تک سترِ عورت کی فرضیت کا علم نہیں تو اس کی جہالت قابل ماتم ہے۔ اور اگر دانستہ اس نے ایسا تاثر دیا ہے تو یہ بددیانتی ہے۔ جہاں تک ثم الاحسن زوجۃً۔ کا تعلق ہے۔ یہ چیز درحقیقت ذاتی طور پر پاکیزگی نظر اور پاک دامنی سے متعلق ہے۔ نہ کہ اسکی تشہیر وتذکرہ اور نظارۂ عام (کمافی ردالمحتار) رہا ذکرِ عضو۔ تو یہ بعض کا ایک مجہول قول ہے۔ جس کا صریح رد مذکور ہے۔ کہ **لا یلیق ان یذکر فضلا ان یکتب** یہ اس لائق ہی نہیں کہ اس کا ذکر ہو چہ جائیکہ اسکو لکھا جائے۔ (کمافی ردالمحتار وطحطاوی)

یہ اس نام نہاد قاری کی اپنی نالائقی ہے۔ کہ اس نے نہ صرف اس کو اہمیت دی۔ بلکہ اس کے لئے ستر عورت کی فرضیت تک کو بھلا دیا۔ اس لئے تو ایسے بدتمیز و جہلا کے لئے ابوالکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ فرما گئے ہیں کہ۔

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو ۔ تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

الزام۔ ہاتھ سے مسواک کو پکڑے بھی نہیں۔ اور چوسے بھی نہیں۔ اور اسکو رکھ نہ دے۔ بلکہ گاڑ دے۔ الخ (قدامت صفحہ ۶۰)

جواب۔ شیطان نے اس جاہل قاری کی کیسی مت ماری ہے۔ کہ مبنی بر حکمت آداب مسواک پر طعنہ زنی شروع کر دی ہے حالانکہ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہیں مسئلہ یہ تھا۔ کہ مسواک کو ہیئت ممنونہ کے خلاف نہ کرے۔ مگر قاری نے مطلقاً لکھ دیا کہ ''ہاتھ سے

مسواک کو پکڑے بھی نہیں''۔ اور اتنا بھی نہیں سوچا۔ کہ ہاتھ سے مسواک نہ پکڑے گا تو مسواک کیسے کرے گا؟ مسواک نہ چوسنے کی بھی حکمت بیان کردی گئی ہے۔ کہ یہ نابینائی و وسوسہ کا باعث ہے۔

نامعلوم اس میں اعتراض کی کیا بات ہے؟ قاری کا یہ کہنا بھی غلط ہے۔ کہ ''اس کو رکھ نہ دے بلکہ گاڑ دے''۔ کیونکہ اس کے اصل الفاظ مع شرح یہ ہیں۔ کہ ''مسواک کو عرضاً'' نہ رکھے بلکہ طولاً کھڑا کرے''۔ (ردالمحتار) اسے گاڑنے سے تعبیر کرنا قاری کی سراسر نادانی ہے۔ اور جہاں تک شیطان کا تعلق ہے۔ الحمدللہ۔ اس کا سنی بریلوی مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ اس شیخ نجدی نے تو خود ہی نجد کو اپنا ہیڈ کوارٹر قرار دیا ہے۔ (ولاحول ولاقوۃ الا باللہ)

الزام۔ ''جنت میں لواطت بھی ہوگی''۔ (ملخصاً قدامت صفحہ ۶۴)

جواب۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور بددیانتی ہے۔ اور قاری نے اپنے ہی الفاظ میں قطع برید اور بددیانتی سے کام لیکر اپنی ابلیسی ذہنیت اور علمی خیانت ظاہر کی ہے۔ درمختار و ردالمختار میں بانگ دہل فرمایا۔ **فلا وجود لها فى الجنة. ولا تكون فى الجنة على الصحيح**۔ یعنی ''جنت میں لواطت کا کوئی وجود نہیں۔ اور یہی صحیح ہے'' (ملخصاً)

اس قدر وضاحت وصراحت کے باوجود درمختار کے حوالہ سے قاری کا اتہام کس قدر بے حیائی و بددیانتی ہے۔ لواطت پر حد نہ ہونے کے متعلق بھی قاری نے غلط تاثر دیا ہے۔ حالانکہ درمختار میں اسی مقام پر لواطت کی شدید تعزیر بیان کی گئی ہے۔ اور ''تحقیق اہلحدیث'' میں بھی حد اور تعزیر کے متعلق کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مگر قاری کی ایسی الٹی کھوپڑی ہے۔ کہ اسے کچھ سمجھ ہی نہیں اس لئے اس کے مناسب حال دوبارہ یہ شعر پیش خدمت ہے۔ کہ

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں بہت سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی!

الزام۔ بریلویوں کا کلمہ لا الہٰ الا اللہ چشتی رسول اللہ (سیف رحمانی) لا الہٰ الا اللہ مہر علی شاہ رسول اللہ (کڑک آسمانی)

جواب۔ قاری صاحب۔ مرزائیوں کی ایجنٹی اور ان کے ساتھ بھائی چارے اور لا الہٰ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ جیسے ذمہ دارانہ حوالوں کے مقابلہ میں ایسا بے بنیاد وغیرہ ذمہ دارانہ رکیک وذلیل الزام عائد کرتے ہوئے تمہیں کچھ شرم کرنی چاہیے۔ اگر سچے ہو تو بریلویوں کی کسی کتاب و گولڑہ شریف کی مطبوعات میں سے اس کلمہ کی تعلیم وترغیب ثابت کرو۔ اور منہ مانگا انعام پاؤ۔ ورنہ لعنۃ اللہ علی الکذبین کی تسبیح پڑھ کر اپنے وجود نامسعود پر دم کرو۔ جھوٹے دیوبندیوں کے تردید شدہ جھوٹے حوالوں اور ان کے چبائے ہوئے نوالوں کو نگلنے سے کیا حاصل؟ کیا ایسے ہی مصنوعی ہتھیاروں اور جھوٹے سہاروں پر مقابلہ کیلئے نکلے ہو۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

الزام۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیچارے یتیم فی الحدیث ہیں۔ (قدامت صفحہ ۲۴)

جواب۔ جھوٹے الزام کی کیا وقعت ہے۔ آؤ ہم تمہارے گھر سے دکھائیں۔ کہ یتیم کون ہیں۔ مولوی عبدالرحیم اشرف ''اہلحدیث'' وہابیوں کی طرف سے مس فاطمہ جناح کی صدارت کی حمایت کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ ''اب آپ ہی بتایئے۔ کہ آپ یہ فیصلہ کر کے اہلحدیث رہے ہیں یا تارکِ حدیث اور اگر آپ ہماری بات سنیں تو ہم برملا کہتے ہیں۔ کہ جماعت اہلحدیث..... علم تقویٰ بصیرت اور اصابتِ رائے ہر پہلو سے یتیم ہو چکی ہے۔ (رسالہ المنبر لائلپور ۲۵ دسمبر ۶۴ء)

کیوں قاری صاحب۔ آپ کے لئے اپنے ہی گھر کا کیسا مزیدار حوالہ اور زناٹے دار تھپڑ ہے۔ اسے کہتے ہیں۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ ایک دفعہ اپنے نقل کردہ اس شعر کا پھر وظیفہ فرمالیجئے۔ کہ

جواب اس بات کا کیسا یہ گھر ہی سے نکل آیا — میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

الزام۔ خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں۔ کہ زن وشوہر کا ایک دوسرے کی...کو چھونا بہ نیت صالح موجب اجر وثواب ہے (قدامت صفحہ ۷۲)

جواب۔ اعلحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ نقل فرمایا ہے۔ اور بہ نیت صالح شرعاً اسکی ممانعت کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ اسکے باوجود قاری کا اس کو ''بیہودہ اکاذیب'' میں شمار کرنا بجائے خود اس کی بیہودگی کذب بیانی اور دریدہ ذہنی ہے۔ اگر صحبت بہ نیت صالح موجب اجر وثواب ہے تو اس سے بہت کمتر بات کیوں ناروا ہے۔ فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۶۴ جلد دوم میں ہے۔ ''صحبت کرنا بھی ایک نعمت ہے.......... میاں بیوی کا محبت وپیار کی باتیں کرنا ہنسی دل لگی میں دل بہلانا نفل نمازوں سے بھی بہتر ہے۔'' اب کیا فرماتے ہیں۔ قاری صاحب بیچ اس حوالہ کے؟

الزام۔'' لکھتے ہیں۔ سیدی عبدالعزیز دباغ کے مرید کی دو بیویاں تھیں۔ الخ (قدامت صفحہ ۷۱)

جواب۔ سیدی عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ غوث زماں واکابر اولیاء امت میں سے ہیں۔ اعلحضرت کی آڑ میں ان کے خلاف بیہودہ گوئی وہابیوں کی روایتی گستاخانہ ذہنیت کی آئینہ دار ہے اور روحانیت وکشف وکرامت کو اپنی جنس وجسم کی صفات پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اور ''روحانیت وکشف وکرامت'' کے ایسے متعدد واقعات ''صراط مستقیم و سوانح احمدی'' میں بھی مذکور ہیں۔ جاہل قاری کو اپنے گھر کا پتہ نہیں اور دوسروں پر خواہ مخواہ کیچڑ اچھالتا ہے۔

الزام۔ ردالمحتار میں ہے۔ فرج البھیمتہ کفیھا۔ شرم گاہ اور منہ میں فرق نہ کرنا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے۔ فقہ کی پرواز کا (قدامت صفحہ ۵۸)

جواب۔ محض ایک مسئلہ کے حکم کو ''شرم گاہ اور منہ میں فرق نہ کرنا'' سے تعبیر کرنا قاری کی

جہالت ہے۔ مولوی وحید الزمان وہابی نے لکھا ہے۔ ''او فرج خارج لانہٗ کالفم'' (نزول الابرار ص ۲۱) یہاں تو بہیمہ کا بھی ذکر نہیں اور انسانی فرج کو منہ کی طرح بیان کیا ہے۔ بتائیے کہ یہ کس کی پرواز کا کرشمہ ہے۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

الزام۔ امام صاحب کے نزدیک کتا نجس العین نہیں۔ یعنی سارا کا سارا ناپاک نہیں اور ایسے ہی سور بھی۔ (درمختار ج ۱ صفحہ ۱۵۲)

جواب۔ نجس العین ہونا ایک خاص فقہی اصطلاح ہے۔ مختلف صورتوں میں اس کے مختلف احکام ہیں۔ قاری کا اس پر اعتراض اور ''سارا کا سارا ناپاک نہیں'' سے اس کی تعبیر اور یہ تاثر کہ اس کا بعض حصہ ناپاک اور بعض پاک ہے سراسر اس کی جہالت ہے اور ایسے ہی سور بھی کے الفاظ محض بہتان ہے اور ایسے مفتری قاری پر خود اپنے فتویٰ سے تجدید ایمان فرض ہے۔ جیسا کہ اس نے خود لکھا ہے کہ ''حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا.......... کذب بیانی وبددیانتی کی وجہ سے اپنے ایمان کی تجدید کرے۔'' (قدامت ص ۴۳۔۴۷) جب قاری صاحب کی کذب بیانی بددیانتی اور بہتان تراشی ہم نے روز روشن کی طرح واضح کردی ہے تو اب اس کے فتویٰ کا اس سے بہتر مصداق کون ہوسکتا ہے؟

قاری سیف اللہ۔ کی جہالتوں، حماقتوں، خیانتوں اور کذب بیانیوں کے اس کھلے ہوئے دفتر سے اس کی نام نہاد کتاب ''قدامت اہلحدیث'' کی قدر وقیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جس کا ہم نے ضروری حد تک محاسبہ کیا ہے۔ مزید بعض فقہی جزئیات کا اصولی و مجموعی طور پر ''تحقیق اہلحدیث'' میں جواب دیا جا چکا ہے۔ یہ قاری کی ہٹ دھرمی اور جہالت ہے کہ وہ بات کو سمجھتا نہیں اور ہمارے دلائل واعتراضات کا جواب دیئے اور پہلے امور طے کئے بغیر محض خلط مبحث وموضوع بحث سے فرار کی خاطر بات کو بڑھاتا ہے اور ہر بات میں کذب بیانی کرتا اور غلط تاثر دیتا ہے۔ لہٰذا ہم آخر میں قاری سیف اللہ سے پھر

کہتے ہیں کہ اگر اسے مزید گفتگو کا شوق ہے تو وہ ''کانی ونڈ'' کی بجائے ''تحقیق اہلحدیث'' اوراس کے بعد ''قدامت اہلحدیث'' کے اس رد کا ہماری ترتیب سے معقول و مدلل جواب دے۔ ورنہ اپنے نامۂ اعمال کی طرح اوراق سیاہ کرنے سے کیا حاصل؟

ہمارا موقف۔ حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ''اہلحدیث'' کہلانا ثابت نہیں۔ وہابیوں کے اصول کے مطابق ان کے خود ساختہ مذہب کا یہ خود ساختہ نام بدعت ہے۔ ☆ متقدمین کی کتب میں لفظ اہلحدیث سے مراد حضرت محدثین ہیں نہ کہ ہر ایرا غیرا نتھو خیرا غیر مقلد جاہل وہابی۔ ☆ وہابیہ کا ''اہلحدیث'' کہلانا اور مدعیٔ عمل بالحدیث ہونا غلط و ناممکن ہے۔ اس لئے کہ مختلف وجوہ سے نہ ہر حدیث قابلِ عمل ہے۔ نہ ہر غیر مقلد عامل بالحدیث۔ ☆ ''تقویت الایمان و صراط مستقیم'' میں مندرجہ عقائد وہابیہ سراسر مذہب اہلسنت کے خلاف و محض باطل اور گستاخانہ ہیں۔ ہم نے اپنے اس مؤقف و موضوع بحث کے سلسلہ میں جو تحقیقی و الزامی دلائل پیش کئے ہیں۔ قاری سیف اللہ پر لازم ہے کہ ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے، بحث کو الجھانے اور غیر متعلقہ امور کو زیر بحث لانے کی بجائے وہ بھی اس موضوع پر سلسلہ وار گفتگو کرے۔ ہمارے تمام دلائل کو سامنے لاکر معقول و مدلل جواب دے اور زیر بحث مسائل طے ہونے کے بعد پھر کوئی اور بات شروع کرے۔ نیز زیر بحث مسائل کے ضمن میں ہمارے دس سوالات بلفظ تبصرہ ''تحقیق اہلحدیث'' و کتاب ہذا کے جواب الجواب، جواب الزام ''تحقیق اہلحدیث'' میں حکیم محمود کے متعلق پوری بحث ''غنیۃ الطالبین'' میں تحریف و اونٹوں کا پیشاب پینے سے متعلق حدیث و دیگر حوالہ جات پر جم کر گفتگو کرے۔ اور ان کے بعد حسب ذیل عقائد و مسائل وہابیہ کو بھی احادیث کی روشنی میں زیر بحث لاکر اپنے اہلحدیث و عامل بالحدیث ہونے کا ثبوت دے۔

غیر مقلدین وہابیہ کی کہانی ان کی اپنی زبانی

عقائد باطلہ۔ وہابیوں کے چند مشہور عقائد، پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ جن سے قاری سیف اللہ نے جان چھڑانے کی کوشش کی ہے اور کتاب ''تقویۃ الایمان'' بھی دیوبندی اور غیر مقلدین وہابیوں کی گستاخانہ عبارات و عقائد باطلہ کا پورا مجموعہ ہے۔ ان کے علاوہ چند مزید انکشافات ملاحظہ ہوں۔

وظیفۂ کلمہ بدعت۔ ''وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں (بدعت) ہے۔ وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے۔'' (فتاوٰی نذیریہ ج ۱ ص ۴۴۹)

بغیر کلمہ نجات۔ ''اگر کوئی لا الہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو۔ تو وہ امیدوار نجات ہے۔'' (اہلحدیث کے امتیازی مسائل ص ۷۰۔ رسالہ اہلحدیث امرتسر ۱۹۔۱۱۔۱۵ء) (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۵۔ اپریل ۱۹۱۲ء)

وہابی کلمہ۔ (وہابیہ کی غزنوی امامیہ پارٹی کے نزدیک) ''جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ اس سے ملنا جائز نہیں۔'' (اہلحدیث) کی کانفرنسوں میں بعض شخصیتوں کے نام کے کلمے پڑھے جاتے ہیں۔'' (رسالہ الاعتصام ۲۱ دسمبر ۷۹ء لاہور)

عدم تکفیر۔ ''مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والے کو کافر کہنا صحیح نہیں .... اگر کوئی بطورِ تورع (احتیاط) کافر نہیں کہتا تو وہ کسی طرح کافر نہیں ہوگا۔ (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء (گویا مرزائیوں کی تکفیر ضروری نہیں۔ جبکہ علماء اسلام کا فتوٰی ہے۔ جو مرزائی کو کافر نہ کہے۔ بلکہ ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے)۔

مرزائی کی اقتداء۔ ''مرزائی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے ''ہر نیک

اور بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ۔ (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء زیر ادارت ثناء اللہ امرتسری)

؎ ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

امکانِ کذب۔ اللہ کے لئے جھوٹ بولنا محال نہیں (ممکن ہے بول سکتا ہے)........... ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت ربانی قدرت سے زائد ہو۔" (یکروزہ اسماعیل دہلوی ص ۱۷ مخلصا) ☆ اللہ ظلم اور جھوٹ پر قادر ہے۔" (ظلم کرسکتا ہے جھوٹ بول سکتا ہے)۔ (کنز الحقائق ص ۶ نزل الابرار ص ۱۵ از وحید الزمان) ☆ "جھوٹی کلام کرنا اللہ کے لئے عیب نہیں۔ چہ جائیکہ اس پر قدرت (امکان) عیب ہو۔ اس کی وجوہ بہت ہیں۔ جو دیو بندی مذہب (امکان کذب) کو ترجیح دیتے ہیں۔" (ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور۔ ۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء) ☆ اللہ کے لئے علم غیب ضروری و لازم نہیں۔ علم ہونا نہ ہونا اختیاری ہے۔ چاہے دریافت کرے چاہے جاہل رہے۔ جیسا کہ "تقویۃ الایمان" ص ۲۳ پر ہے۔ "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہے کہ جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے۔" ☆ اللہ مکر کرتا ہے۔ "تقویۃ الایمان" ص ۵۵ پر ہے۔ "اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیے۔" ☆ اللہ تعالیٰ کو جہت اور مکان سے پاک اور منزہ سمجھنا بدعت اور گمراہی ہے۔ (ایضاح الحق دہلوی ص ۳۵) ☆ "سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" (تقویۃ الایمان ص ۶۸) ☆ "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔" (تقویۃ الایمان ص ۱۵) ☆ "قیامت کے دن کوئی شخص نبی ولی رائی برابر چیز کا مالک اور مختار نہ ہوگا۔" (الاعتصام لاہور ۷-۱۱-۷۵) ☆ "جس کا نام محمد...... ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۴۹-۷۱)

جوئیں۔ "صحیح یہ ہے کہ آپ کے کپڑوں اور جسم میں جوئیں ہو جاتی تھیں۔ جیسے دیگر انسانوں کے جوئیں پڑتی ہیں۔" (الاعتصام ۲۳-۷۳-۸-۱۷) **قوم کا چوہدری۔** "جیسا کہ ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۷۸)

کروڑوں محمد۔ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی...... محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر پیدا کر ڈالے۔" (ص ۳۶)

زیارتِ اقدس۔ "انبیاء علیہم السلام کی قبور کی زیارت کے لئے سفر کرنا گناہ ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ ج ۲ ص ۶) ☆ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کی بجائے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر اقدس کی زیارت کی نیت سے جانا حرام ہے۔" (جمعیت اہلحدیث کا ترجمان ہفت روزہ "الاسلام" لاہور ۱۹ اگست ۱۹۸۵ء) **روضۂ انور و گنبدِ اقدس۔** "مسلمانوں پر قبروں کو زمین کے برابر کر دینا واجب ہے۔ پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی۔" (عرف الجادی صفحہ ۶۰) ☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ (گنبد خضریٰ) شرک اور الحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور اسلام کو مٹانے کا ذریعہ ہے۔" (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۲۰۸)

صحابہ کرام۔ "اہلحدیث شیعہ ہیں۔" (نزل الابرار۔ وحید الزمان ج ص ۷) ☆ "صحابہ میں فاسق بھی تھے۔" (صفحہ ۹۴) ☆ "معاویہ سے ایسی باتیں اور ایسے کام ہوئے کہ جن سے ان کی عدالت میں فرق آ گیا۔" (صفحہ ۲۷) ☆ "معاویہ کی نسبت کلمات تعظیم مثل حضرت و رضی اللہ عنہ کہنا سخت دلیری اور بے باکی ہے۔ ایک سچے مسلمان کا دل یہ گوارہ کرے گا؟ کہ وہ معاویہ کی تعریف و توصیف کرے۔" (حیات وحید الزمان ص ۱۰۹ وحید اللغات)

اہلبیت۔ "خلافت منہاج نبوت (خلافت راشدہ) میں حضرت علی کو کسی نے بھی شامل

نہیں کیا۔" ☆ حضرت علی کی خلافت کے بارے میں قرآن وحدیث میں تو کچھ پایا نہیں جاتا اور نہ ہی حضرت علی میں کوئی ایسی بات (صفت خلافت) نظر آتی ہے۔" ☆ "نہ ہی ان کی خلافت وقوع میں آئی۔" (کتاب خلافت ثلاثہ ص ۳۲-۵۴-۲۶-۵۸) ☆ "کافی حدیثیں ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی سے حضور اکثر ناراض رہتے تھے۔" (ص ۱۱۴-۱۲۰) ☆ "حضرت علی کے گھر پر ہر وقت بھوک افلاس کا دور رہتا ہے۔ دوسری طرف حضرت علی میں فاطمہ کے لئے بے اعتنائی پائی جاتی ہے اور حضور ہر وقت غمزدہ رہتے ہیں۔" (ص ۱۱۹-۱۲۰) ☆ "حضرت امام حسین کی صریح غلطی ہے کہ جب یزید مسلمان تھا تو پھر بیعت نہ کی۔" حضرت امام حسین کا سفر کوفہ اسلامی خدمات کی خاطر نہیں تھا۔ بلکہ دنیاوی غرض وغائت تھی اور اسی مقصد پر حضرت علی نے مدینہ چھوڑ کر کوفہ کو رہائش اختیار کی۔ واقعۂ کربلا نے اسلام کو مردہ کر دیا ہے۔" (معارف محمد امین وہابی منڈی کا مونکی)

یزید نوازی۔ "جناب امیر المؤمنین حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت قابل صد احترام ہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری سردارِ جماعت اہلحدیث نے بھی یزید کو خلیفۂ برحق تسلیم کیا ہے۔" (معارف یزید ص۶۶۰۴ حصہ دوم مخلصاً)

فلم بندی جائز۔ (اپنے نیک کام) فلم میں فلم بند کرنا جائز ہے۔ ایسے کاموں کے لئے عام اصول ہے۔ إنّما الأعمالُ بالنّيّات"۔ (اگرچہ تصویر جیسا فعل وذریعہ حرام ہو)۔
(رسالہ اہلحدیث امرتسر ۱۶/۱/۳۱ صفحہ ۱۳)

سیاسی کردار، سید احمد بریلوی۔ "سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا۔ وہ اس آزاد علمداری کو اپنی علمداری سمجھتے تھے .... اگر سرکار انگریزی سید صاحب کے خلاف ہوتی تو سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی۔ کہ سکھوں کا زور کم ہو۔" ("سوانح احمدی" ص ۱۳۹) (یعنی

سکھوں کے ساتھ لڑائی کا ڈھونگ سرکار انگریزی کی منشا کے مطابق ان کی راہ ہموار کرنے کے لئے تھا)۔

اسماعیل دہلوی۔ "سرکار انگریزی پر کسی طرح جہاد درست نہیں۔" (سوانح احمدی ص ۵۷)

نواب صدیق حسن۔ "جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ کے ممنوع ہے۔ (ترجمانِ وہابیہ ص ۱۹)

نذیر حسین دہلوی۔ "ہندوستان کو ہمیشہ دارالامان فرمایا۔ دارالحرب نہ کہا۔" (سوانح حیات صفحہ ۱۳۴)

محمد حسین بٹالوی۔ "جہاد کی منسوخی پر رسالہ لکھا۔ معاوضہ میں جاگیر پائی۔" (مقدمہ حیات سید احمد صفحہ ۲۵)

مولوی اسماعیل گوجرانوالہ۔ "کانگرس کے مشہور وسرگرم حامی اور تحریک پاکستان کے سخت خلاف تھے۔ کانگرسی لیڈر سبھاش چندر بوس کی موت پر اُس کے ماتمی جلسہ میں شرکت اور تقریر کی۔ جس میں (سبھاش کی یاد و اعزاز میں) صدر کی کرسی خالی رکھی گئی۔ ☆ "پمفلٹ حافظ محمد شریف کی قلابازیاں" صفحہ ۶) پر "سیالکوٹی اہلحدیثوں نے لکھا ہے کہ "مولوی محمد اسماعیل وہ کٹر کانگریسی ہیں۔ جو مردہ سبھاش چندر بوس کے فوٹو کی صدارت میں تقریر کر چکے ہیں۔ کیسے موحد ہیں جو بت کی صدارت میں تقریر کریں۔"

مسائلِ وہابیہ

بغیر غسل جماع۔ "ہم بستر ہوتے وقت بغیر انزال ہٹ جائے تو ...... غسل فرض واجب نہیں۔" (رسالہ اہلحدیث ۶/۶/۳۱) ☆ "اپنی بیوی کا دودھ پینا جائز ہے۔ بالغ کے حق میں عورت کا دودھ حلال ہونا ثابت ہے۔" (مخلصاً فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ صفحہ ۳۱۲) ☆ "آیت قرآنی سے بیویوں کی چار تک حد ثابت نہیں۔ ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح

کرسکتا ہے۔نو یا زیادہ بیویوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کی کوئی دلیل نہیں۔'' (مخلصا عرف الجادی صفحہ ۱۱۱ مخلصا۔اہلحدیث امرتسر ۱۲/۸/۳۱)

اللہ پر جھوٹ۔ ''خاوند بیوی کا تعلق......اس کو شریعت نے اتنی اہمیت دی ہے کہ اس کے لئے اللہ پر جھوٹ بولنا جائز ہے۔'' (مظالم روپڑی ص ۵۳) **مرزائن سے نکاح۔** ''اگر عورت (غلام احمد قادیانی کی پیروکار (مرتدہ) مرزائن ہے تو غیر مرزائی مرد سے نکاح جائز ہے۔'' (اہلحدیث امرتسر ۲/۱۱/۳۴) ☆ ''پیشاب اور جماع کی وقت اللہ کا ذکر کرے تو گنہگار نہیں۔'' (فقہ محمدیہ ص ۱۲۔۱۳) ☆ از محمد ابوالحسن مصنف فیض الباری) ٥ پاخانے کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنا اور پیٹھ دینا مطلق جائز ہے (فقہ محمدیہ کلاں صفحہ ۱۲/۱۳ ''بوقت جماع قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے۔'' (حوالہ مذکورہ) ٥ ''قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانے یا چارپائی کی پائیں (پواندی) کرنے کی ممانعت کا خیال درست نہیں''۔ (رسالہ الاعتصام لاہور ۱۷/۱۱/۷۵ ملخصا) ٥ ''انسان کی منی پاک ہے''۔ (عرف الجادی ص ۱۰ فقہ محمدیہ صفحہ ۴۰) ٥ ''کتے اور خنزیر کے سوا اور سب جانوروں کی منی پاک ہے''۔ (عرف الجادی ص ۱۰) ٥ ''لڑکے کا پیشاب پاک ہے''۔ (دررالبہیہ ص ۳ قاضی شوکانی) ٥ ''آگے پیچھے کے سوا کسی اور جگہ سے خون نکلے نکیر پھوٹے سنگی (پچھنے) لگوائے وضو نہیں ٹوٹتا''۔ (فقہ محمدیہ صفحہ ۶۱۔۶۲) ٥ کل درندے (خنزیر وغیرہ) کا جوٹھا پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ ص ۲۴) ٥ ''کتا خنزیر کا کوئی جانور کنوئیں میں گر جائے اور مر جائے تو کنواں پاک رہتا ہے۔ (فتاوٰی ثنائیہ دوم ص ۳۳۲ فتاوٰی نذیریہ ج ۱ ص ۲۰۰) ٥ ''داڑھی والے کو (عورت کا) دودھ پلانا جائز ہے''۔

(روضہ ندیہ ص ۲۳۶، دررالبہیہ ص ۳۴)

جنسی مسائل۔ ٥ ''زانی کیلئے اپنے نطفہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے''۔ (عرف الجاوی ص ۱۰۹ مولوی نورالحسن) ٥ ''جس عورت سے زنا کیا۔زانی کے لئے اس کی ماں اور بیٹی

حلال ہے''۔ ٥ جس عورت سے زنا کیا وہ عورت زانی کے بیٹے کے لئے حلال ہے۔ (نزل الابرار ج ۲ ص ۲۱) ٥ ''جس نے اپنی ساس سے زنا کیا اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوئی۔ اگر اپنے بیٹے کی بیوی سے زنا کیا تو بیٹے کی بیوی اس پر حرام نہ ہوئی۔ (نزل الابرار ج ۲ ص ۲۸۔۲۹) ٥ ''ہاتھ یا کسی چیز سے منی نکالنا بوقت حاجت مباح ہے۔اور کبھی واجب ہو جاتا ہے''۔ (عرف الجاوی ص ۲۰۷) ٥ ''جو شخص چوپائے کے ساتھ دخول کرے۔اس پر غسل نہیں ہے۔ (ہدیۃ المھدی ج ۳ ص ۲۴) ٥ کوا کھانا جائز ہے۔ (فتاوٰی ثنائیہ ج ۲ ص ۳۱۶) ٥ بجو شکار ہے (عرف الجاوی ص ۲۲۵) **حرف آخر ۱۰۔** پہلے سوالات ۱۰ جواب الجواب اور دیگر بکثرت مستقل دلائل وضمنی حوالہ جات اور وہابیوں کے عقائد باطلہ وہابی فقہ اور ان کے سیاسی واخلاقی تاریخی کردار کے متعلق جو دلائل وحوالہ جات کا ذخیرہ ہم نے پیش کیا ہے۔ہمارے مخاطب وہابی قاری ودیگر نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کے ذمہ ہمارا یہ قرض ہے۔اور وہابیوں کے اپنے معیار کے مطابق صحیح صریح غیر ماؤل حدیث سے جواب مطلوب ہے۔ جواب معقول مدلل اور مکمل ہو۔اور جسطرح ہم نے ترتیب سے جوابات دیئے ہیں۔ اس طرح ہمارا سوال وجواب وحوالہ نقل کر کے نمبردار جواب دیا جائے۔قاری سیف اللہ کی پہلی روش کے مطابق غیر معقول غیر مدلل غیر متعلقہ رویہ اختیار نہ کیا جائے۔غیر مقلدین نجدی وہابی اہل سنت احناف کے خلاف جو مسلسل جارحانہ مہم شروع کئے ہوئے ہیں اور۔اولیاء کرام کی کردارکشی کرتے ہیں۔اس کی بجائے اپنے گریبان میں منہ ڈالیں۔ ہمارے قرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہوں۔اور پھر کسی اور طرف رخ کریں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

نجدی تحریک ووہابی مذہب کے پیشوا کا تعارف

سابق صدر دیوبندی مولوی حسین احمد ''مدنی'' نے لکھا ہے

''کہ صاحبو محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اُس نے اہلسنت و جماعت سے قتل وقتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ (انھیں کافر ومشرک قرار دیکر) ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیفِ شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔ وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانانِ دیار مشرک وکافر ہیں۔ اور ان سے قتل وقتال کرنا۔ انکے اموال ان سے چھین لینا حلال اور جائز واجب ہے۔

بہت سے لوگوں کی بوجہ اسکی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔

چنانچہ نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلد) نے خود اسکے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے''۔ (کتاب شہاب ثاقب صفحات ۴۲۔۴۳ تا ۶۸)

خونی فتویٰ بازی۔ بتاریخ ۴ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۹۴ء کو موضع نینوال تھانہ کھڈیاں ضلع قصور میں تین ظالموں قاتلوں وہابی مولویوں نے عاشق رسول مجاہد ملت مولانا محمد اکرم رضوی (کامونکی) کو ناحق شہید کر کے محمد بن عبدالوہاب کی اسی ظالمانہ وحشی نجدی تحریک کی یاد تازہ کردی ہے۔ ○ درحقیقت یہی وہ لوگ ہیں جن کے اکابر کانگرسی مولوی اور انگریز کے آلہ کار تھے۔ اور آج بھی ان کے نجدی سعودی آقا امریکی نصاریٰ کے غلام ومعاون ومددگار ہیں۔ اور امریکہ کی غلامی کی نسبت وحوالہ سے اسرائیلی یہودیوں کے

؎ کتاب وترجمان وہابیہ میں''

''پیر بھائی اور استاذ بھائی'' ہیں۔ ○ انہوں نے ہی پنڈت جواہر لال نہرو کو سعودی دارالسلطنت میں مدعو کر کے ''مرحبا نہرو رسول السلام'' کے نعرے لگوائے۔ اور ان کے دیوبندی بھائیوں نے ''صد سالہ جشن دیوبند'' کی تقریب میں نہرو کی بیٹی اندرا گاندھی کو مدعو کر کے مہمان خصوصی بنایا اور اس کے دیدار و ارشادات سے ''مشرف'' ہوئے نجدی وہابی جسقدر ہنود و یہود ونصاری سے دوستی وان کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ اسی قدر یہ شان رسالت ولایت کے مخالف اور مسلمانان اہلسنت کے بدترین دشمن ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں اور محبوبان خدا کے مزارات کو شہید کیا۔ یہی ان کا جہاد ہے۔ ابن عبدالواہاب نجدی کی تحریک وتاریخ ہنود و یہودٗ نصاریٰ کے ساتھ جہاد معرکہ آرائی سے یکسر خالی ہے۔ اس خونخوار تحریک کے ''چند خونی فتوے'' ملاحظہ ہوں

اسماعیلی فتویٰ۔ ''یہی پکارنا منتیں ماننی نذر ونیاز کرنی ان کو اپنا وکیل وسفارشی سمجھنا یہی ان (کفار) کا کفر وشرک تھا۔ جو کوئی کسی (انبیاء اولیاء) سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے'' (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۲/۷)

دوسرا فتویٰ۔ جو شخص آنجناب (سید احمد پیر ومرشد اسماعیل دہلوی) کی امامت قبول نہ کرے۔ ایسے باغی کا خون بہانا حلال اور اس کا قتل قتل کفار کی طرح عین جہاد ہے۔ ایسے لوگ دوزخی کتے ملعون اشرار ہیں۔ میرا یہی مذہب ہے معترض کا جواب تلوار کی مار ہے نہ کہ تحریر وتقریر (سیرت سید احمد از۔ ابوالحسن ندوی صفحہ ۵۳۳)

نجدی فتویٰ: جو کوئی یارسول اللہ کہے یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے۔۔۔ وہ مشرک ہے شرک اکبر (بڑے شرک) کا مرتکب ہے۔

اور ایسے لوگ کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کو لوٹ لینا مباح ہے۔ جس نے انبیاء واولیاء کو وسائط ووسیلہ بنایا سمجھا تو وہ کافر ومشرک ہے۔ اس کا مال حلال ہے اور (خون) قتل

مباح ہے''۔ (کتاب تحفہ وہابیہ ص ۵۹۔۸۲) ملخصاً

دیو بندی فتویٰ۔ ''کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی ہے۔ شرک ہے۔ ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر و مشرک مرتد ملعون جہنمی نہ کہے۔ وہ بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کالے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں سب زانی ہیں''۔ (جواہر القرآن۔ غلام خاں ص ۴۷ ابلغتہ الحیران مولوی حسین علی ص ۸۹۔ ملخصاً) **مودودی فتویٰ۔** ''ان پڑھ عوام ہوں یا دستار بند علماء یا خرقہ پوش مشائخ یا کالجوں یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات..... اسلام کی روح سے ناواقف ہونے میں سب یکساں ہیں''۔ ○ ''دونوں قسم کے دینی سیاسی) رہنما اپنے نظریئے اور اپنی پالیسی کے لحاظ سے یکساں گم کردہ راہ ہیں۔ دونوں راہ حق سے ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں''۔ ○ یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں''۔ (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۹۵۔۱۳۰)

مسلمانو۔ سنیو۔ حکمرانو۔ نجدی دیو بندی مودودی وہابی فتووں کو پڑھو اور ان کی دہشت گردی و سنگدلی کا اندازہ کرو۔ حقیقت یہی فتوے اور یہی تربیت مولانا رضوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی شہادت کی محرک اور اصل پس منظر ہے۔ (تفہیمات صفحہ ۳۸)

''اہلحدیثوں'' کی مزید بدعات کا بیان

جیسا کہ ''تحقیق اہلحدیث'' میں پوری تحقیق ہو چکی ہے۔ کہ نام نہاد ''اہلحدیثوں'' نے اپنے اصول کے برعکس اپنا بے ثبوت خود ساختہ بدعتی نام ''اہلحدیث'' مقرر کر کے اپنا بدعتی و مبتدع

ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اور ثابت شدہ حدیث کے مطابق ''اہل قرآن'' کہلانے کی بجائے اس کے بالمقابل ثبوتِ حدیث کے بغیر از خود ''اہلحدیث'' کہلا کر حدیث کے مقابل اپنی ہٹ دھرمی و سینہ زوری کا ارتکاب کیا ہے۔ جبکہ دوسروں کی بات بات پر کہتے ہی۔ کہ ○ حدیث پر عمل کرو۔ حدیث دکھاؤ۔ ورنہ بدعتی ہو جاؤ گے۔ کیسی دورنگی و خانہ ساز منافقانہ وہابی شریعت کا مظاہرہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً نجدیت کی اس وبا سے

اسی سلسلہ میں درج ذیل مضمون اہل علم و اہل انصاف کی مزید معلومات کا باعث اور وہابیوں کی بدعات کا مکمل نقشہ ہے۔ پڑھئے اور سر دھنیئے۔

غیر مقلدین وہابیہ۔ نے اہلسنت کے معمولات و امورِ خیر (میلا دو عرس و گیارہویں وغیرہ) کے خلاف ذریتِ وہابیہ کی آنکھوں پر شرک و بدعت اور تعصب کی ایسی پٹی باندھی کہ اس بدعت فروشی کے نتیجہ میں نجد سے پاکستان تک خود اپورا وہابی معاشرہ امور شر اور بدعات و رسوم و فیشن کی زد میں آ گیا۔ چنانچہ وہابیوں کے گھروں میں ٹیلیویژن بیاہ شادی کی رسومات و تکلّفات بے نماز بے ریش نوجوان وہابی طبقہ اور انتخابی مشاغل و مذہبی جلسوں میں بھی ترکِ حدیث و اتباعِ فیشن فوٹو بازی، وڈیو فلم وغیرہ کا عام مظاہرہ دیکھا جا سکتا ہے۔ درج ذیل ''تنظیم اہلحدیث'' لاہور کا مضمون اسی موضوع سے متعلق ہے۔

ملاحظہ ہو ہفت روزہ

''تنظیم اہلحدیث''۔ لاہور نے ۱۳ دسمبر ۸۷ء کی اشاعت میں بعنوان جمعیت اہلحدیث کے اکابر کی خدمت میں'' لکھا ہے۔ کہ ''شخصیت پرستی''۔ ایک بات جو..... ہم ''جمعیت اہلحدیث پاکستان'' کے اکابر کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہ

علامہ ظہیر اور مولانا یزدانی سے عقیدت ومحبت کا اظہار اپنی جگہ بالکل بجا اور درست ہے۔ لیکن اس عقیدت ومحبت کو ''شخصیت پرستی'' کا رخ اختیار کرنے کی اجازت نہ دیجئے۔

غلوِ عقیدت۔ اس کے لئے مقررین پر کچھ معقول پابندی عائد کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کیا جائے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو موچی دروازہ لاہور کے جلسے میں ایک مقرر نے علامہ ظہیر کی مدحت ومنقبت میں۔

ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

کا سا انداز بیان اختیار کیا۔ یہ غلوعقیدت کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔

نعرے بازی۔ نعروں میں بھی غلوعقیدت کسی طرح مناسب نہیں۔ بلکہ بہتر ہے کہ صرف مسنون نعرہ نعرہ تکبیر ہی ہر موقعے پر استعمال کیا جائے۔ تمام شخصی نعرے یکسر ختم کردیئے جائیں۔

تصویر فروشی۔ بعض دولت کے پجاریوں نے علامہ ظہیر کی تصویر کو دیدہ زیب انداز سے شائع کر کے ان کو عام فروخت کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ فعل اگرچہ کسی پرلے درجے کے دنیادار اور فرد واحد ہی کا کام ہے۔ تاہم جلسوں میں اس کی فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے۔ تاکہ فرد واحد کی روسیاہی سے جماعت کی رسوائی وروسیاہی کا سامان نہ ہو۔ اس کے لئے چند رضا کاروں کی ڈیوٹی ہی صرف یہ لگائی جاسکتی ہے کہ وہ اس پر کڑی نظر رکھیں اور کسی بھی ''عبداللہ نیار والدہ رہم'' کو تصویر فروشی کی اجازت نہ دیں۔

پٹاخے بازی۔ اس طرح ہوائی فائرنگ اور پٹاخوں کا استعمال بھی ایک جاہلانہ فعل ہے۔ جو ''اہلحدیث'' کے قطعاً شایان شان نہیں۔ اس کو رجحان کو پوری سختی کے ساتھ روکنے کی ضرورت ہے۔ محض رسمی اعلان کافی نہیں۔ **بُت فروشی**۔ ''شخصیت پرستی'' اور بت فروشی پر بھی ہمارے اکابر نے کاری ضربیں لگائی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اب رسومات کے سیلاب

ہمارے اندر پیدا ہورہا ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۸۷ء)

ماہ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ کے ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' گوجرانوالہ میں بعنوان زندہ باد اے مفتی احمد رضا خان زندہ باد'' مخالفین اہلسنت کے متعلق جو اہم الزامی مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کا پیرا (جلوس مزار فاتحہ) بالخصوص غیر مقلدین سے متعلق تھا۔ اس لاجواب مبنی برحق مضمون کی اہمیت وافادیت کے باعث ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث'' لاہور نے اپنے ہم مسلک اہلحدیثوں کو انتباہ کرتے ہوئے مضمون ہذا بدیں عنوان لفظ بہ لفظ شائع کیا کہ ''توحید وسنت کے گلشن کو برباد نہ کرو ہوش کرو اور سنو''۔

بریلوی ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' گوجرانوالہ نے اپنی اشاعت ماہ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق نومبر ۱۹۸۷ء میں ایک جلی عنوان لکھا ہے۔

o جیت گیا بھائی جیت گیا۔ مسلکِ رضوی جیت گیا۔
o چھا گیا بھائی چھا گیا۔ شاہِ بریلی چھا گیا۔
o زندہ اے مفتی احمد رضا خاں زندہ باد۔

اس جلی عنوان کے نیچے ''رضائے مصطفیٰ'' نے ایک ادارتی نوٹ لکھا ہے جو بلا تبصرہ درج ذیل ہے۔

جلوس مزار فاتحہ۔ ۱۴ اگست ۱۹۸۷ء بروز جمعہ کامونکی منڈی میں یوم آزادی کی بجائے یوم احتجاج منایا گیا o بعد نماز جمعہ ''اہلحدیث'' کی مساجد سے لوگ جلوسوں کی شکل میں مرکزی جامع مسجد اہلحدیث پہنچے o جہاں ایک بڑا جلوس مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کے مزار پر گیا o اور فاتحہ خوانی کے بعد پر امن طور پر منتشر ہوگیا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ اگست ۱۹۸۷ء نوائے وقت لاہور ۱۳ اگست ۱۹۸۷ء)

''رضائے مصطفیٰ''۔ قبر نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت کے لئے جانے

o اور جلوس میلاد o مزارات اولیاء اور گھروں یا قبروں پر فاتحہ خوانی کو o بدعت و ناجائز قرار دینے والوں کا۔ o اپنے آنجہانی مولوی یزدانی کے لئے o یہ سب کچھ کرنا جہاں باعث تعجب وان کی دورنگی کا مظاہرہ ہے۔ وہاں مسلک اعلیٰحضرت کی اصولی فتح ہے۔ کہ مخالفین نے بالآخر قبر کو مزار قرار دینے وہاں زیارت کے لئے جانے۔ جلوس نکالنے اور فاتحہ خوانی کرنے کا عملی اعتراف کرلیا''۔ (نقل مطابق اصل لفظ بلفظ ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۸۷ء)

لمحہ فکریہ۔ رسالہ ''تنظیم اہلحدیث'' کا اپنے خودنوشتہ مضمون اور پھر ''رضائے مصطفےٰ'' کے اہلحدیث سے متعلقہ مضمون کو لفظ بہ لفظ شائع کرکے اور گویا سو ۱۰۰ فیصد تائید کرکے اسکا o اپنی ''وہابی قوم'' کو بدیں الفاظ جھنجوڑنا کہ'' توحید وسنت کے گلشن کو برباد نہ کرو۔ ہوش کرو اور سنو''۔ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سنیوں، بریلویوں کو بڑی حقارت سے بات بات پر مشرک بدعتی گرداننا اور اپنے کو بڑا پاک دامن اور شرک و بدعت کے ارتکاب سے پارساء ہونے کا تاثر دینا سراسر جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ کیونکہ یہ ''اہلحدیث وہابی'' خود اپنے ہاتھوں o توحید وسنت کے گلشن کو برباد کرنے والے ہیں۔ یہ نام نہاد موحد خدا کے بندے نہیں o بلکہ ''عبدالدنیار والدرہم'' یعنی روپے پیسے اور دولت دنیا کے بندے اور پجاری ہیں۔ o غلو عقیدت، شخصیت پرستی، آتش بازی و پٹاخے بازی جیسی فضول خرچی بلکہ بت فروشی و بت پرستی میں بھی مبتلا ہو چکے ہیں o اور رسومات کے سیلاب میں بہہ رہے ہیں۔ بلکہ اپنے مولویوں کی قبروں کو مزار قرار دے کر وہاں زیارت کے لئے جانے۔ مردہ مولویوں کا جلوس نکالنے اور فاتحہ خوانی کرنے کا عمل اعتراف وارتکاب کررہے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ان کے آنجہانی مولوی یزدانی اور احسان الٰہی ظہیر کی بم کے

دھماکہ میں جب ہلاکت ہوئی تو اس وقت بھی فوٹو بازی و وڈیو فلم بنوانے کی بدعات میں مستغرق تھے۔ والعیاذ باللہ۔

اور سنیئے۔ جماعت ''اہلحدیث'' خصوصی ترجمان ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' نے اہلحدیثوں'' کا مزید رونا روتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ o ''اہلحدیث کی اہلحدیثیت'' اب صرف مساجد کی چار دیواری کے اندر محدود ہوکر رہ گئی ہے۔ (یعنی رفعیدین و آمین بالجہر وغیرہ) مساجد سے باہر کردار عمل کے اعتبار سے اہلحدیث اور غیر اہلحدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہ گیا ہے o شادی بیاہ کے موقع پر اہلحدیث اور غیر اہلحدیث کا امتیاز ختم ہوگیا ہے۔ معیشت و معاشرت میں اور تجارت و کاروبار میں ایک اہلحدیث کی کوئی امتیازی خصوصیت نظر نہیں آتی o جو اصلاح کا علمبردار ہے وہ خود فساد کا شکار ہے۔ جو داعی الی اللہ تھا۔ وہ خود نفس و ہوس کا غلام ہے، جو رسوم و رواج کے خلاف جہاد کرنے والا تھا o اس نے خود اپنے حریم دل کے طاقوں میں رسوم و رواج کے بت سجالئے ہیں۔ جن کی وہ پرستش کررہا ہے۔ o اس سے حصار اسلام میں بھی شگاف پڑ گیا ہے۔ اور توحید وسنت کا وہ چراغ بھی گل ہوگیا ہے۔ جس سے اس تیرہ تار ماحول میں روشنی کی کچھ کرن موجود تھی۔

ے وہابی اور بدعتی بالکل ایک ہوگئے ہیں

تجدید ایمان۔ ''اہلحدیث'' از سر نو اہلحدیث بنیں۔ اپنے ایمان وعمل کی تجدید کریں۔ نفس پرستی، رواج پرستی چھوڑ دیں۔ گھروں میں پردے کی پابندی کریں۔ ان کے گھر موجودہ دور کی فحاشی و عریانی (ٹیلی ویژن۔ وی سی آر وغیرہ) سے پاک ہوں۔ تصاویر اور بے جا آرائشوں سے پاک ہوں۔ رسالہ ''تنظیم اہلحدیث'' لاہور ۱۰ جولائی ۱۹۸۷ء

اکثریت کافر۔ ''نماز اسلام اور کفر میں حدِ فاصل ہے۔ تو بے نماز مسلمان نہ ہوئے''۔ (الاعتصام ۷۸/۲/۳ء) o جان بوجھ کر نماز ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ بے نماز کافر جہنمی ہے۔ ترک نماز شرک اور کفر سے الحاق ہے۔ رسالہ (الاعتصام لاہور ۷۸/۶/۲ء) اہلحدیث کہلانے والے اکثر بے نماز ہیں۔ (الاعتصام ۷۸/۱۱/۲۷ء) یہ ہے۔ جماعت اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' کا فتویٰ و فیصلہ کہ o بے نماز غیر مسلم اور کافر ہیں o اور ''اہلحدیثوں'' کی اکثریت بے نماز ہے o نتیجہ ظاہر ہے کہ ان وہابیوں کی اکثریت غیر مسلم اور کافر ہے۔ مگر کتنی ستم ظریفی ہے۔ کہ دوسروں کے ''امورِ خیر'' پر بدعت بدعت کا شور مچانے والوں کو اپنی وہابی غیر مسلم کافر اکثریت کی کوئی فکر نہیں۔ جس وہابی اقلیت کی اکثریت بے نماز و کافر ہے اسے اہلسنت کی مخالفت کا کیا حق ہے؟ اپنے بے نمازوں کافروں کی اکثریت کو مسلمان بنانے کی بجائے سنی مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانا کتنا بڑا وہابی ظلم ہے۔

''ناموسِ رسالت کانفرنس'' ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عشاء شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں ''جمعیت اہلحدیث'' کے زیر اہتمام امیر جمعیت مولوی عبداللہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ o جس میں اس مقررہ تاریخ پر بروز جمعرات o ضرورت سے بہت زیادہ لائٹ و روشنی پر فضول خرچی کی گئی۔ o فوٹو بازی کے علاوہ بار بار تالیوں کا شور برپا ہوا۔ مگر ان بدعات و خرافات پر امیر ''جمعیت اہلحدیث و ناظم اعلیٰ اہلحدیث'' ساجد میر وغیرہ وہابی مولوی ٹس سے مس نہ ہوئے۔ جبکہ محفل میلاد کی روشنی و شیرینی اور یارسول اللہ کی گونج پر یہ آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ الغرض۔ توحید و شرک و بدعت کے وہابی فتوے کسی اصول پر مبنی

نہیں ان کا قول و فعل ظاہر باطن نہایت منافقت پر مبنی ہے۔ فیا العجب

''اہلحدیث'' کے بدعت ہونے کا اعتراف۔ ''اہلحدیث'' کے شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی نے بحوالہ علامہ ناصر الدین البانی کے لکھا ہے کہ... بعد کے ادوار میں محض قرآن و حدیث سے تعلق رکھنے کی بنا پر اہلحدیث کہا گیا۔ (ایسے) وسائل (جو) بعد میں دین میں آئے۔ جیسا کہ بعض ملکوں میں ہم اپنا نام اہلحدیث رکھتے ہیں۔ یہ لقب دوسری اصطلاحات کی طرح ایک اصطلاح ہے۔ اور یہ بات بلاشبہ درست ہے۔ کہ یہ نام بدعات میں سے ہیں۔ چنانچہ کچھ لوگ اپنا نام اہلحدیث رکھتے ہیں۔ جبکہ بعض سلفی کہلاتے ہیں۔ اور بعض انصار السنہ کہلاتے ہیں۔ یہ صرف ایک اصطلاح ہے۔ (جماعت اہلحدیث کا ترجمان الاعتصام ۲۵ ستمبر ۹۲ء)

حوالہ مذکورہ۔ ہماری صداقت کی دلیل اور اس تمام بحث کا نچوڑ ہے کہ غیر مقلدین کا نام ''اہلحدیث'' قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ دیگر اصطلاحات کی طرح بعد کے دور کی ایک خود ساختہ اصطلاح ہے جو بلاشبہ بدعات میں سے ہے۔ اسلئے تمام ملکوں میں تمام وہابیوں کا بھی یہ متفقہ نام نہیں ہے۔ بعض ملکوں میں غیر مقلدین ''اہلحدیث'' کہلاتے ہیں۔ بعض سلفی کہلاتے ہیں۔ بعض انصار السنہ کہلاتے ہیں۔ اسقدر وضاحت و صراحت کے باوجود بھی اگر وہابی اپنے بدعتی نام ''اہلحدیث'' پر اصرار کریں اور اس اسے تائب ہونے کی بجائے بدعت سے ''پاکدامن'' ہونے کا جھوٹا پراپیگنڈا کر کے دھوکہ دیں اور اہلسنت و جماعت کو ناحق بدعت کا نشانہ بنائیں تو یہ ظلم عظیم و دھوکہ و بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟

(نجدیوں کی کہانی۔ شورش کاشمیری کی زبانی)

عظیم بددیانتی۔ مزارات پر طعنہ زنی اور محلّات پر خاموشی

نام نہاد "اہلحدیث" وہابیوں کی ایک عظیم بددیانتی یہ بھی ہے کہ ٥ وہ اولیاءِ کرام و بزرگانِ دین کے مزارات و عمارات کے خلاف نہ صرف زبانی فتویٰ بازی میں سرگرم ہیں بلکہ سعودی عرب میں صحابہ کرام و اہل بیت (علیہم الرضوان) کے قبروں اور مزاروں کو ہی نہیں ان سے ملحقہ مساجد کو بھی عملاً شہید کر چکے ہیں۔ مگر یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ نجدی وہابی جس زور و شور سے مزارات کے خلاف سرگرمِ عمل ہیں۔ اس سے بڑھ کر۔ محلات کوٹھیاں، دیدہ زیب فرنیچر و ٹیلی ویژن سمیت پرتعیش مکانات اور پرتکلف مساجد و مدارس اور دفاتر بنانے میں مصروف ہیں۔ جس کا نجدی وہابی مکتبِ فکر کے ترجمان آنجہانی شورش کاشمیری نے بھی خوب نوٹس لیا ہے۔ نجدیو۔ جواب دو۔

شورش کا استفسار، محلّات جائز اور مزارات ناجائز کیوں؟

٥ "جنت البقیع میں مزارات کی حالت حد درجہ ناگفتہ بہ ہے۔ پہلو میں فلک بوس عمارات کھڑی کی جارہی ہیں۔ اور بہت سی قد آور عمارتیں کھڑی ہو چکی ہیں ٥ جس پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عمر بھر پکا مکان نہ بنایا۔ اس کے نام لیوا بنگلوں اور محلوں میں رہ رہے ہیں۔ لیکن جنۃ البقیع ہی ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں قبروں کو عبرت کے نوشتے بنا رکھا ہے۔ ٥ گویا اسلاف کی قبروں پر سنتِ نبوی ناقد ہے۔ لیکن خود "زندہ لاشیں" سنگِ مرمر کے محلوں میں رہ رہی ہیں۔ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے مزارِ اقدس پر میرے اشکوں کی جو حالت ہوئی۔ عرض کرنا مشکل ہے۔ ذیل کے اشعار اسی حاضری کی یادگار ہیں۔

اس سانحہ سے گنبدِ خضریٰ ہے پُر ملال　　لختِ دلِ رسول کی تُربت ہے خستہ حال
اُڑتی ہے دھول مرقدِ آلِ رسول پر　　ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال
فرشہی روا ہے پیغمبر کے دین ہیں؟　　لیکن حرام شے ہے مقابر کی دیکھ بھال

اسلام اپنے مولد و منشا میں اجنبی　　تیرا غضب کہاں ہے خداوند ذوالجلال
توندیں بڑھی ہوئی ہیں غریبوں کے خون سے　　محلوں کی آب و تاب ہے حکام پر حلال
جس کی نگاہ میں بنتِ نبی کی حیا نہ ہو　　اس شخص کا نوشتہ تقدیر ہے زوال

کیا یوں ہی خاک اڑے گی مزاراتِ قدس سے
فیصل کی سلطنت سے ہے شورش میرا سوال

ہفت روزہ چٹان لاہور (۹ مارچ ۱۹۷۰ء)

شورش کاشمیری ۔ نے مزید لکھا ہے۔ کہ "میں جدہ پیلس کی کھڑکیوں سے شاہ سعود کے محل کا نظارہ کرتا رہا اس کی بیرونی دیوار پر بُرجیاں ہیں اور ان برجیوں میں شام ہوتے ہی ہنڈے روشن ہو جاتے ہیں۔ قوسِ قزح کے رنگوں کی طرح محل جگمگاتا ہے معلوم ہوتا ہے فلک سے ستارے اتار کر قصرِ شاہی میں ٹانک دیئے ہیں۔

٥ سعودی حکومت نے عہد رسالت مآب کے آثار صحابہ کرام کے مظاہر اور اہلبیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہیے تھیں۔ وہ ڈھونڈ کر محو کر دی گئی ہیں۔ کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں۔ لوگ بتاتے ہیں اور ہم مان لیتے ہیں۔ حکومت کے نزدیک ان آثار و نقوش اور مظاہرہ مقابر کا باقی رکھنا بدعت ہے۔ عقیدہ توحید کے منافی ہے۔ سنت رسول کے منافی ہے۔ ٥ لیکن عصر حاضر کی ہر جدت جدہ ہی میں نہیں پورے حجاز میں موجود ہے۔ بلکہ بڑھ پھیل رہی ہے۔ کیا قرآن و سنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟ ٥ شاہ کی تصویریں ہوٹلوں میں لٹک رہی ہیں۔ انہیں حکومت نے خود مہیا کیا ہے۔ ائیر پورٹ پر اترتے ہی شاہ کی تصویر نظر پڑتی ہے۔ قہوہ خانوں اور ریستورانوں میں ان کی بہتات ہے۔ لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں! بدعت اسلاف کی یادیں بنانے اور باقی رکھنے میں ہیں"؟ (کتاب شب جائے کہ من بودم ص ۲۲)

عشق اور فیشن ۔ ٥ اہل مکہ نے محمل اجاڑ دیئے اور محل اٹھا لئے ہیں۔ پورے مکہ میں عہد نبوی کی دو چیزیں باقی رہ گئی ہیں۔ "کھجور" اور "زم زم"۔ باقی ننانوے فیصد یورپ کا مال

ہے ٥ ہر چیز پر یورپ کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔ ہوٹل .... یورپ کے ہوٹلوں سے کم نہیں ٥ عربی جرائد ورسائل بالخصوص جن میں زنانہ نخرہ (بے حیائی و بے پردگی) نمایاں ہوتا ہے۔ ہر قدغن سے آزاد ہیں۔ روزانہ آتے اور روزانہ بکتے ہیں۔ حرمین الشریفین کے آس پاس دکانوں میں بکتے ہیں۔ ان کی خریداری عورتوں میں بکثرت ہوتی ہے۔ ان برہنہ اور نیم برہنہ رسالوں پر کوئی پابندی نہیں ٥ عرب عورتوں کیلئے سکرٹ اور منی سکرٹ تک بکتی ہیں۔

جنّت المعلیٰ۔ مکہ معظمہ کا قبرستان ہے۔ ایک چوڑی سڑک کے ذریعے قبرستان کے دو حصے ہوگئے ہیں کسی قبر پر کوئی نشان یا کتبہ نہیں۔ سب نشان ڈھا دیئے گئے ہیں۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں مٹی کی ڈھیریاں ہوگئی ہیں۔ پوری دنیا میں کوئی قبرستان اس سے بڑھ کر بے بسی کی حالت میں نہ ہوگا۔ جو لوگ اس کا نام قرآن وسنت کے احکام رکھتے ہیں وہ کس منہ سے تاج شہی پہنتے ہیں۔ اونچے اونچے محل بناتے ہیں۔ جس ذاتِ اقدس کے صدقہ میں عزتیں۔ ان کے آثار اقدس کی یہ بے حرمتی۔ یہ قرآن وسنت نہیں۔ اہانت اور صریح اہانت ہے سعودی حکومت عشق اور شرک میں فرق نہیں کر سکی ٥ حالانکہ عشقِ رسول کی اساس ادب پر ہے۔ کوئی بے ادب بارگاہ رسالت سے فیض نہیں پا سکتا۔ جو شخص جتنا باادب ہوگا۔ اتنا ہی بارگاہ رسالت سے فیض پائے گا۔ ٥ حضور کو ہجرت سے پہلے گیارہ سال ستایا گیا۔ اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو اب ستایا جا رہا ہے مسلمانوں نے اپنی بیویوں کے تاج محل بنا ڈالے لیکن جو فاطمۃ الزہراؑ کی ماں تھیں وہ ایک ویران قبر میں پڑی ہیں۔ جو لوگ یہاں قرآن وسنت کے حوالے دیتے ہیں۔ ان کا شاہی دسترخوان کبھی سنت نبوی کے مطابق نہیں ہوتا۔

جنت البقیع۔ (صحابہ واہلبیت کا قبرستان) ایک ایسی اہانت کا شکار ہے کہ دیکھتے ہی خون

کھول اٹھتا ہے اور ایک ایسے منظر (مزارات کی بے حرمتی) سے واسطہ پڑتا ہے۔ کہ دل بیٹھ جاتا ہے۔ ان عربوں (نجدیوں) کا طرّہ کیا ہے۔ انہیں ذرا احساس نہیں کہ اس مٹی میں کون سو رہے ہیں۔ یہ عرب ہیں۔ جو قبریں ڈھائے اور محل بنائے جا رہے ہیں۔

نئی کربلا۔ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا گھرانہ اب بھی کربلا میں ہے۔ جو (یزیدی) لشکر وسپاہ کی تلواروں سے بچ رہے تھے۔ ان کی قبریں قتل کردی گئی ہیں۔ زمانے نے آنکھیں پھیر لی ہیں۔ اور اس کا شیشۂ دل حمیت وغیرت سے خالی ہوگیا ہے''۔ (ملخصاً کتاب ''شب جائے من بودم'')

مزارات وعمارات۔ کے مسئلہ پر نجدیوں وہابیوں کے وکیل اور ان کے گھر کے بھیدی کی نظم ونثر ان کے دوغلہ پن اور ''بدعت افروز عمارات'' وجدت پسندی کی تاریخی دستاویز اہل انصاف کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ اور نجدیوں وہابیوں کے لئے باعثِ عبرت وندامت۔ اگر کچھ حیا ہو۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔

وہابیت سے قادنیت تک۔ وہابی کی ''حدیث فہمی وعمل بالحدیث کا ہولناک مظاہرہ'' مولوی غلام رسول (راجیکی والے) مسجد برنے والی میں امام تھے اور مشہور واعظ تھے اور آخر میں قادیانی ہوگئے تھے مولانا عمر دین صاحب نے ان سے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ قادیانی کس طرح ہوگئے؟ انہوں نے کہا کہ ایک روز رات کو میں مسجد میں سویا ہوا تھا۔ کہ خواب میں مجھے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دکھائی دیئے۔ آپ نے مجھے کہا کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہیں۔ اس پر ایمان لے آؤ''۔ صبح بیدار ہوا تو مجھے تشویش ہوئی اور میں نے اسے شیطانی وسوسہ نہیں سمجھا کیونکہ مجھے وہ حدیث یاد تھی کہ شیطان نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا روپ نہیں دھار سکتا۔ بایں ہمہ میں کئی دنوں اسی شش وپنج میں رہا۔ کہ مجھے پھر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خواب میں دکھائی دیئے اور آپ کے ساتھ مرزا غلام احمد

تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ یہ مرزا صاحب نبی ہیں۔ ان پر ایمان لے آؤ۔ میں صبح اٹھ کر قادیانی ہوگیا۔ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ شیطان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ اختیار نہیں کرسکتا''۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۷ اپریل ۱۹۷۸ء)

لمحہ فکر یہ۔ ایسے شیطانی خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا کرنا قادیانی مرزائی بننے کا بہانہ نہیں۔ تو اور کیا ہے اور کسی وہابی کے شیطانی دماغ و شیطانی خواب کے علاوہ کیا کسی بھی مسلمان کو ایسا تصور و خواب و خیال ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں یہ ائمہ دین و بزرگان دین کی رہنمائی کے بغیر وہابیوں کی ''حدیث فہمی و عمل بالحدیث'' کا ایک نمونہ ہے۔ مزید حوالے کتاب ہذا کے ص ۳۴۔ ۵۰ وغیرہ پر ملاحظہ کریں۔

ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ کے وہابیت کش لاجواب متفرق مضامین۔

''اہلحدیث'' خاموش کیوں ہیں؟

''رضائے مصطفےٰ'' میں ہم نے بعنوان'' اہلحدیثو کچھ تو کہو''۔ نجدی رسائل ''الاعتصام واہلحدیث والدعوۃ'' کو بالخصوص مخاطب کیا تھا۔ اور اس سے قبل شمارہ ربیع الآخر میں بھی بعنوان ''کیا یہی توحید ہے''۔ نام نہاد اہلحدیثوں کو خوب جھنجھوڑا تھا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ دوسروں کے خلاف شرک و بدعت کے واویلا سے آسمان سر پر اٹھا لینے والے نجدیوں وہابیوں کی ''رضائے مصطفےٰ'' کے بالمقابل کیفیت کچھ یوں ہوگئی ہے۔ کہ

؎ چناں خفتہ اند گوئی کہ مردہ اند

یعنی وہابی اسطرح سو گئے۔ گویا کہ مر ہی گئے ہیں۔ بہر حال گذشتہ لاجواب ہر دو مضامین کے بعد (اور ان سے قبل بارہا ایسے لاجواب مضامین کے علاوہ) آج ہم بعنوان ''اہلحدیث خاموش کیوں ہیں''۔ یہ ثابت کرینگے۔ کہ یہ لوگ ''اہلحدیث'' نہیں بلکہ تارکِ حدیث ہیں۔ اور دوسروں پر شرک و بدعت کا کیچڑ اچھالنے والے خود سرتاپا بدعات میں ملوث و مستغرق

ہیں۔ اور ان کا اس کے باوجود ''اہلحدیث'' کہلانا سراسر جھوٹ ہے دھوکہ ہے فراڈ ہے۔

ملاحظہ ہو۔ ۱۰ اکتوبر ۹۴ء کے ''نوائے وقت'' لاہور میں مرکزی جمعیت اہلحدیث فیصل آباد کی طرف سے ہزاروں روپے کے اسراف سے ایک قیمتی اشتہار شائع کرایا گیا ہے۔ جس میں دائیں طرف داڑھی منڈے ننگے سر میاں نواز شریف کی تصویر اور بائیں طرف ''قائد اہلحدیث'' پروفیسر ساجد میر کی تصویر دی گئی ہے اور گیارہ۔ اکتوبر کی پہیہ جام ہڑتال کو کامیاب بنا کر اپنا قومی و ملی اور دینی فریضہ ادا کریں''۔ کی اپیل کی گئی ہے۔ جبکہ ''قائد تنظیم اہلحدیث'' حافظ عبد القادر روپڑی کا یہ فتوٰی شائع ہوا ہے۔ کہ ''جو شخص گیارہ اکتوبر کو عورت کی حکمرانی کے خلاف جدو جہد میں حصہ نہیں لے گا۔ وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ اسلئے تمام مسلمانوں کو ۱۱۔ اکتوبر کو غیر شرعی حکومت کے خلاف پہیہ جام ہڑتال میں حصہ لینا ضروری ہے''۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء)

علاوہ ازیں۔ ۱۸ اکتوبر ۹۴ء کے ''نوائے وقت نواز شریف کے اسلام آباد کنونشن کی ایک تصویر شائع ہوئی ہے۔ جسمیں اول نمبر نواز شریف اور آخری نمبر ساجد میر اور نواز شریف کے بعد اور ساجد میر سے پہلے ننگے منہ ننگے سر عابدہ حسین اور بیگم نسیم ولی خاں کو خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ہے کوئی اہلحدیث۔ نام نہاد ''اہلحدیثوں'' کے ترجمان ہفت روزہ ''اہلحدیث والاعتصام و تنظیم اہلحدیث والدعوۃ'' وغیرہ سمیت ہے کوئی اہلحدیث جو ''رضائے مصطفےٰ'' کے دلائل و حوالہ جات کی تغلیط کر سکے۔ اور مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں نمبر وار یہ جواب دے سکے۔ کہ ○ حرمت تصویر کی صریح احادیث کثیر کے بالمقابل ''مرکزی جمعیت اہلحدیث کا نواز شریف و ساجد میر کی تصویر پر مشتمل مسرفانہ اشتہار کی اشاعت اور داڑھی منڈے لیڈر کو اپنے داڑھی والے قائد'' ساجد میر پر ترجیح دیکر داڑھی منڈے کی تصویر کو دائیں طرف اور داڑھی والے کی تصویر بائیں طرف دکھانا عامل بالحدیث

ہونے کی دلیل ہے یا تارک حدیث و بدعتی ہونے کی دلیل ؟ ○ چاند کی گیارہ تاریخ کو گیارہویں شریف منانے کو بدعت وناجائز قرار دینا اور گیارہ اکتوبر منانے اور گیارہ کی ہڑتال کو دینی فریضہ قرار دینا کونسی حدیث وشرعی دلیل کے تحت ہے ۔ بالخصوص روپڑی صاحب کا گیارہ اکتوبر کی ہڑتال کو ضروری قرار دینا اور گیارہ کی جدوجہد میں حصہ نہ لینے والوں پر مسلمان نہیں ہوگا۔ کا فتویٰ لگانا کس حدیث و دلیل کی روشنی میں ہے ۔ اور اگر حدیث ودلیل کوئی نہیں ۔ بلکہ یہ فوٹو بازی ہڑتال بازی وغیرہ معمولات صریح طور پر خلاف حدیث وشریعت ہیں ۔ تو پھر یہ لوگ دوسروں کی بجائے اپنے گریبان میں کیوں نہیں جھانکتے ۔

''اہلحدیثوں'' کی خوبصورت بدعات

اسوقت حلقہ ۱۴۶ پی پی (قصور) کا ایک خوبصورت انتخابی قیمتی وہابی اشتہار ہمارے سامنے ہے ۔ جسمیں ''نفاذ قرآن وسنت کے علمبردار ۔ مسلم لیگ کے امیدوار'' حافظ زبیر احمد ظہیر کے لئے ووٹ کی ترغیب دی گئی ہے ○ اشتہار کے شروع میں آیۂ مبارکہ نصر من اللہ وفتح قریب ۔ تو لکھی گئی ہے ۔ لیکن بحکم حدیث بسم اللہ نہیں لکھی گئی ۔

تصاویر: آیت قرآنی کے نیچے ۔ دائیں طرف نواز شریف بائیں طرف آنجہانی احسان الٰہی ظہیر اور درمیان میں مولوی زبیر احمد وہابی کی تصویر ہے ۔ جبکہ نواز شریف کی داڑھی صاف احسان الٰہی کی داڑھی کتری ہوئی ۔ اور مولوی زبیر کے سر پر عمامہ کی بجائے ٹوپی ہے ۔ اور اسی پر بس نہیں ۔ بلکہ وہابی امیدوار کے انتخابی نشان شیر کی بھی تصویر شائع کی گئی ہے ۔ یعنی ۔ پورا اشتہار وہابی بدعات پر مشتمل اور ''اہلحدیثوں'' کی خوبصورت بدعات کا یادگار مجموعہ ہے ۔ جو وہابی مذہب اور نجدی دھرم کی دورنگی وتارکِ حدیث ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔

بدمزاجی: ۔ وستم ظریفی کی انتہا ہے ۔ میلاد مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) عرس اولیاء (علیہم

الرحمۃ) اور دعا بعد جنازہ وختم شریف جیسے امور خیر ومعمولاتِ اہلسنت کو بدعت وناجائز قرار دینے والوں کا کوئی مولوی کوئی شیخ الحدیث وکوئی رسالہ ایسا نہیں جو ان صریح بدعات پر کلمہ حق بلند کرے ۔ گویا کہ سب وہابی مولوی خفتہ یا مردہ یا ''شیطان اخرس'' ہونے کا نمونہ پیش کررہے ہیں ۔ جبکہ خود مولوی زبیر امیدوار کو ''نفاذ قرآن وسنت'' کا علمبردار لکھا گیا ہے ۔ حالانکہ جو مولوی اسمبلی کی ایک سیٹ وچند ووٹوں کیلئے قرآن وسنت کی مخالفت پر عمل پیرا ہے ۔ وہ ملک میں نفاذِ قرآن وسنت کا علمبردار کیسے ہوسکتا ہے ؟ چیلنج: ۔ ہے کوئی نجدی وہابی ''اہلحدیث'' نجدی ملاں جو زندہ ومردہ ''ظہیر'' کی ان بدعات وتصاویر کو قرآن وسنت کی روشنی میں جائز ثابت کرے یا ان خوبصورت بدعات کا ایکشن لے ۔ جبکہ وہابی اصول کی روشنی میں مروجہ جمہوریت ۔ الیکشن ۔ اور امیدواری وغیرہ بجائے خود بدعات در بدعات ہیں ۔

بلکہ: ۔ علماءِ ''اہلحدیث'' کے نزدیک یہ جمہوریت ہی کفر ہے ۔ جس کے تحت مولوی زبیر احمد اور دیگر وہابی مولویوں نے انتخابات میں حصہ لیا ہے ۔ اور نواز شریف کی حمایت وامداد کی ہے ۔ چنانچہ مولوی محمد ایوب توحیدی نے ''جمہوریت کفر بھی ہے اور شرک بھی ہے'' کے موضوع پر باقاعدہ پمفلٹ شائع کیا ہے ○ جبکہ ''متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما پروفیسر حافظ مہر سعید اور پروفیسر ظفر اقبال نے ایک مشترکہ بیان میں شائع ہونے والی اس خبر کی مذمت کی ہے ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مولانا معین الدین لکھوی حافظ محمد یحییٰ میر محمدی امیر متحدہ جمعیت اہلحدیث نے آئندہ انتخابات کی تیاریوں کے لئے جمعیت کا اجلاس طلب کیا ہے ۔ ○ انہوں نے کہا کہ ''متحدہ جمعیت اہلحدیث'' کا یہ عقیدہ ہے کہ جمہوریت کفر ہے لہذا ''متحدہ جمعیت اہلحدیث'' کافروں کے انتخابات کی تیاری نہیں کرسکتی ہے ۔ اور چونکہ انہوں نے جمہوری نظام کی حمایت کی ہے وہ انہیں اب اپنا امیر تسلیم نہیں کرتے

''○ جس پر تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ'' پاکستان'' لاہور ۲۶ جولائی ۹۳ کے ''بلا ناغہ'' کے کالم نویس نے لکھا ہے۔ کہ'' ہمارے دوست ان مرکزی رہنماؤں کو چاہئے۔ کہ مولانا لکھوی اور اُن کے دیگر ہم سفروں کے مسلمان ہونے کے بارے میں بھی اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کھل کر کریں اور اگر خدانخواستہ وہ ان حضرات کو ان کی مبینہ کافرانہ سرگرمیوں کی بنا پر مسلمان نہیں سمجھتے تو اس ضمن میں باقاعدہ فتویٰ جاری کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر یہ فتویٰ صادر ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ بھی ہوگا کہ خدانہ کرے ان حضرات کے نکاح بھی ٹوٹ گئے ہوں''۔ واللہ اعلم بالصواب''۔ یہ ہے۔ وہابی مذہب کا گورکھ دھندا اور نجدی دھرم کا قول فعل اور ان کا بدعت وشرک کا منافقانہ معیار۔ سنیو ہوشیار۔ خبردار

(''الاعتصام'' سے جواب طلبی)

''اہلحدیثوں'' کی خوبصورت بدعات

''رضائے مصطفےٰ''۔ کے گذشتہ شمارہ میں بعنوان بالا نام نہاد ''اہلحدیثوں'' غیر مقلد وہابیوں کے دوہرے کردار اور ان کی منافقانہ پالیسی کا انکشاف کیا گیا تھا۔ کہ کسطرح یہ ظالم لوگ اہلسنت وجماعت کو ان کے معمولات خیر پر شرک وبدعت کا نشانہ بناتے ہیں ۔ مگر خود وہ ہر قسم کی بدعت وکفر کا ارتکاب کریں۔ تارک حدیث ہو کر سینہ زوری سے اہلحدیث کہلائیں۔ کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں۔ یعنی

یہ جو بھی کریں بدعت و ایجاد روا ہے
اور ہم جو کریں محفلِ میلاد بُرا ہے

وہابیہ نجدیہ کا یہ خود ساختہ معیار شریعت سے مذاق اور شانِ رسالت سے عداوت ومخالفت برائے مخالف نہیں تو اور کیا ہے؟

شرم ان کو مگر نہیں آتی

آیئے۔ آج ان کی من مانی وتارکِ حدیث ہونے کے متعلق ایک اور خوفناک انکشاف ملاحظہ فرمایئے۔ اور ان کے نام نہاد ''اہلحدیث'' ہونے کا ماتم کیجئے۔ **ایک طرف**۔ تو آج کل غیر مقلدین بطور'' کریڈٹ'' اس بات کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ ہم عورت کی سیاست وقیادت کے خلاف ہیں۔ اور اسی کے سدباب کے لئے ہم نے الیکشن میں نواز شریف گروپ سے تعاون کیا۔ چہ جائیکہ اس سلسلہ میں نواز شریف کا اپنا شرعی کردار کیا ہے۔ **مگر دوسری طرف**۔ ان نجدیوں وہابیوں کے حیا سوز غلیظ کردار کا ''نوائے وقت'' لاہور۔ ۱۳۔ نومبر کی اس تصویر سے اندازہ لگایئے۔ جسمیں مقررین کی قطار میں نمبر اول ایک ننگے منہ نیم برہنہ سر عورت کو دکھایا گیا ہے۔ جبکہ تیسرے نمبر پر کوئی بڑی لمبی سفید داڑھی والا وہابی مولوی ہے اور تصویر کے نیچے لکھا ہے۔ مرکزی'' جمعیت اہلحدیث اور اہلحدیث یوتھ فورس'' کی جانب سے دیئے گئے عصرانہ سے رکن قومی اسمبلی تہمینہ دولتانہ....اور دیگر مقررین خطاب کر رہے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ کیا اب بھی اس بات میں کوئی شک ہے۔ کہ یہ وہابی'' اہلحدیث'' نہیں۔ بلکہ تارک حدیث ہیں۔ اور ان کا عمل بالحدیث کا دعویٰ سراسر جھوٹ۔ دھوکہ اور فراڈ ہے۔ ''الاعتصام'' بھی۔ نام نہاد جماعت اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' کے حافظ صلاح الدین یوسف نے بھی ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ غلام حیدر وائیں کے قتل کے بعد ان کی بیوہ مجیدہ وائیں جسے مسلم لیگ نے ٹکٹ دیا ہے) مجیدہ وائیں کو ووٹ دینا مرد (نواز شریف) کو ووٹ دینا ہے۔ اور پیپلز پارٹی کے مرد کو ووٹ دینا عورت (بے نظیر) کو ووٹ دینا ہے۔ اسلئے مسلم لیگ کے (یا کی) امیدوار کو ہی ووٹ دینا صحیح ہے۔ اُمید ہے۔ یہ فعل اجر وثواب کا مستحق قرار پائے گا۔ (الاعتصام ۱۴۔ نومبر) جبکہ۔ اسی'' الاعتصام'' کے اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ'' اب تو

حدیث مبارکہ عام ہو چکی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جس قوم نے اپنے امور (سلطنت) عورت کے سپرد کر دیئے۔ وہ فلاح نہیں پائے گی۔

○ جو مولوی اسلامی صفوں سے بوجوہ نکل کر... عورت کو سیاست کے میدان میں قائم رکھنے کیلئے ایسی ایسی تاویلیں گھڑ رہے ہیں۔ ○... ان برخود غلط مولویوں میں اتنی جرات پیدا ہو چکی ہے۔ کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدانخواستہ تکذیب پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ ماڈل گرل۔ اسمبلیوں میں جانے والی خواتین سوائے ماڈل گرل کا کردار ادا کرنے کے اور کوئی مصرف نہیں رکھتیں۔... جو بھڑکتے ہوئے میک اپ اور پھڑکتے ہوئے لباسوں کی نمائش کیلئے اسمبلی ہال میں تشریف فرما ہوتی ہیں... سوائے اس کے۔ کہ وہ مردوں کے لئے کچھ مزید ضیافت طبع کا سامان فراہم کریں۔ (الاعتصام ۱۴ نومبر ۹۳ء)

ملاحظہ فرمایئے۔ کہ ''اہلحدیث کہلانے اور عمل بالحدیث کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی یہ کیسی حماقت اور حواس باختگی ہے۔ کہ الاعتصام کے ایک ہی شمارہ کے اداریہ میں ایک طرف تو حدیث پاک کے تحت ○ عورت کو امور سلطنت سپرد کرنے کو عدم فلاح قرار دیا جا رہا ہے ○ اور اس کے بالمقابل تاویلیں گھڑنے اور عورت کو میدان سیاست میں قائم رکھنے والے برخود غلط مولویوں کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ خدانخواستہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں مگر دوسری طرف۔ خود اسی رسالہ سے متعلق مولوی صلاح الدین یوسف ویسی ہی تاویل کر کے مجیدہ وائیں کو ووٹ دینے۔ عورت کو میدان سیاست میں قائم رکھنے اور امور سلطنت سپرد کرنے کے نہ صرف جواز کا فتویٰ دے رہا ہے۔ بلکہ اسے اجر و ثواب کا مستحق قرار دے رہا ہے۔ ایک طرف۔ تو الاعتصام اسمبلی میں جانے والی عورتوں کو ماڈل گرل نمائش و شمع محفل اور مردوں کیلئے ''ضیافت طبع'' قرار دے رہا ہے۔ مگر دوسری طرف اسی رسالہ کا مولوی عورتوں کو ووٹ دینے اسمبلی میں بھیجنے اور

شمع محفل و ماڈل گرل بنانے کا فتویٰ دے رہا ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ اسے کہتے ہیں۔ دروغگو را حافظہ نباشد اور ع خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔

نجد نگر۔ کی کیسی اندھیر نگری ہے۔ کہ سواد اعظم کے معمولات خیر کو شرک و بدعت قرار دینے اور فقہا عظام کے اجتہادات کو نشانہ تنقید بنانے والے ○ کہیں تہمینہ دولتانہ کو رکن اسمبلی منتخب ہونے پر باتصویر دعوت عصرانہ دے رہے ہیں۔ ○ اور کہیں خود صحیح و صریح و مشہور حدیث شریف نقل کر کے اس نص کے بالمقابل اپنے شیطانی ''قیاس'' کے تحت مجیدہ وائیں کو اس احمقانہ تاویل کے ساتھ اسمبلی میں بھجوانے کیلئے راہ ہموار کر رہے ہیں۔ کہ عورت کو ووٹ دینا مرد کو ووٹ دینا ہے اور پھر نص حدیث کے مقابل اپنی تاویل فاسدہ پر اجر و ثواب کی بشارت بھی دے رہے ہیں۔ مذکورہ۔ صورت حال کی روشنی میں جمعیت اہلحدیث والاعتصام حدیث کے مطابق اپنا ''اہلحدیث'' ہونا ثابت کریں ورنہ...

روزنامہ ''جنگ'' لاہور۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں ایک تصویر شائع ہوئی ہے۔ جس میں بڑی بڑی داڑھی والوں کے جھرمٹ میں ایک ننگے منہ نیم برہنہ سر عورت کو خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اور تصویر کے نیچے لکھا ہے۔ ''جمعیت اہلحدیث'' کے ''رہنما'' حافظ ادریس ضیا اسد اللہ تہمینہ دولتانہ ایم این اے... اہلحدیث یوتھ فورس وہاڑی کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کر رہے ہیں۔

مذکورہ تصویر و خبر۔ سے نام نہاد ''اہلحدیثوں'' کے کردار کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے

○ یہ نام نہاد ''اہلحدیث'' نجدی وہابی وہ لوگ ہیں۔ جو خود کو بڑا پارسا و پاکدامن اور ہر بات میں ''اہل حدیث و عامل حدیث'' ظاہر کرتے ہیں۔ تقریری و تحریری طور پر اولیاء کرام و بزرگان دین کی کردار کشی کرتے ہیں۔ ان کی کرامات و ملفوظات اور عقیدتمندوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور اہلسنت و جماعت کو مشرک اور بدعتی جہنمی ثابت کرنے کیلئے ''بال کی

کھال اتارتے اور تحریف فی القرآن کا ارتکاب کرتے ہیں۔ مگر گریبان میں منہ ڈالنا۔ تو درکنار خود کھلم کھلا بدعات کا ارتکاب وحدیث وشریعت کی بغاوت کرتے ہوئے۔ ذرا نہیں شرماتے۔ جیسا کہ حاجی حق حق نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ

تم جو بھی کرو بدعت وایجاد رواہے
اور ہم جو کریں محفل میلاد بُرا ہے ؟

تف ہے۔ ایسی کذب بیانی بے ایمانی وبددیانتی پر۔ مذکورہ تصویر وخبر۔ ہی کو دیکھ لیں۔ کہ ''جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس'' کے ''رہنما'' سیاہ وسفید داڑھی والے'' اہلحدیثوں'' نے تہمینہ دولتانہ کے اعزاز میں استقبالیہ دے کر اور اپنے مخلوط اسٹیج پر تہمینہ کا خطاب کرا کے کھلم کھلا کتنی بدعات کا ارتکاب اور حدیث وشریعت سے بغاوت کا مظاہرہ کیا ہے۔؟ ٥ عورت کی بے پردگی کی بدعت ٥ عورت کی تقریر وخطاب کی بدعت (جبکہ اسکی بلند آواز کا بھی پردہ ہے) ٥ عورت کو شمع محفل بنانے اور دعوت نظارہ دینے کی بدعت ٥ مردوزن کے مخلوط اجتماع ومخلوط اسٹیج کی بدعت ٥ اوران سب بدعات پر مستزاد فوٹو بازی و اخباری اشاعت۔

(رسالہ ''الدعوۃ''۔ الاعتصام ''اہلحدیث'' سے جواب طلبی)

''اہلحدیثو''۔ کچھ تو کہو

منکرین میلاد ودشمنان شان رسالت۔ جو بات بات پر اور بالخصوص جشن میلاد النبی کے خلاف شرک وبدعت کے خود ساختہ فتووں سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں ٥ ان کی ممدوح و مرجع نجدی سعودی حکومت کے یوم قیام و''یوم پیدائش'' پر ہر سال ۲۳ ستمبر کو ''عیدالوطنی'' اور قومی دن منایا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی روزنامہ جنگ لاہور (۲۵ ستمبر ۹۴ء) میں یہ مضمون شائع ہوا ہے۔ کہ'' ۲۳ ستمبر کا دن سعودی تاریخ میں انتہائی ممتاز نمایاں اور روشن ترین دن ہے۔ اس دن ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء کو سعودی مملکت معرض وجود میں آئی۔..... آج سعودی عوام اپنا عوامی دن منا رہے ہیں۔

اللہ اکبر۔ ٥ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانا بدعت وناجائز اور خود ساختہ حکومت کا خود ساختہ قومی دن ''عیدالوطنی'' منانا جائز وتقاضائے توحید ٥ ۱۲ ربیع الاول منانا بدعت و ناجائز اور ۲۳ ستمبر منانا توحید وسنت کے عین مطابق ٥ ۲۳ ستمبر انتہائی ممتاز نمایاں اور روشن ترین دن اور ۱۲ ربیع الاول گویا۔

دشمنوں کو ہے ''محرم'' عید میلاد رسول (علیہ الصلوۃ والسلام)

بہرحال اس صورت حال پر نجدیو
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

کے علاوہ سوا اس کے اور کیا کہا جائے۔ کہ میلاد مصطفےٰ کے منکرو۔

وہابیو جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

انقلابات زمانہ۔ انقلابات زمانہ کے تحت دنیاوی مادی سیاسی حکومتی کایا پلٹ تو ہوتی

ہی رہتی ہے۔ مگر یہ عجیب اندھیرا ہے۔ کہ نجدیوں کی مذہبی دنیا میں انقلاب برپا ہے۔ قدم قدم پھونک پھونک کر چلنے اور امور خیر تک پر شرک و بدعت کے فتوے لگانے والوں کی اعتقادی دنیا زیروزبر ہورہی ہے۔ مگر انہیں اپنا سب کچھ لٹ جانے کا احساس وشعور ہی نہیں

○ جو لوگ جشن میلاد مصطفٰے کے جلسہ وجلوس و چراغاں پر سیخ پا ہو جاتے ہی۔ نواز شریف کے جلسہ وجلوس و اسراف و ہڑتال ضیاع چراغاں و آتشبازی اور فوٹو بازی اور تالیوں کا شور سننے کے باوجود ''اہلحدیث'' کہلانے والے ''گونگے شیطان'' کا کردار ادا کررہے ہیں۔

○ سیالکوٹ کے ایک مخلوط جلسہ میں ایک عورت بھی چادر و چاردیواری کا تقدس پامال کرکے ساجد میر کے ساتھ رونق محفل اور مقررین کی صف میں کھڑی ہے۔ مگر شرک و بدعت فروش ساجد میر، نواز شریف کی خوشنودی کے لئے ایک خاموش تماشائی کا کردار ادا کررہے ہیں۔ اور کوئی ''اہلحدیث'' اس پر چیں بجبیں اور ٹس سے مس نہیں ہوتا ○ مقررہ یومِ وقت پر ختم ودعا اور دعا بعد جنازہ کو بدعت قرار دینے والے نواز شریف کی قیادت میں ''اجتماعی یوم دعا'' منارہے ہیں۔ اور کوئی وہابی اس ہیت و کیفیت کے ساتھ یوم دعا منانے کا ثبوت طلب نہیں کرتا۔

اور تو اور۔ نواز شریف صاحب ۱۱ستمبر کو یوم قائداعظم مناتے ہوئے مزار قائداعظم سے مزار داتا گنج بخش تک شدِ رحال کیا۔ اور دونوں جگہ مع کاروانِ نجات اول و آخر حاضری دی اور دعا مانگی۔ مگر دوسروں پر فتویٰ بازی کرنے والے وہابیوں نے نواز شریف پر کوئی فتویٰ نہیں۔ داغا۔ کیونکہ انہیں نواز شریف کے ''وسیلہ'' سے متوقع اقتدار کے نشہ میں قبر پرستی جلوس و چراغاں اور شدِ رحال وغیرہ کے سب فتوے بھول چکے ہیں۔ تمہیں پہچانتا ہوں نجدی ''انڈو''۔ بظاہر صاف اور اندر سے گندے مکہ مکرمہ میں ''عید الوطنی''۔

''سعودی عرب کا قومی دن ۲۳ستمبر یہاں روایتی انداز سے منایا گیا''۔ پاکستانی کمیونٹی

بھی سعودی عوام کی عید الوطنی میں گرمجوشی اور مسرت وشادمانی سے شریک ہوئی۔ سعودی عرب کے مختلف شہروں میں بھی اجلاس و پروگرام ہوئے۔ اور سعودی حکومت وعوام کو مبارکباد دی گئی۔

(روزنامہ تحفہ گوجرانوالہ، لاہور ۲۴ستمبر ۹۴ء)

تم جو بھی کرو بدعت وایجاد روا ہے ------ اور ہم جو کریں محفل میلاد برا ہے؟

کتاب ''ندائے یا محمد'' (جھوٹ جہالت اور شرک کا ملغوبہ)

(رسالہ ''الاعتصام۔ اہلحدیث و تنظیم اہلحدیث'' سچے ہیں تو اس کا نوٹس لیں۔

حال ہی میں نجدی مولوی عبدالغفور اثری کی کتاب ''ندائے یا محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلحدیث یوتھ فورس سیالکوٹ کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ جس کی وہابی رسائل (الاعتصام و اہلحدیث تنظیم اہل حدیث وغیرہ) میں بطور خاص بار بار تشہیر کی گئی ہے ○ اس کتاب میں اہلسنت کو بطور نشانہ بنا کر بڑی بدزبانی و ناجائز فتویٰ بازی کی گئی ہے۔ حالانکہ کتاب کا جو موضوع ہے۔ وہ کوئی خاص نیا مسئلہ اور نئی تحقیق نہیں ہے۔ علماء اہلسنت پہلے سے بیان فرماتے آئے ہیں۔ کہ عامیانہ انداز میں ذاتی نام مبارک کیساتھ یا محمد نہیں کہنا چاہیے۔ بلکہ یارسول اللہ یا نبی اللہ کہنا چاہیے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور خود اثری صاحب نے بھی علماء اہلسنت کی اس تحقیق وفتویٰ کا اعتراف وذکر ہے۔ اس کے باوجود اہل سنت کے خلاف اتنی بدزبانی و دریدہ وہنی کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر جن نجدیوں کے دلوں میں بغض وخبث بھرا پڑا ہے۔ وہ اس کے اظہار سے باز کیسے رہ سکتے ہیں۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرشَّحُ بِمَا فِیه۔

مولوی اثری۔ اور وہابی رسائل نے کتاب مذکور کی اس انداز سے تشہیر کی ہے۔ کہ گویا

۔اثری صاحب نے کوئی بڑا تیر مارا ہے۔یا کوئی چوٹی سر کرلی ہے۔حالانکہ یہ کتاب خود وہابیوں کے گلے میں کانٹوں کا ہار بن گئی ہے۔جس سے چھٹکارا پانا ان کے بس کی بات نہیں۔

پہلی بات۔تو مولوی اثری کا شرکیہ دعویٰ ہے۔جس میں اس نے اپنے علم غیب وحاضر و ناظر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔حالانکہ نجدی وہابی اکابر اصاغر خود رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دور ونزدیک سے سننا اور عالم مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ ہونا بہت بڑا شرک گردانتے ہیں۔چہ جائیکہ مولوی عبدالغفور اثری ایسا دعویٰ کرے۔مگر نجدیوں کا ایک یہ اصول نامعقول بھی ہے۔کہ جو چیز دوسروں کے لئے ناجائز وبدعت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ماننا شرک ہے۔اپنے لئے اسے جائز وروا جانتے ہیں۔جس کی بہت بڑی اور تازہ مثال مولوی اثری کی یہ کتاب ہے۔لیکن مولوی اثری اور دوسرے وہابی مولویوں نے مولوی اثری کو مشرک گرداننے کی بجائے الٹا اسکی شرکیہ کتاب کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کردیا ہے۔اور اتنے بڑے شرک کو شیر زوجہ کی طرح ہضم کرلیا ہے۔جیسا کہ ''رضائے مصطفےٰ'' کے گزشتہ شمارہ میں وہابیوں کے اپنی بیویوں کے دودھ پینے کا مدلل بیان ہوا تھا (ولاحول ولاقوۃ الا باللہ)

تفصیل۔اسکی یوں ہے۔کہ کتاب ''ندائے یا محمد'' کے مؤلف مولوی اثری نے بڑے گھمنڈ میں آکر اپنے مخالفین کے متعلق یہ دعویٰ کیا ہے۔کہ

دور ہوں لیکن بتا سکتا ہوں ان کی بزم میں

کیا ہوا۔کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے کو ہے۔(ندائے یا محمد ص ۱۱۹)

غور فرمائیے۔کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق یہ ''تقویۃ الایمانی'' عقیدہء باطلہ رکھنے والے مولوی نے (کہ ''رسول کو غیب کی کیا خبر۔نبی کو تو کل کا اور دیوار

کے پیچھے کا بھی علم نہیں'') اپنے لئے کتنا بڑا شرکیہ دعویٰ کیا ہے۔کہ ''دور ہونے کے باوجود۔بتا سکتا ہوں کہ ان کے بزم اور مکان وشہر میں)

- o کیا ہوا۔(ماضی وما کان کا علم ورویت)
- o کیا ہو رہا ہے۔(حال کا علم ورویت)
- o کیا ہونے کو ہے (ما یکون مستقبل کا علم غیب ورویت ودور سے دیکھنا اور دور ہونے کے باوجود ان امور کا بتلانا۔)

چیلنج۔دنیائے وہابیت کو ہمارا چیلنج ہے۔کہ وہ بتائیں کیا مولوی اثری کا شعر مذکور اور اس کا دعویٰ شرک ہے۔یا نہیں۔اگر نہیں تو نام نہاد علماء ''اہلحدیث'' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق بھی اعلان کریں کہ ☆ آپ کو ماضی وَمَا كَانَ کا علم ورویت ہے۔☆ آپ کو دور کے مقامات کا علم ورویت ہے۔☆ آپ کو کل کا مستقبل وَمَا يَكُونُ کا بھی علم ہے۔یعنی آپ عالم مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ ہیں۔اور آپ دور دراز مقامات ومعاملات کو دیکھ رہے ہیں۔اور سب کے احوال بتا سکتے ہیں۔اور اگر یہ شرک ہے تو پھر مولوی اثری کا دعویٰ بدرجہ اولیٰ شرک ہونا چاہیے۔اور ''علماء اہلحدیث'' کو مولوی اثری کو مشرک قرار دیکر جماعت سے نکال دینا چاہیے۔بے ناپتے کی بات۔

مولوی اثری۔نے مذکورہ شرکیہ دعویٰ کے علاوہ ایک اور بڑا احمقانہ اور جاہلانہ مظاہرہ کیا ہے۔کہ مولانا ابومحمد عبدالحق صاحب تفسیر حقانی کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی قرار دے دیا ہے۔اور دونوں شخصیتوں کو اسطرح یکجا کردیا ہے۔مولانا ابومحمد شیخ عبدالحق حقانی محدث دہلوی المتوفی چودہویں صدی حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (چودہویں صدی) اور ہیں۔اور مولانا ابومحمد عبدالحق حقانی اور ہیں۔مگر مولوی اثری نے اپنی جہالت وحماقت کے تحت خلط ملط کرکے شخصیتوں کو ایک بنا دیا ہے۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۔ حضرت مجدد الف ثانی (رحمتہ اللہ علیہما) کے ہمعصر گیارہویں صدی کی عظیم المرتبت شخصیت ہیں۔ آپ ابو محمد نہیں بلکہ ابوالمجد عبدالحق بن سیف الدین ہیں۔ آپ بطور مفسر نہیں بلکہ بطور محدث مشہور ہیں۔ بلکہ لفظ محدث آپ کے نام کا جزو بن چکا ہے۔ اور آپ عربی (میں) ''لمعات'' اور فارسی میں ''اشعۃ اللمعات'' شرح مشکوٰۃ جیسی شہرہ آفاق کتب کے زندہ جاوید مصنف ہیں۔ جبکہ مولانا ابومحمد عبدالحق حقانی اوائل چودھویں صدی کی شخصیت ہیں۔ آپ بطور محدث دہلوی مشہور نہیں۔ بلکہ تفسیر حقانی کے مصنف و مفسر ہیں۔ آپ عبدالحق بن سیف الدین نہیں بلکہ عبدالحق بن محمد امیر ہیں۔ آپ کی زبان اور تفسیر اردو میں ہے۔ اور عربی فارسی میں آپ کی کوئی مشہور کتاب نہیں۔ جبکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تمام تصانیف عربی فارسی زبان میں ہیں۔ (رحمتہ اللہ علیہ)

اس تفصیل ۔ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ وہابی مولوی اثری کسقدر جاہل احمق بے خبر اور نامعتبر وغیر ذمہ دار شخص ہے۔ جو نام نہاد ''اہلحدیث'' کہلانے کے باوجود امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث جیسی جلیل القدر شہرہ آفاق بزرگ علمی شخصیت سے بھی متعارف نہیں اور اپنی اسی جہالت کے باعث اس نے دو شخصیتوں کی ایک شخصیت بنادی ہے۔ اور ان کی کنیت وولدیت تک تبدیل کردی ہے۔ شاید ایسے مواقع پر کہا گیا ہے۔ کہ

زمین کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے ''سطر قرآں'' کو چلیپا کردیا تو نے

لطیفہ۔ مولوی اثری اپنی ترنگ میں اتنا بڑا مشرکانہ دعویٰ کردیا۔ کہ

ان کی بزم دور ہوں لیکن بتا سکتا ہوں
کیا ہوا۔ کیا ہورہا ہے اور کیا ہونے کو ہے

لیکن جہالت وبے خبری کا یہ عالم ہے کہ پتہ اتنا بھی نہیں۔ کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کون ہیں اور مولانا عبدالحق ''مفسر'' دہلوی کون ہیں۔ ایک ہی شخصیت ہیں یا بتفاوت بسیار الگ الگ دو شخصیتیں۔

الٰہی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

موحدین کا تصادم ۔ مولوی اثری نے تو ''یا محمد نہ پکارو'' پر سارا زور لگا دیا ہے۔ اور اسے بڑی گستاخی قرار دیا ہے۔ لیکن ''جماعت اہلحدیث'' کے ترجمان نے لکھا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ طغریٰ یا محمد لٹکانے والوں میں سے کسی کا بھی مقصد اہانت رسول نہیں۔ بلکہ انمیں عقیدت ومحبت ہی کا جذبہ کارفرما ہے''۔ (ہفتہ روزہ الاعتصام لاہور ۶ دسمبر ۱۹۸۵ء) اسی لئے جب حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کا پاؤں سو جانے پر کسی نے کہا اذکر احب الناس الیک جس کے ساتھ آپ کو زیادہ محبت ہے اسے یاد کرو۔ تو آپ نے فوراً پکارا۔ یا محمداہ۔ (کتاب ادب المفرد امام بخاری علیہ رحمتہ الباری)

(اولیاء کرام کی کردارکشی اور اہلسنت کے کیخلاف جارحیت کرنے والوں کے ردوجواب میں تصویر کا دوسرا رخ)

ساجد میر سچے ہیں تو جواب دیں۔

(رسالہ اہلحدیث الاعتصام وتنظیم اہلحدیث انصاف کریں)

''رضائے مصطفےٰ''۔ کے گزشتہ شمارہ میں ہم نے بعنوان ''کتاب ندائے یا محمد'' جھوٹ

جہالت اور شرک کا ملغوبہ الاعتصام واہلحدیث و تنظیم اہلحدیث سچے ہیں۔ تو نوٹس لیں۔

ہم نے جواب طلبی کی تھی۔ مگر اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اور بارہا ہم نے دنیائے وہابیت و دیوبندیت کو اسطرح للکارا ہے۔ مگر کوئی سامنے نہیں آتا ○ درحقیقت ان لوگوں نے طوطے کی طرح ''شرک و بدعت'' کا لفظ رٹا ہوا ہے۔ اور اہلسنت کے امورِ خیر کو ناحق اس کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ مگر خود یہ لوگ شرک و بدعت و جہالت میں پوری طرح مستغرق ہیں اور نہ خود گریبان میں منہ ڈالتے ہیں۔ اور نہ ''رضائے مصطفےٰ'' کے للکارنے پر کوئی ندامت محسوس کرتے ہیں۔

اسوقت۔ ہمارے سامنے روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور ۲۲ اپریل ۹۵ء کا شمارہ ہے۔ جس کے صفحہ اول پر علامہ اقبال کی ۵۷ ویں برسی کے موقع پر یوم اقبال کی تقریب منانے اور اسمیں تقاریر کرنیوالوں کی مرد و زن پر مشتمل مخلوط تصویر شائع کی گئی ہے۔ جسمیں امیر جمعیت ''اہلحدیث'' پروفیسر ساجد میر کا نام اور ان کی تصویر بھی نمایاں ہے۔ اس لئے ''رضائے مصطفےٰ''۔ بجا طور پر امیر جمعیت اہلحدیث و پوری جمعیت اہلحدیث و تمام دنیائے وہابیت سے یہ سوالات کرنے میں حق بجانب ہے۔ کہ اگر یہ نجدی وہابی لوگ اپنے نجدی وہابی اصول میں سچے ہیں تو نمبر وار ہمارے سوالات کا معقول و مدلل جواب دیں۔ ورنہ بریلوی اہل سنت کو مشرک و بدعتی کہنا اور خود اہلحدیث کہلانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان کی دو عملی و دوغلہ پالیسی سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ ''اہل توحید و اہلحدیث'' کہلانے میں جھوٹے اور بذاتِ خود شرک و بدعت میں مبتلا ہیں۔ اور شریعت و فتویٰ ان کی خانہ ساز چیز ہے۔ جس کی کوئی صحیح معقول بنیاد نہیں۔

سوالات۔ ○ سنی وہابی اختلافی مسائل میں دن منانا اور تاریخ و وقت کا تعین کرنا ایک اہم اختلافی مسئلہ ہے۔ سنی اس کے قائل ہیں جبکہ وہابی تعین کے خلاف واسے بدعت و گمراہی

قرار دیتے ہیں۔ بتایا جائے کہ ۲۱، اپریل کو ۵۷ ویں برسی پر یوم اقبال کی تقریب منانا اسمیں شامل ہونا تقریر کرنا بدعت و گمراہی ہے یا نہیں۔ اور امیر اہلحدیث ساجد میر مذکورہ تقریب میں شامل ہو کر بدعتی گمراہ اور خارج از اہلحدیث ہوئے یا نہیں؟ ○ اگر یوم اقبال منانا جائز ہے اور توحید و سنت کے خلاف نہیں۔ تو یوم میلاد و یوم عرس یوم گیارہویں یوم چہلم منانا اور اسمیں شامل ہونا بدعت و ناجائز و توحید و سنت کے خلاف کیوں ہے۔ اور یوم اقبال و یوم میلاد وغیرہ منانے نہ منانے میں شرعاً وجہ فرق کیا ہے؟

یادداشت۔ کچھ عرصہ قبل پروفیسر ساجد میر کے شہر سیالکوٹ کے علاقہ میں عرس مبارک کے ایک اشتہار میں منتظمین نے کسی وجہ سے ساجد میر کا نام بھی پروگرام میں لکھ دیا۔ تو ساجد میر صاحب اور ان کی اہلحدیث یوتھ فورس کی طرف سے فوراً تردید شائع کی گئی۔ کہ تقریب عرس میں پروفیسر صاحب کا نام ان کی اجازت کے بغیر لکھا گیا ہے۔ چونکہ ان کے مسلک میں عرس منانا بدعت و گمراہی ہے۔ اس لئے وہ تقریب عرس میں شامل نہیں ہوں گے ○ سوال یہ ہے۔ کہ یوم عرس کی ''بدعت'' سے اسقدر برات کا اظہار کرنا اور اقبال کی برسی میں شامل ہونا۔ نام لکھوانا تقریر کرنا اور تصویر شائع کرانا کونسی حدیث کے تحت ناجائز و جائز ہے؟ حدیث صحیح و صریح و مرفوع کا حوالہ ضروری ہے۔ کیونکہ تم ''اہلحدیث و امیر اہلحدیث'' کہلاتے ہو۔ ○ عورتوں کے بے پردگی و ننگے منہ ننگے سر رہنا مردوں کی مخلوط مجالس میں شامل ہونا اور مرد و زن کا تصویر کھچوانا اور شائع کرانا شرعاً حرام و گناہ اور موجب لعنت ہے یا نہیں اور ساجد میر اس فوٹو بازی و مخلوط مجلس میں شامل ہو کر مستحق لعنت اور بدعتی جہنمی ہوئے یا نہیں؟ ○ جماعت ''اہلحدیث'' کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور (۲۸ جولائی ۷۸ء) نے یہ فتویٰ شائع کیا ہے کہ جب کوئی شخص باوجود قدرت انکار و اظہار بیزاری کے گناہ دیکھ کر خاموش رہتا ہے۔ تو وہ گناہ کے مرتکب کے حکم میں ہے۔ ایسا ''شیطان اخرس

''(گونگا شیطان) برابر کا مجرم ہے۔ بتایا جائے۔ کہ امیر ''جمعیت اہلحدیث'' فوٹو بازی و بے پردگی کی مخلوط مجلس میں برضا ورغبت شامل ہوکر اور خاموش رہکر بحکم ''الاعتصام'' شیطان اخرس کا مصداق ہوئے یانہیں؟

سابق امیر اہلحدیث۔ وہابیوں کے موجودہ ''امیر جمعیت اہلحدیث'' ساجد میر (جوکہ امیر الوہابیہ مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے عزیز ہیں۔) کا کردار اور قول وفعل کا تضاد ملاحظہ فرمانے کے بعد سابق امیر ''جمعیت اہلحدیث'' احسان الٰہی ظہیر کا کردار بھی ملاحظہ کریں۔ اور سنیوں کو ناحق مشرک وبدعتی قرار دینے والوں کی بذات خود بدعت وگمراہی کا نظارہ کریں ٥ پروفیسر ساجد میر کے علامہ اقبال کے ''یوم وفات'' کی تقریب میں شرکت کی طرح حافظ احسان الٰہی ظہیر نے بھی قائداعظم کے ''یوم پیدائش'' کی باتصویر مردوزن پر مشتمل مخلوط تقریب میں شرکت کی۔ اور اسمیں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ٥ یہ (حکومتی) پابندیاں تو انگریز کے دور میں بھی نہ تھیں۔ آج قائداعظم کی روح مضطرب ہے۔ اور موچی دروازہ کے گردوپیش میں مضطرب گھوم رہی ہے۔ کہ بندوقیں اور لاٹھیاں میں نے اپنوں کے لئے نہیں۔ بیگانوں کیلئے بنائی تھیں۔ یہ کتنے شرم کی بات ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء)

یوم وفات۔ کی تقریب میں پروفیسر ساجد میر کی شرکت پر امیر جمعیت اہلحدیث کی جن متعدد بدعات وغیر شرعی قباحتوں کے ارتکاب کی ہم نے نشاندہی کی ہے۔ یوم پیدائش کی مذکورہ تقریب میں شرکت کے باعث بالکل انہی بدعات وغیرہ شرعی قباحتوں میں وہابیوں کا سابق امیر جمعیت اہلحدیث احسان الٰہی ظہیر بھی صاف ملوث نظر آرہا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ وہابیوں اور ان کے نام نہاد ''امیروں'' کا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے یوم میلاد و یوم پیدائش اور اولیاء کرام یوم وفات وعرس کی تقریب کو بدعت وناجائز قرار

دینا کسی شرعی دلیل واصول پر مبنی نہیں۔ بلکہ محض وہابیوں کی شان رسالت وشان ولایت سے عداوت پر مبنی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ میلاد وعرس کو تو وہابی شرک وبدعت قرار دیں اور اقبال کے یوم وفات وجناح کے یوم پیدائش پر بلاتکلف بذات خود شریک ہوں۔ حاضر وناظر بھی۔ سابق ''امیر جمعیت اہلحدیث'' احسان الٰہی ظہیر نے صرف یوم پیدائش کی مذکورہ تقریب کی بدعات کا ہی ارتکاب نہیں کیا بلکہ مولوی اثری کی طرح اس شرک کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ کہ آج قائداعظم کی روح موچی دروازہ کے گردوپیش میں مضطرب گھوم رہی ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

ظہیر صاحب۔ کے اس مشرکانہ دعویٰ سے ثابت ہوا۔ کہ ٥ وہ قائداعظم کو مرنے کے بعد بھی زندہ ومتصرف وحاضر وناظر مانتے اور ان کے علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ جبھی تو بقول ظہیر قائداعظم کی روح نے کراچی میں مدفون ہونے کے باوجود بیک وقت کراچی کی طرح موچی کی دروازہ لاہور میں بھی حاظر وجلوہ گر ہوکر زندوں کی طرح چلنا پھرنا اور گھومنا شروع کردیا۔ ٥ بلکہ یہ کلام بھی فرمایا کہ بندوقیں اور لاٹھیاں میں نے اپنوں کے لئے نہیں بیگانوں کیلئے بنائی تھیں۔ عرصہ دراز پہلے وفات پانے کے باوجود قائداعظم کی روح کو کراچی میں اپنی قبر میں حکومت کی پابندیوں کا علم اور اس پر اضطراب بھی ہوا اور انہیں اپنے یوم پیدائش منانے اور موچی دروازہ لاہور میں پروگرام منعقد ہونے کا علم بھی ہوگیا ٥ چیلنج ہے تمام دنیائے وہابیت کو کہ وہ ظہیر صاحب کے مشرکانہ عقیدہ کے باعث انہیں بھی کافر ومشرک قرار دیں۔ اور یا کم از کم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اسیطرح زندہ متصرف وحاضر وناظر مانیں اور آپ کیلئے بھی علم غیب پر ایمان لائیں اور آپ کی روح مبارک کے اپنے عاشقوں کے پاس جلوہ گری تسلیم کریں۔

نام نہاد ''الدعوۃ والارشاد'' کے

''مرکز طیبہ'' کی دہشت گردی کے خلاف ''اہلحدیث'' عالم کا احتجاج

(ماہنامہ ''صراط مستقیم'' سے قاری عبدالحفیظ کے انٹرویو کا اقتباس)

سوال (قاری عبدالحفیظ صاحب)۔ آپ عوامی اجتماعات میں سخت اور نامناسب الفاظ میں ضیاء الحفیظ شہید کے قتل کا ذمہ دار مرکز الدعوۃ اور اس کی قیادت کو ٹھہراتے رہے ہیں۔ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟

جواب۔ میں پوری ذمہ داری اور اعتماد کے ساتھ اس سوال کا جواب دے رہا ہوں۔ آپ اگر شائع کر دیں گے تو میں سمجھوں گا۔ آپ میرے دکھ میں شریک ہیں اور میں آپ کے اس دعوے پر یقین بھی کروں گا۔ کہ آپ اہلحدیث جماعت کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو بے نقاب کریں گے۔

سوال۔ قاری صاحب آپ جواب دیں ہماری کوشش ہوگی کہ ہم من وعن شائع کریں۔

جواب۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ۲۵ اگست ۱۹۹۱ء کو ان لوگوں نے میرے بیٹے ضیاء الحفیظ کو قتل کیا۔ جس جگہ ان لوگوں نے اپنا معسکر بنایا ہے۔ اور جہاں یہ لوگ رہ رہے ہیں۔ وہاں کسی مخالف سے دو بدو جھڑپ کا کوئی خدشہ نہیں۔ دھوکہ ہے دھوکہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے۔ کاروباری مقاصد کیلئے کی جانے والی جدوجہد کو جہاد کا نام دیا جا رہا ہے۔ ناول نگاری اور افسانہ نگاری کی طرز پر جھوٹی ٹیبل اسٹوریاں اپنے رسالے میں شائع کرتے ہیں۔ ٥ قطعاً کوئی دشمن کی گولی لگ کر شہید نہیں ہوتا یہ دھوکہ دیتے ہیں۔ عطاء اللہ نامی لڑکے کو دریا میں اٹھا کر لے گئے۔ اور سے بیچ منجدھار میں لے جا کر چھوڑ دیا اور لکھ دیا کہ نقریباً شہید ہوا ٥ مولانا عبدالرشید راشد کے بیٹے عبدالروف جانباز کو اسطرح مارا کہ وہ کتاب پڑھتے ہوئے جا رہا تھا۔ انکی اپنی ایک چھوٹی سی توپ ہے۔ اس میں سے چھوٹا سا

گولہ نکلتا ہے۔ اس کے لگتے ہی وہ دریا میں گر جاتا ہے۔ ٥ اس طرح مولانا عبدالرفیق سلفی کے بچے اور دیگر بچوں کو یہ مارتے رہے ہیں۔ سوال۔ اگر آپ کی بات صحیح بھی مان لیں تو ان بچوں کے قتل سے ان کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے۔

جواب۔ یہ وسائل گاڑیاں ائیر کنڈیشن دفاتر، دولت یہ سب انہی شہداء کے قتل کی قیمت ہی تو ہے جو انہوں عربوں اور پاکستان کے سادہ لوح ''اہلحدیثوں'' سے وصول کی ہے۔ یہی فائدہ ہے۔ بچوں کے قتل کا مسقط، بحرین، کویت اور دیگر بیرون ممالک ان کے بینک بیلنس موجود ہیں۔ حقیقت یہ تھی کہ احمد مسعود نامی انہی کے ایک لڑکے کی فائرنگ سے میرا بچہ شہید ہوا۔ اسنے دو فائر کئے آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر ایک فائر ہو تو اسے قتل خطا کہا جاتا ہے۔ لیکن دو فائر سے تو قتل خطا والی بات نہیں رہتی۔

سوال۔ آپ کو کس ذریعے سے پتہ لگا کہ آپ کا بیٹا احمد مسعود نامی لڑکے کی فائرنگ سے ہلاک ہوا ہے۔

جواب۔ بعد میں کہ الدعوۃ کے ہی کچھ افراد ان کے بڑے لیڈروں کے کرتوت دیکھ کر ان سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ ان میں معسکر طیبہ کے امیر یاسین اثری اور معسکر اقصیٰ کے امیر محمد اشتیاق اور ایک دو اور افراد شامل تھے۔ انہوں نے مجھے حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ یہ لوگ وہیں ہوتے تھے جہاں میرا بیٹا شہید ہوا ہے ٥ یہ ساری صورت حال سے واقف تھے۔ لیکن جب مجھے حقیقت حال کا علم ہوا تو میرے دل کو شدید دھچکا لگا میں نے پروفیسر سعید صاحب سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگے قاری صاحب وہ بچہ بڑا نیک ہے جس کے ہاتھ سے سہوا فائر ہو گیا۔ جو ضیاء اللہ حفیظ کو لگ گیا۔ وہ کہتا ہے مجھے نہیں پتہ کس طرح مجھ سے فائر ہو گیا۔

سوال۔ حافظ سعید صاحب نے آپ کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا کہ ضیاء الحفیظ کمیونسٹ کی گولی سے نہیں مرکز الدعوۃ ہی کے کسی لڑکے کے فائر سے شہید ہوا جو غلطی سے

چل گیا تھا؟

جواب۔ ہاں بالکل پروفیسر (صاحب) نے اس بات کا اقرار کیا اور جس لڑکے سے گولی لگی اس کا نام بتایا۔ براہ مہربانی آپ اسطرح لکھیں جسطرح میں کہہ رہا ہوں۔ میں پوری ذمہ داری سے بات کہہ رہا ہوں۔ اگر قوم کا ایک بچہ بھی ظلم و بربریت سے بچ جاتا ہے۔ تو آپ کا بہت بڑا احسان ہوا گا۔

سوال۔ کیا ابتداء میں مرکز الدعوۃ والوں کو بھی واقعہ کا صحیح علم نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے مجلّہ الدعوۃ میں حقیقت کے برعکس رپورٹ شائع کی؟

جواب۔ پتہ کیوں نہیں تھا۔ جناب سب پتہ تھا مجلّہ الدعوۃ میں جان بوجھ کر جھوٹی رپورٹ بڑی مہارت سے بنا کر چھاپی گئی۔ یہ مجلّہ الدعوۃ والوں کی عادت ہے۔ وہ عوام کو کیش کرنے کے لئے جھوٹے اور من گھڑت شہادتوں کے واقعات بالکل افسانوی انداز میں لکھ کر چھاپتا ہے۔ یہاں آپ مجلّہ الدعوۃ میں چھپنے والی رپورٹوں کی صحت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب وہ ایک عالم دین کے بیٹے سے متعلق جھوٹی اور منگھڑت رپورٹ شائع کر سکتے ہیں تو عام اہلحدیث خاندان تو کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

سوال۔ اس بات میں کہاں تک صداقت ہے کہ مرکز الدعوۃ نے آپ کو بطور دیت کچھ رقم ادا کر دی ہے؟

جواب۔ یہ جھوٹ ہے۔ انتہا کر دی ہے۔ چالبازی کی۔ انہوں نے چالیس ہزار روپے کا ڈرافٹ چھپوا کر ہزاروں کی تعداد میں پنجاب اور کراچی میں بھی تقسیم کئے ہیں۔ مجھے بتائیں ایسا دنیا میں کونسا بینک ہے جو پیسے مجھے دے دے اور چیک ان کے حوالے کر دے۔ کتنا بڑا مذاق ہے۔ اس شخص کے ساتھ جس کا کلیجہ چھیدا گیا ہے۔ ضیاء الحفیظ کی والدہ اس غم میں پاگل ہوگئی ہے۔

سوال۔ الدعوۃ والوں کی شرعی عدالت میں بھی مسئلے کو اٹھایا گیا۔

جواب۔ ایسی شرعی عدالت جسکے جج مفتی عبدالرحمٰن صاحب تھے جوان کے اپنے آدمی تھے۔ جن کو میں قتل میں ملوث کہتا ہوں۔ ان کا کھا کر ان کا پی کر ان سے تنخواہ لے کر ان کے اے سی کمروں میں بیٹھ کر فیصلہ کریں۔ ہم مقتولوں کا کہاں کا انصاف ہے؟ ٥ مفتی عبدالرحمٰن (صاحب) نے راولپنڈی میں یہ جھوٹ بولا کہ میں نے قاری عبدالحفیظ کو (پانچ لاکھ یا غالباً دس لاکھ کہا تھا) دس لاکھ روپے دیئے ہیں اسی طرح مرکز الدعوۃ کے ہی آدمی عبدالغفار اعوان (صاحب) نے میرے داماد کو کہا کہ اگر ہم نے اسے مارا ہے تو اس کی قیمت بھی ادا کر دی ہے۔

سوال۔ شرعی اصطلاح میں لفظ جہاد کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب۔ جدوجہد کے معنوں میں کوشش کے معنی میں ہاتھ سے تلوار سے زبان سے قلم سے کی جانے والی ہر وہ کوشش جس کا مقصد اللہ کے دین کی سربلندی ہو جہاد ہے۔ جہاد کے مفہوم کو ایک خاص مقصد کے تحت محدود کیا جا رہا ہے۔ وہ خاص مقصد دولت اکٹھی کرنا ہے۔ مرکز الدعوۃ اور اس کے لیڈر خود اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔ جہاد وہاد نہیں ہے بلکہ یہ ان کا کاروبار ہے اگر یہ جہاد کشمیر کو واقعی جہاد سمجھتے تو ان میں سے کسی کا بچہ وہاں شہید ہوا ہوتا کوئی زخمی ہوا ہوتا۔ لیکن اپنے بچوں کو بچا کر رکھتے ہیں۔ دوسروں کے بچوں کو مرواتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ خود اس کام میں مخلص نہیں ہیں ٥ عوام اہلحدیث بڑی سادہ لوح ہے۔ انہوں نے گہرائی میں جا کر نہیں دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی لمبی داڑھی رکھ لے اور شلوار ٹخنوں سے اوپر کر لے بس اس پر اعتماد کر لیں گے۔ باقی خواہ وہ لڑکیاں بیچتا رہے یا پوری جماعت کو بیچ کر کھا جائے اس کو کچھ نہیں کہیں گے۔

سوال۔ قرآن ہمیں کسی کی مخالفت میں حد سے آگے نکلنے سے منع کرتا ہے؟ آپ عوامی

اجتماعات میں ان کے خلاف بڑی سخت زبان استعمال کرتے ہیں۔ ایسا کیوں کرتے ہیں؟
جواب۔ میرے ساتھ ظلم ہوا ہے میرا حق ہے کہ جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے ان کے خلاف آواز بلند کروں یہ میرا حق ہے جو قرآن نے مجھے دیا ہے (ترجمہ) اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو اعلانیہ بُرا کہے مگر وہ جو مظلوم ہوا۔ اگر میں عوامی اجتماعات میں اعلانیہ مخالفت کرتا ہوں تو میرا یہ عمل قرآن کے عین مطابق ہے..... ان لوگوں نے اپنی شلواریں پنڈلیوں تک لوگوں کو دکھانے کیلئے کی ہیں ان کے نزدیک بس سارا تقوٰی اسی میں ہے۔

(ماہنامہ صراط مستقیم (اہلحدیث) اکتوبر ۹۴ء کراچی)

مرکز ''الدعوۃ'' دہشت گردی کی علامت بن کر اُبھر رہا ہے

اغوا کی کاروائی۔ ''اہلحدیث جانباز فورس کے ترجمان نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ۱۸ اکتوبر کی شب خالد جاوید علوی کی نگرانی میں ایک ٹیم لاہور گوجرانوالہ جی ٹی روڈ پر ماہنامہ صراط مستقیم اور اہلحدیث جانباز فورس کی چاکنگ کر رہی تھی کہ مرکز الدعوۃ والاشاد کی دو گاڑیاں ان کے قریب آ کر رکیں اور ان میں سے برآمد ہونے والے افراد خالد جاوید علوی اور جانباز کارکنان پر ٹوٹ پڑے۔ اور انھیں زبردستی اغوا کر کے مرکز طیبہ ننگل ساہداں مرید کے میں واقع ٹارچر سیل لے گئے جہاں انھیں بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

اہلحدیث جانباز فورس کے ترجمان کے مطابق ماہ اکتوبر کے صراط مستقیم میں مولانا اختر محمدی کی جہاد پالیسی منظر عام پر آنے کے بعد اس پالیسی کو جس طرح علماء اہلحدیث اور عوام اہلحدیث میں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی ہے اس سے مرکز الدعوۃ الارشاد بوکھلاہٹ کا شکار ہے کیونکہ ان کے پاس اپنی جہاد پالیسی کے دفاع کا کوئی مدلل اور موثر جواب نہیں

ہے۔ اہلحدیث جانباز فورس کے ترجمان کے مطابق یہ بات بھی کوئی غیر معمولی نہیں کہ جب کسی کے پاس اپنے موقف کے دفاع کے لئے دلائل نہ ہوں تو پھر وہ تشدد کے ذریعے اپنی بات صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ مرکز الدعوۃ والارشاد بھی اس وقت اسی کیفیت کا شکار ہے۔ کیونکہ اہلحدیث جانباز فورس کی جہاد پالیسی کے آئینے میں انھیں اپنے پلڑے میں سوائے وسائل اور توانائیوں کے ضیاع کے اور کچھ نظر نہیں آ رہا۔

اہلحدیث جانباز فورس کے ترجمان کے مطابق خالد جاوید علوی کو عرصہ دراز سے قتل کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ خالد جاوید علوی کا جرم یہ تھا کہ وہ مرکز الدعوۃ کے متعدد سرکردہ رہنماؤں کو مختلف موضوعات پر مباحثوں میں لاجواب کر دیتے تھے دلائل کے میدان میں شکست کے بعد تشدد کا راستہ اپنایا گیا یہاں تک انھیں واجب القتل قرار دیا گیا۔ چند ماہ پہلے مرکز الدعوۃ کے ہیڈ کوارٹر میں خالد علوی کے ساتھ انتہائی نامناسب رویہ اپنایا اور انھیں زبردستی مرکز الدعوۃ سے باہر نکال دیا اور اب اغوا جیسی شرمناک حرکت کا ارتکاب کیا۔ (مبینہ طور پر تشدد کرنیوالوں میں ابونصر جاوید، شبیر احمد، ابوشعیب، عبدالرحمٰن نمایاں تھے) تشدد کے بعد زخمی حالت میں خالد جاوید علوی اور چار کارکنان کو جی ٹی روڈ پر چھوڑ دیا گیا۔ شدید زخمی حالت میں خالد علوی کو میو ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل کر دیا گیا۔

اہلحدیث جانباز فورس کے ترجمان کے مطابق مرکز الدعوۃ والارشاد کی جانب سے اغوا اور تشدد کی کاروائی کا ایک افسوس ناک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ کاروائی مرکز طیبہ میں موجود ایک اسٹال والے کے بقول حافظ سعید صاحب نے پندرہ بیس کارکنان کا قافلہ بذات خود روانہ کیا۔ کہ انھیں ایک مرتبہ پکڑ کر یہاں لے آؤ۔

مذمت۔ دریں اثناء جماعت اہلحدیث پاکستان کے سرپرست حافظ عبدالقادر روپڑی نے اپنے اخباری بیان میں خالد جاوید علوی اور اہلحدیث جانباز فورس لاہور کے چار

کارکنان کے اغواء اور تشدد کی شدید مذمت کی ہے اور اسے انتہائی شرمناک قرار دیا۔ ○ علاوہ ازیں متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر مولانا محمد حسین شیخوپوری۔ مرکزی جماعت اہلحدیث پاکستان کے امیر حافظ زبیر احمد ظہیر صاحب، جمعیت علماء اہلحدیث کے سربراہ قاضی عبدالقدیر خاموش صاحب مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے راہنما قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی سمیت متعدد علماء اور اہم جماعتی شخصیات نے اغواء اور تشدد کی اس کاروائی کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ جماعتی اختلاف میں تشدد کا رجحان پوری اہلحدیث جماعت کیلئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے ○ اتفاق ہے اہلحدیث یوتھ فورس کے ایک کارکن کے ہاتھ میں موجود ماہنامہ ''صراط مستقیم'' اجتماع کے منتظمین کی نظر میں آگیا۔ عینی شاہدین کے مطابق اجتماع کے منتظمین نے ''صراط مستقیم کا وہ شمارہ یوتھ فورس کے کارکن کے ہاتھ سے چھینا اور آیات واحادیث کی بے حرمتی کا خیال کئے بغیر اسے پرزہ پرزہ کرکے زمین پر پھینک دیا اور ساتھ ہی ساتھ فورس کے کارکن کی خاصی مرمت بھی کی ○ ایک اور مصدقہ افسوس ناک رپورٹ یہ بھی ہے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم و فنڈ الدعوۃ کے تربیتی اجتماع میں ہفت روزہ اہلحدیث'' مفت تقسیم کررہے تھے کہ الدعوۃ کے منتظمین نے نہ صرف ان سے وہ شمارے چھین لئے بلکہ انھیں زدوکوب بھی کیا ○ ماہنامہ صراط مستقیم مرکز الدعوۃ والارشاد کے ذمہ داران کو انتہائی مخلصانہ مشورہ دیتا ہے کہ خدارا آپ اہلحدیث عوام اور اہلحدیث جماعتوں کے لئے اپنائی گئی اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں۔ ہر کسی کو اصولی اختلاف کا حق دیں۔ اپنی دعوت کی سچائی اور دلائل کے ذریعے لوگوں کے دل ودماغ کو مسخر کرنے کی جدوجہد کرنا ہر ایک کا حق ہے اسے استعمال کرنا چاہیے لیکن تشدد کے ذریعے اہلحدیث جماعت یا اہلحدیث عوام پر تسلط قائم کرنے کی کوشش کرنا کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے۔ ۱۸ ستمبر کو لاہور میں ممتاز عالم دین قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی پر قاتلانہ

حملہ، جامع مسجد اہلحدیث کورٹ روڈ کراچی میں ایک اہلحدیث نوجوان کا تشدد کرکے قتل اور اب اہلحدیث جانباز فورس کے کارکنوں کے اغواء اور تشدد سے مرکز الدعوۃ اہلحدیثوں میں دہشت گردی کی علامت بن کر ابھر رہا ہے۔

○۔ ماہنامہ صراط مستقیم کو مرکز الدعوۃ والدعوۃ والارشاد کے خلاف بہت سے خطوط اور تحریریں موصول ہوتی رہی ہیں۔ جن میں سے بعض کے ساتھ اپنے موقف کو صحیح ثابت کرنے کیلئے دستاویزی ثبوت بھی تھے لیکن تاحال قارئین جانتے ہیں کہ ایسی کوئی تحریر شائع نہیں کی گئی۔

(ماہنامہ صراط مستقیم (اہلحدیث) نومبر ۹۴ء کراچی)

رسالہ ''اہلحدیث'' بنام ''دعوت وارشاد''

''مریدکے: میں دعوت وارشاد کے ساتویں سالانہ اجتماع کے موقع پر جمعیت ''اہلحدیث'' کے ترجمان ہفت روزہ ''اہلحدیث'' لاہور نے لکھا ہے کہ ○ اب جبکہ اجتماع کے نام پر ایک اور موقع پیدا کیا گیا ہے جماعت میں انتشار کو مستحکم کرنے کا ○ اور موحدین کو کافر و مشرک'' بنانے کا ....○ جہاد کے نام پر اہلحدیث عوام کو ورغلانے کا اور کشمیری مجاہدین کے خلاف لڑانے کا.....○ صرف یہی نہیں بلکہ مدیر ''الدعوۃ'' امیر حمزہ (جن کے بیان کردہ شہید زندہ گھروں کو آجاتے ہیں۔) نے ''عربستان سے نورستان تک'' نامی کتاب میں شیخ جمیل الرحمٰن کے متعلق لکھا سلفیت کے روپ میں سلفیت کا بھیانک دشمن''

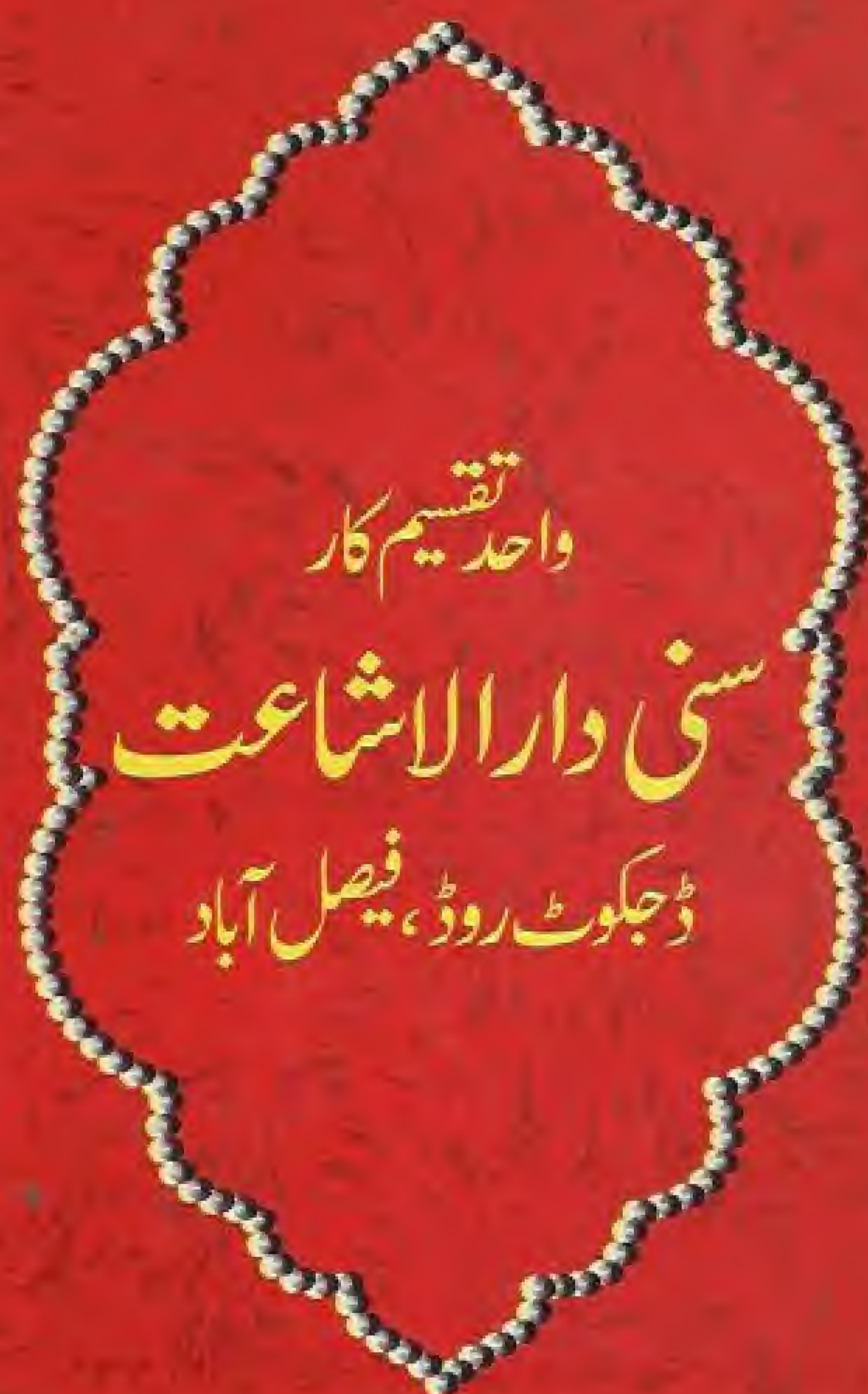
سوال یہ ہے کہ حافظ میر محمدی صاحب سے وہ کیا ''کفر بواح'' ہوا ہے کہ حافظ سعید اینڈ کمپنی نے ان کی ''شرعی امارت'' چھوڑی ہے؟ اور خود کو امیر لکھنے لگے ہیں میر محمدی اب بھی امیر ہیں پھر حضرت حافظ سعید بتائیں گے؟ کہ ایک امیر کے ہوتے ہوئے امیر بننے والے کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟ کیا امیر کے ہوتے ہوئے دوسرا امیر بننے والا امیر واجب القتل نہیں؟

(ہفت روزہ ۲۱/۱۰/۹۴ء اہلحدیث لاہور)

لمحہ فکریہ نام نہاد ''الدعوہ والارشاد کے مرکز طیبہ'' (مریدکے) کے متعلق انہی کے ہم مسلک رسالہ اہلحدیث ''لاہور ''صراط مستقیم'' کراچی کے انکشافات حکومت و برادرانِ وطن کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

تحقیق اہلحدیث۔ یہ وہ کتاب ہے جو غیر مقلدین سے صرف ایک سوال پر کتاب بن گئی۔ نام نہاد اہلحدیثوں کا یہ عام وطیرہ ہے۔ کہ اپنی بدعقیدگی و گمراہی کی پردہ پوشی کیلئے اہل سنت کے امور خیر کو بے دھڑک و بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور بات بات پر مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس کام کا ثبوت کیا ہے۔ حدیث میں کہاں آیا ہے۔ دور رسالت میں ایسا نہیں ہوا o غیر مقلدین کے ان غیر معقول و بے اصول اعتراضات پر ان سے صرف ایک سوال کیا گیا تھا۔ کہ اہلسنت سے ہر مباح و مستحب کی دلیل و حدیث کا مطالبہ کرنے والو۔ پہلے اپنے نام و بنیاد کی دلیل تو دو۔ اور بطور جماعت ''حدیث سے اپنا اہلحدیث ہونا ثابت کرو'' o نام نہاد ''اہلحدیث'' حدیث سے اپنے نام کا ثبوت تو نہ دے سکے اور ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے۔ اپنے ہی جال میں پھنستے چلے گئے۔ زیر نظر کتاب ''تحقیق اہلحدیث'' میں اس تمام صورت حال کی تفصیل و اس کا محاسبہ کیا گیا ہے۔ o اور وہابیوں کے عقائد باطلہ ان کی تاریخ و انگریز دوستی اور بالخصوص ''بدعات اہلحدیث'' کی خوب نقاب کشائی کی گئی ہے۔ جس کے باعث یہ کتاب بہت سے مسائل و جوابات و حوالہ جات کا خزینہ ذخیرہ بن گئی ہے۔ اور اس وقت اس کا تیسرا خوبصورت ایڈیشن پیش خدمت ہے۔ جو اصحاب تحقیق و اہل علم و انصاف و مناظرین اہلسنت کیلئے بہت کام کی چیز اور اپنی نوعیت کی بہت اہم پیش کش ہے۔

تقسیم کار سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ A/150 قائداعظم مارکیٹ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد



واحد تقسیم کار
سنی دارالاشاعت
ڈجکوٹ روڈ، فیصل آباد